

Posted On Kitab Nagri

سفر محبت

شانزے شاہ

"واؤ امی کتنی اچھی خوشبو آرہی ہے" ہانیہ ڈھکن ہٹاتے ہوئے کہہ رہی تھی اس کی بات سن کر راشدہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی انھوں مڑ کر اپنی چھوٹی بیٹی کو دیکھا جو کالج یونیفارم میں کھڑی تھی

"چلو آ جا وناشتہ کر لو یہ میں دوپہر کے لیے بنا رہی ہوں"

راشدہ بیگم نے پلیٹ میں آملیٹ ڈالتے ہوئے کہا

"نہیں امی مجھے آملیٹ نہیں کھانا میں رات کا سالن ہی کھاؤنگی" ہانیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

"اچھا ٹھیک ہے پہلے آپ کو جا کر اٹھا دو اس کی یونیورسٹی کا ٹائم ہو رہا ہے"

"اچھا ٹھیک ہے" ہانیہ کہتے ہوئے اوپر کی طرف چلی گئی

"آپی اٹھ جاوے" ہانیہ نے کمرے کے پردے ہٹاتے ہوئے کہا

"یار ہانی سونے دو" انابیہ نے کمرے کے دروازے پر لپکتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"آپی اٹھ جاے ورنہ آپ لیٹ ہو جائیگی"

انابہ نے کمبل ہٹا کر اپنی آنکھوں کو زبردستی کھولا اور اپنے سامنے کھڑی ہانیہ کو دیکھا پھر گھڑی کی طرف دیکھا جب ٹائم دیکھ کر وہ ہڑبڑاتے ہوئے بستر سے اٹھی

"اللہ اتنی دیر سے کیوں اٹھایا مجھے میں لیٹ ہو جاؤنگی"

انابہ کہتے ہوئے جلدی سے واشروم میں بند ہو گئی

جبکہ ہانیہ نفی میں سر ہلا کر واپس نیچے چلی گئی



انابہ بھاگتی ہوئی اپنی کلاس میں پہنچی

"شکر وقت پر پہنچ گیا" خود سے بڑبڑاتی ہوئی وہ کلاس میں داخل ہوئی اور جا کر حوریہ کے برابر بیٹھ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"کیا ہوا تمہارا سانس کیوں پھول رہا ہے"

حوریہ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا اور اسے پانی کی بوتل دے دی

"بھاگ کر آئی ہوں آنکھ بھی آج اتنی دیر سے کھلی ہے عائشہ کہاں ہے"

انابہ نے حیرانی سے پوچھا اور پوری کلاس میں نظریں گھمائیں کیونکہ عائشہ ہمیشہ جلدی ہی آتی تھی

"وہ بہزاد بھائی سے ملنے گئی تھی کچھ کام تھا"

حوریہ کے کہنے پر انابہ نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

Posted On Kitab Nagri

عائشہ اور انابیہ بچپن کی دوست تھیں جبکہ حوریہ سے انکی دوستی یونیورسٹی میں ہی ہوئی تھی وہ تین دوستیں تھی اور وہ تینوں ایک دوسرے کے لیے کافی تھیں
اتنے میں سر بھی کلاس میں آچکے تھے



"بہزاد بھائی" بہزاد جولا بھیریری کی طرف جارہا تھا آواز پر مڑ کر دیکھا
جہاں انابیہ اور حوریہ ہاتھ سینے پر باندھے کھڑی تھیں اور ان کے پیچھے عائشہ بتیسی نکال کر کھڑی تھی
بہزاد کا فائنل ایر چل رہا تھا
بہزاد اور عائشہ بہن بھائی تھے لیکن بہزاد نے حوریہ اور انابیہ کو بھی اپنی بہن بنایا ہوا تھا
"جی گڑیا"

"عاشی نے بتایا کہ آپکی انگلیجمنٹ ہونے والی ہے پہلی بات آپ نے ہمیں کیوں نہیں بتایا اور دوسری
بات ہمیں ٹریٹ کب مل رہی ہے" انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا
"ٹھیک ہے کیا کھانا ہے گول گے" بہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا
"نہیں بلکل نہیں اس بار کچھ اور" حوریہ نے کہا

انابیہ نے اپنا ہاتھ تھوڑی پر رکھا اور پھر سوچ کر مسکراتے ہوئے کہا
"آئسکریم اس بار آئسکریم چاہیے اور میں ہانی کے لیے بھی لوں گی" انابیہ کے کہنے پر بہزاد نے اپنا اثبات
میں ہلایا

Posted On Kitab Nagri



"آبدہ یہاں سے بھی صاف کرو"

نرین بیگم اس وقت کمرے کے کونے کونے تک کی صفائی کروارہی تھیں

آخر ان کا لاڈلا جو واپس آ رہا تھا وہ چاہتی تھیں کہ ہر چیز پر فیکٹ ہو

"بیگم صاحبہ ہو گیا" آبدہ اچھے سے سارے کمرے کی صفائی کر کے انہیں بتانے لگی

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ" نرین بیگم کے کہتے ہی وہ کمرے سے باہر چلی گی تو وہ بھی کمرے پر ایک نگاہ

ڈال کر باہر کی طرف بڑھ گئیں

"اما" نرین بیگم جو کچن کی طرف جارہی تھیں آواز پر گھبرا کر دیکھا جہاں ہادی کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا

"کیا مسئلہ ہے ہادی کبھی تو ڈھنگ سے آجائے کرو ہر وقت کا مذاق"

نرین بیگم ہادی کو ڈانڈتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئیں

"ڈیر اما ویسے جتنا اہتمام آپ کر رہی ہیں میرے لیے تو آپ نے کبھی اتنا نہیں کیا" مام

"تم بھی جاؤ اور دو تین سال کے بعد آنہ تمہارے لیے بھی یہی اہتمام کرونگی"

نرین بیگم نے سبزی کاٹتے ہوئے کہا

"اف اما یعنی آپ مجھے گھر سے نکالنا چاہ رہی ہیں" ہادی نے اپنا ہاتھ دل پر رکھتے ہوئے کہا جسے دیکھ کر

نرین بیگم اپنا سر نفی میں ہلانے لگی جیسے کہنا چاہ رہی ہوں اس لڑکے کا کچھ نہیں ہو سکتا

"ہادی ادھر آ کیوں ماں کو تنگ کر رہا ہے" باہر سے اماں بی کی آواز پر ہادی منہ بناتا باہر چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

"جی اماں بی کہیے"

"بتا مجھے میرے میرا بچہ کب آے گا آنکھیں ترس رہی ہیں"

"کل آرہیں ہیں اماں بی"

"ہاے اللہ تجھے نہیں پتا ہادی میں یہ وقت گن گن کر گزار رہی ہوں"

"ویسے اماں بی میں بھی اگر باہر چلا جاؤں تو کیا آپ اور امی میرے لیے بھی ایسے ہی انتظار کریں گی" ہادی نے اپنی تھوڑی پرہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"بیٹا میرے لیے تو تم تینوں ہی برابر ہو بس زرا اسے کافی دنوں بعد دیکھو گی نہ اسلیے بس خوشی ہو رہی ہے" اماں بی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"واؤ آپکے وہ آگے" ہادی نے مسکراتے ہوئے سامنے دیکھا تو دادی نے بھی اپنی نظریں سامنے کی طرف اٹھالیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

جہاں سے دادا جان آرہے تھے

"آپ کہاں گے تھے" اماں بی نے ان کے بیٹھتے ہی دریافت کیا اتنے میں نرمین بیگم پانی لے کر آگئیں

اور پانی کا گلاس دادا جان کو دے دیا

"خوش رہو بیٹا" دادا جان نے نرمین بیگم کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"ارے بیگم بس واک کرنے گیا تھا تمہیں تو پتا ہے ڈاکٹر نے کہا تھا"

Posted On Kitab Nagri

داداجان کے کہتے کہتے اماں بی نے اپنا سراشا میں ہلایا
"ہم داداجان"

ہادی کی آواز پر داداجان نے اس کی طرف دیکھا جہاں وہ آنکھوں میں شرارت لیے انہیں دیکھ رہا تھا وہ
سمجھ چکے تھے کہ انکے پوتے کہ دماغ میں کوئی کیڑا چل رہا ہے ہے اسلیے جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھے
مگر ان کے جانے سے پہلے ہی ہادی نے اپنی بات کہہ دی

"ارے رقیہ آنٹی اوہ سوری دادی کیسی ہیں"

ہادی کی بات پر انھوں گھبرا کر اپنی بیگم کو دیکھا جواب انہیں ہی دیکھ رہی تھی
"کون رقیہ دادی"

"ارے بیگم ایسے ہی کہہ رہا ہے تمہیں پتا تو ہے اسکا"

انھوں غصے سے ہادی کو گھورتے ہوئے کہا

"نہیں تو میں کیوں جھوٹ بولوں گا" ہادی نے معصومیت سے کہا

داداجان نے پہلے اپنی بیگم کی طرف دیکھا جو انھوں غصے سے گھور رہیں تھی

اور پھر ہادی کو جو اپنی دو انگلیاں کنپٹی پر رکھ کر بیٹھا تھا مطلب صاف تھا اسے کوئی نئی فرمائش

اسے کوئی نئی فرمائش کوئی نئی فرمائش کرنی تھی

Posted On Kitab Nagri

جو کسی نے پوری نہیں کی ہوگی مگر اب دادا جان کو پوری کرنی پڑے گی ورنہ اپنی بیوی کے غصے سے تو وہ خود بھی واقف تھے انھوں ہادی کی طرح دیکھ کر بے بسی سے اپنی سر اثبات میں ہلادیا جسے دیکھتے ہی ہادی نے مسکرا کر اپنے دادا کو دیکھا

"دادی" ہادی نے گلہ کھنکارتے ہوئے کہا

دادی نے اس کی طرف دیکھا

"میں مذاق کر رہا تھا" اتنا بولتے ہی ہادی وہاں سے بھاگ چکا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا اگر وہیں رکتا تو دادی نے اسکے ساتھ کیا کرنا تھا



"آبدہ دیکھو کون آیا ہے"

ڈور بیل کی آواز پر نرمین بیگم نے ملازمہ کو آواز دی مگر اس سے پہلے ہی حوریہ بھاگتی ہوئی نیچے آئی سب اس وقت لاونج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے

"ماما میں نے پیزا آرڈر کیا تھا وہی ہوگا" حوریہ کہتے کہ دروازے کی طرف بڑھ گی

ہادی نے منہ بنا کر اپنی ماں کو دیکھا

"ماما یہ کیا بات ہوئی میں نے کہا تو آپ نے منع کر دیا تھا"

"ہاں تو وہ کبھی کبھی کھاتی ہے تمہاری طرح روز نہیں کھاتی اور اب سے تم" نرمین بیگم کے الفاظ منہ میں رہ گئے جب باہر سے حوریہ کی چیخ پر سب پریشانی سے بھاگے

Posted On Kitab Nagri



حوریہ کی چیخ پر سب پریشانی سے باہر کی طرف بھاگے جہاں باہر کا منظر سب کے لیے حیران کن تھا
جہاں حوریہ اپنے بھائی کے گلے لگی ہوئی تھی اور خوشی سے اسکی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے
"ہاے اللہ میرا بچہ آگیا" اماں بی ہادی کو دھکا دیتی ہوئی اپنے پوتے کی طرف بھاگی ہادی نے عجیب
نظروں سے اپنی دادی کو دیکھا

حوریہ اور دادی دادا سے ملنے کے بعد وہ زمین بیگم اور اسد صاحب سے ملا پھر اسکی نظر پیچھے کھڑے
ہادی پر گئی جو منہ لٹکائے کھڑا تھا

اس نے آگے بڑھ ہادی کو گلے لگایا بھائی کے گلے لگ کر ہادی کی بھی آنکھیں نم ہو گئیں
وہ سید شہرام درانی تھانیلی آنکھوں والا خوبصورت شہزادہ

"آپ تو کل آنے والے تھے" ہادی نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا
"جو خوشی مجھے اس وقت سب کے چہروں پر دکھ رہی ہے نہ اسے ہی دیکھنے کے لیے میں بن بتاے آگیا"
"اچھا چلو اب بچے کی جان چھوڑو جاو میرا بچہ تم آرام کرو تنھکے ہوئے آئے ہو" راشدہ بیگم کے کہنے پر وہ
مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا

اس نے کمرے میں قدم رکھتے ہی نگاہ چاروں طرف دوڑائی ہر چیز ویسے ہی رکھی ہوئی تھی جیسی وہ
ہمیشہ سے چھوڑ کر جاتا ہے لیکن صاف کمرہ بتا رہا تھا کہ اسکی باقیدگی سے صفائی ہوتی ہے
وہ اپنے کپڑے نکال کر واشروم کی طرف بڑھ گیا

Posted On Kitab Nagri



"بھائی کہاں ہیں" حوریہ نے ڈانگ ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے کہا
"وہ سو رہا تھا میں نے اٹھانا مناسب نہیں سمجھا سفر اے تھکا ہوا آیا تھا" نرمین بیگم نے ڈش اسد صاحب
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"اسلام و علیکم" --- شہرام نے ڈانگ ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا
"ارے بچہ اتنی کیا جلدی تھی آرام کرتے" اماں بی نے محبت سے اپنے پوتے کو دیکھتے ہوئے پوچھا
"نہیں اماں بی بہت آرام کر لیا اور میں کل سے آفس بھی جوائن کر لوں گا"
شہرام کے کہتے ہی نرمین بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا
"کوئی ضرورت نہیں ہے ابھی تو آئے ہو ایک ہفتے تک تو بالکل بھی کوئی کام نہیں کرو گے"
نرمین بیگم کے کہنے پر شہرام چپ چاپ کھانا کھانے لگا کیونکہ پتا تھا اگر انھوں نے ایک بار کہہ دیا تو
مطلب اس معاملے میں تو اسکی نہیں چلے گی
"اور باقی کی پلٹن کو بھی بلا لینا انھیں بھی بہت انتظار تھا تمہارا" دادا جان کے کہتے شہرام سے پہلے ہادی
بول اٹھا

"ناٹ فکر دادا جی میں پہلے ہی سب کو اطلاع دے چکا ہوں سب رات تک یہاں ہوں گے"
ہادی نے کہتے ہوئے بڑا سانوالہ اپنے منہ میں ڈال لیا اور اس کے کہنے کے مطابق رات تک ساری پلٹن
لان میں بیٹھ کر چائے اور ڈھیر ساری چیزوں سے انصاف کر رہے تھی

Posted On Kitab Nagri

ہادی ان میں سب سے چھوٹا تھا لیکن پھر بھی ان کی ٹیم میں شامل تھا اور اگر کوئی اسے نہ بھی لے تو بھی وہ خود ہی ان کی ٹیم میں زبردستی آجاتا تھا
ویسے بھی اسے رکھنے کا فائدہ ہی تھا وہ زیادہ تر ہر کسی کے راز جانتا تھا
لیکن وہ ایک اچھا راز دار تھا اسلیے ہر بات ہر کسی کو نہیں بتاتا تھا ایک بلیک میل کر کے اپنے کام ضرور نکل والیتا تھا



"چلو یار میں تو اب بس گھر جا رہا ہوں" رات کا وقت ہو رہا تھا اور وہ سب نجانے کب سے وہاں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب حدید نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا
"گھر جانے کی کیا ضرورت ہے حدید بھائی آپ کو پتا تو ہے جب بھی آپ لوگ یہاں آتے ہیں ماما آپ لوگوں کا روم سیٹ کرواتی ہیں" ہادی نے پوپ کارن کھاتے ہوئے کہا
"ہاں ہادی لیکن میں بس گھر جاؤنگا"
"ہاں مجھے پتا ہے تیرے گھر کا راستہ اب حور کے کمرے کی طرف ہوگا"
شہرام نے حدید کو دیکھتے ہوئے کہا
"تو آپ کو منع کون کر رہا ہے حدید بھائی"
ہادی نے اسکی طرف شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا
"تبریز کیوں نہیں آیا" حاشر نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"بڑی جلدی خیال آگیا" حدید کے کہنے ہر ہادی نے مسکرا کر حاشر کی طرف دیکھا

"خیال کیسے آتا وہ تو اپنی محبوبہ کو یاد کر رہے تھے" ہادی کی بات پر حدید اور شہرام نے حیرت سے حاشر کو دیکھا جو ہادی کو غصے سے گھور رہا تھا

"کیا سچ میں" حدید نے مزے سے ہادی کے ہاتھ سے پاپ کارن لے کر کہا اسکی تو خود یہی خواہش تھی کہ اسکے بھی کسی دوست کو محبت ہو جائے خاص کر حاشر کو کیونکہ جتنا حاشر اسے اس معاملے میں تنگ کرتا ہے تو اتنا حق تو اسکا بھی ہے

"تو اور کیا اتنے اچھے بزنس کے باوجود بھی یہ اس کالج میں جو ب کر رہے ہیں تو اسکی یہی وجہ ہے" ہادی نے کہتے ہوئے حاشر کی طرف دیکھ جو اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے کھا جائے گا

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا مجھے وہ لپ ٹاپ دلا دیجیے کسی کو نہیں بتاؤنگا لیک لگتا ہے آپ نے ہادی درانی کو سیریس نہیں لیا" ہادی نے اس کے قریب جھک کر کہا

"اتنے امیر باپ کی اولاد ہے پھر بھی تیری ہر وقت یہی مانگنے کی عادت ہے" حاشر نے دانت پیستے ہوئے کہا

"اگر واقعی میں اتنا پسند کرتے ہو تو آنٹی کو اس کے گھر بھیج دو" شہرام نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"نہیں یار ابھی بہت چھوٹی ہے ابھی تو کالج میں پڑھ رہی ہے پہلے وہ بڑی تو ہو جائے" حاشر نے مسکراتے ہوئے کہا اس دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکا خیال آنہ ہی اسکے لیے کتنا خوبصورت احساس ہے

"سوری یار دیر ہوگی ضروری میٹنگ تھی کیا کر رہے ہو" تبریز نے آتے ہوئے اپنے کوٹ اتارا اور سب سے مل کر چیئر پر بیٹھ گیا

"اگر ہم نے تمہیں بتا دیا کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں تو تمہارا موڈ خراب ہو جائے گا" حدید کی بات سن کر ہی تبریز کا منہ بن چکا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ محبت یا شادی کی بات ہی ہو رہی ہوگی

"یعنی وہی محبت کی ہی بات ہو رہی ہوگی"

"ویسے تبریز بھائی میں نے کہیں پڑھا تھا کہ جو لوگ محبت سے دور بھاگتے ہیں انہیں دھواں دھار عشق ہوتا ہے" ---

ہادی کی بات پر تبریز نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ اسکے دیکھنے پر ہادی گھبرا کر پیچھے ہو گیا

حدید تو اسکا دوست اور بھائی تھا اور حاشر سے بھی وہ ہر بات کر لیتا تھا لیکن تبریز سے کبھی بھی کھل کر بات نہیں کر پاتا تھا اسے ایسا لگتا تھا جیسے اسکے سامنے تبریز نہیں بلکہ سب سے خطرناک ٹیچر ہے فون پر آتی کال دیکھ کر تبریز ایک کونے میں چلا گیا جبکہ اسکے جاتے ہی ہادی نے شر گوشیانہ انداز میں کہا

"دیکھ لینا لکھ کر رکھ لو آپ سب ایک نہ ایک دن انہیں محبت ہوگی اور وہ بھی بے حد" ----

Posted On Kitab Nagri

"جاؤ حدید مل لو حور سے" شہرام کے کہتے ہی حدید خوشی سے اپنا سر ہلا کر حوریہ کے کمرے کی طرف

چلا گیا



"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور آپ کب آئے" ----، حوریہ جو ابھی واشروم سے آئی تھی اپنے بیڈ

پر بیٹھے حدید کو حیرت سے دیکھا

"مطلب جان حد ہوگی ہم کب سے آئے ہو ہیں اور آپ کو خبر ہی نہیں" حدید کہتے ہوئے اپنی جگہ سے

اٹھا اور اسے کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا

"حدید" حوریہ نے گھبرا کر اسے دیکھا

"فون کیوں نہیں پک کیا میرا" حدید نے کہتے ہوئے اس کے بالوں میں اپنے چہرہ چھپالیا اور اسکی خوشبو کو

اپنے اندر اتارنے لگا

"سوری وہ کل ٹیسٹ ہے میرا اور اگر آپ سے بات کرنے لگ جاتی تو ٹیسٹ کی تیاری نہیں کر پاتی"

جاری کے معصومیت سے کہنے پر حدید کو اپنی معصوم بیوی پر بے انتہا پیار آیا حدید نے آگے بڑھ کر اسکی

چھوٹی سے ناک پر اپنے لب رکھ دیے

"اب تم سو جاؤ" حدید نے کہتے ہوئے اسکا وجود اپنی بانہوں میں اٹھایا اور جا کر اسے بیڈ پر لٹا دیا

"مجھے نہیں سونا مجھے پتا ہے جب میں اٹھو گی تو آپ یہاں سے چلے جاؤ گے"

"اچھا ٹھیک ہے تم سو جاؤ اور کل صبح جب تم اٹھو گی تو سب سے پہلے مجھے ہی اپنے قریب پاؤ گی"

Posted On Kitab Nagri

حدید نے کہتے ہوئے اسکا سر اپنے سینے پر رکھ کر اسکے گرد اپنا حصار تنگ کر لیا



"بیہ کہاں جا رہی ہو" انابیہ جو یونیورسٹی سے باہر جا رہی تھی حوریہ کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا جو اسکی طرف آرہی تھی اور عائشہ بھی حوریہ کے پیچھے بھاگتی ہوئی آرہی تھی

"تمہیں پتا ہے نہ میرا انٹرویو ہے تو بس وہیں جا رہی ہوں"

"کیا ضرورت ہے تمہیں جو ب کی اگر پیسوں کی ضرورت ہے تو مجھ سے لے لو اور اگر پھر بھی تمہیں اعتراض ہے تو ادھار لے لو جب ہوں تو دے دینا"

حوریہ کے کہنے پر عائشہ نے بھی سر ہلا کر انابیہ کی طرف دیکھا اور بڑا سارول کا نوالہ اپنے منہ میں ڈال لیا

"ہاں یار حور ٹھیک کہہ رہی ہے ہم کس دن کام آئینگے"

انکی فکر پر انابیہ نے مسکرا کر انہیں دیکھا

"ٹھینک یو میری اتنی فکر کرنے کے لیے لیکن میں تم لوگوں سے کوئی پیسے نہیں لینے والی"

"اچھا تو پھر تم ایسا کروڈیڈ کے آفس میں جو ب کر لو میں ان سے بات کر لوں گی" حوریہ نے دوسرا آپشن اسکے سامنے رکھا

"دیکھنا حور ہماری بیہ بہت ٹیلنٹڈ ہے اسے تو کوئی بھی جو ب دے دے گا" عائشہ نے کہتے ہوئے رول کا

لاسٹ بائیٹ بھی اپنی منہ میں رکھ لیا

"وہ تو ہے لیکن" حوریہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی انابیہ نے اسکے ہاتھ تھام لیے

Posted On Kitab Nagri

"حور فکر مت کرو میری جان مجھے جو بمل جائے گی اور نہ ملی تو پکا میں تمہارے ڈیڈ کے آفس میں ہی جو بمل کرونگی اوکے" انابیہ کہتے ہوئے ان دونوں سے گلے مل کر چلی گی



"سریہ فائل ہے جو آپ نے منگوائی تھی" مہوش نے ایک ادا سے فائل تبریز کی طرف بڑھائی جسے لینے کے بجائے تبریز نے غصے سے اسکی طرف دیکھا جو اس وقت شارٹ شارٹ اور ٹائٹ چیزز میں اسکے سامنے کھڑی تھی

فیاض اسکے آفس کا ہر کام وہی سمبھلتا تھا لیکن طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے اسنے آفس سے چند دن کی چھٹی لی تھی اور تبریز کو کوئی پریشانی نہ ہو اسلیے اسنے اپنی چھوٹی بہن کو چند دن کے لیے اسکے آفس میں کام سمبھالنے کے لیے بھیجا تھا فیاض ایک اچھا اور شریف انسان تھا لیک اسکی بہن ایک بے ہودہ اور واہیات عورت تھی تبریز کو تو ایسا ہی لگتا تھا

ویسے تو اسے عورت پسند نہیں تھیں لیکن مہوش جیسی عورتوں سے اسے سخت نفرت تھی جو خود کو مردوں کے سامنے پیش کرتی تھیں وہ کب سے اسکی یہ حرکتیں برداشت کر رہا تھا

"میں نے تم سے نہیں کہا تھا" تبریز نے دانت پیستے ہوئے کہا

"لیکن یہ کام تو میرا ہی ہے نہ" مہوش کہتے ہوئے اپنے بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی میں گھمانے لگی

"گیٹ لاسٹ،،"

"جی سر" مہوش نے حیرت سے پوچھا جیسے اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہو

Posted On Kitab Nagri

"دفعہ ہو جاؤ" تبریز کے دھاڑنے پر وہ فوراً ڈر کر باہر کی طرف بھاگی اسکے جانے کے بعد تبریز نے اپنی ٹائی ٹھیلی کی اور منزل کو اپنے پاس بلایا

"جی سر آپ نے بلایا؟" اجازت ملتے ہی ملازم نے اندر داخل ہو کر ادب سے پوچھا
"کل سے مجھے وہ لڑکی اس آفس میں نظر نہ آئے"

اس کہ بنا کہے ہی منزل سمجھ چکا تھا کہ وہ کس لڑکی کی بات کر رہا ہے
"اور فیاض سے کہو کہ اگر وہ کل مجھے اس آفس میں نہ ملا تو پھر اپنے لیے دوسری نوکری ڈھونڈ لے"
"اوکے سر"

منزل کے کہنے پر تبریز نے اسے ہاتھ سے باہر جانے کا اشارہ کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اپنا کوٹ اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا اور باہر کی جانب بڑھ گیا



"مسٹر تبریز خانزادہ کیا آپ سے بات ہو سکتی ہے" تبریز جو اوپر کی طرف جا رہا تھا پیچھے سے آتی آواز پر ضبط سے اپنی آنکھیں موند لیں اور پھر مڑ کر سامنے کھڑے باقر صاحب کو دیکھا

کل انہوں نے صبح تبریز سے کہا تھا کہ انہیں ضروری بات کرنی ہے آفس سے آکر ان سے بات کرے اور وہ جانتا تھا کہ وہ ضروری بات اس کی شادی کے بارے میں ہی ہوگی اس لیے جان بوجھ کر رات کو دیر سے گھر لوٹا جب تک باقر صاحب سو چکے تھے اور آج بھی دیر سے لوٹا تھا لیکن آج وہ بھی اسکے انتظار میں اب تک جا رہے ہیں

Posted On Kitab Nagri

"کہیے ڈیڈ کیا بات کرنی ہے" تبریز نے بے زاری سے کہا اور آکر صوفے پر بیٹھ گیا
"کیوں مجھے اذیت دے رہے ہو تبریز" باقر صاحب نے بے بسی سے بیٹے کو دیکھتے ہوئے کہا
"میری بات سنیں آپ کیا چاہتے ہیں مجھ سے" تبریز نے انکا ہاتھ تھام کر انہیں اپنے سامنے بنے
صوفے پر بیٹھا دیا اور اپنے ہاتھ کی مٹھی بنا کر ہونٹوں پر رکھ لی
"میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا گھر بسالو"

"میں نے کوشش کی تھی آپ کیا چاہتے ہیں دوبارہ کروں" تبریز نے انکی بات کاٹتے ہوئے اہنی رعب
دار آواز میں کہا
"ہاں میں یہی چاہتا ہوں" باقر صاحب نے بے بسی سے کہا انکے لیے اس سے یاد خوشی کی اور کیا بات
ہوگی

"ٹھیک ہے اگر مجھے کوئی لڑکی پسند آئی تو میں اس بارے میں سوچ کر آپکو بتا دوں گا"
"ٹھیک ہے میں دعا کروں گا کہ خدا جلد ہی تمہاری زندگی میں ایک ایسی لڑکی بھیج دے جس سے تمہیں
محبت ہو جائے اور وہ تمہاری زندگی سنوار دے" باقر صاحب کی باتوں پر اسنے تنطزنیہ ہنسی سے انہیں
دیکھا

"میں نے کہا اگر پسند آئی تو سوچ کر آپ کو بتا دوں گا کیونکہ میرا نہیں خیال مجھے کسی سے محبت ہوگی اور
دعا کیجیے گا ایسا نہ ہو کیونکہ اگر مجھے محبت ہوئی اور اسکی مرضی شامل نہ بھی ہوئی تو بھی میں زبردستی اسے

Posted On Kitab Nagri

اپنی زندگی میں شامل کر لوں گا چاہے پھر کچھ بھی ہو جائے " تبریز کہتا ہوا اوپر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا اور باقر صاحب اسکی چوڑی پشت کو دیکھنے لگے



"مجھے یہ کپ کیک دے دیجیے" ہادی نے سامنے رکھے دو چاکلیٹ کپ کیک جانب اشارہ کیا "سوری سر میم پہلے آکر اس کی پیمینٹ کر چکی ہیں وہ کسی بھی وقت واپس آجائیں گی اور یہ لاسٹ ہی تھے" سامنے کھڑے بیکر نے معذرت کرتے ہوئے کہا

جب ہادی نے دوبارہ سے اس کپ کیک کو دیکھا اب تو اسکے منہ میں پانی آرہا تھا "میں تمہیں اسکی ڈبل قیمت دوں گا" ہادی کی بات پر سامنے کھڑا آدمی بھی سوچ میں پڑ گیا لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کہتا عائشہ بھاگتی ہوئی بیکری میں داخل ہوئی

"لاے دیجیے میرے کب کیک" عائشہ نے پھولی ہوئی سانس کے ساتھ کہا "دیکھیے میڈم اب وہ میرے ہیں اب کچھ اور لے لیجیے" ہادی کی کہنے پر عائشہ گھور کر اسے دیکھنے لگی "دیکھیے مسٹر میں اسکی پیمینٹ کر کے گی تھی آپ کچھ اور لے لیجیے" عائشہ نے کہتے ہوئے شوپر اپنے ہاتھ میں لے لیا

"وہ کیا ہے" ہادی کے کہنے پر عائشہ نے اس طرف دیکھا جس طرف ہادی کی انگی جارہی تھی اور اسکے وہاں دیکھتے ہی ہادی اسکے ہاتھ سے وہ شوپر لے کر اس بیکری سے بھاگ گیا اور بات سمجھ آتے ہی عائشہ بھی اسکے پیچھے بھاگی

Posted On Kitab Nagri

ہادی جو باہر جا کر خوشی سے اپنے ہاتھ میں موجود کپ کیک دیکھ رہا تھا عائشہ نے پیچھے سے آکر اسے دھکا دیا جس کی وجہ سے ہادی کے ساتھ ساتھ اسکے ہاتھ میں موجود کپ کیک بھی زمین پر گر گئے

"یہ کیا کیا، تمہاری وجہ سے میرے کپ کیک ضائع ہو گئے" عائشہ نے صدمے سے چیختے ہوئے کہا

"میری وجہ سے نہیں تمہاری وجہ سے تم نے مجھے دھکا دیا"

"تم ندیدے ہو"

"تم ندیدی ہو میں نے آج تک تم جیسی عورت نہیں دیکھی"

ہادی کی بات پر عائشہ نے اپنا منہ کھول کر اسے دیکھا

"تم نے مجھے عورت کہا---"

"ہاں کہا"

"کہاں سے میں تمہیں عورت نظر آرہی ہوں"

تم عورت ہو عورت ہو عورت ہو

www.kitabnagri.com

ہادی تیزی سے چلاتے ہوئے اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر وہاں سے بھاگ گیا

اور عائشہ وہاں کھڑی کتنی ہی دیر تک زمین پر بکھرے ہوئے اپنے کپ کیک کو ادا سی سے دیکھتی رہی

♥♥♥♥

انابہ کو چار دن ہو چکے تھے آفس میں کام کرتے ہوئے جو بڑی سکون سے گزرے تھے اسکی جو ب کے اگلے دن ہی اسد صاحب اور نرمین بیگم ان کے گھر آئے تھے احمد صاحب سے ملنے اور خیریت

Posted On Kitab Nagri

دریافت کرنے سالوں بعد وہ دوست ملے تھے اسلیے باتیں تھیں جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں اسد صاحب بہت خوش اخلاق تھے تو ان کے ساتھ انکی بیگم بھی بہت ہی نفیس خاتون تھیں جو ان سے بہت اچھے سے ملی ان کے ساتھ مل کر کہیں سے بھی ایسا نہیں لگا کہ وہ سب ان سے پہلی بار مل رہے ہیں

اور اسکے بعد بھی اسد صاحب روز آکر اس سے پوچھتے تھے کہ کہیں اسے کوئی تکلیف تو نہیں اور وہ مسکرا کر اپنا سر نفی میں ہلا دیتی اب تک سب کچھ بالکل ٹھیک تھا



"یہ آج آفس میں کیا ہو رہا ہے" انابیہ نے پورے آفس میں نظر دوڑاتے ہوئے عمارہ سے کہا جہاں جو لڑکیاں روز میک اپ کر کے آتی تھیں آج ایسا لگ رہی تھا شادی میں آئی ہوئی ہیں اور جو سادہ سی آتی تھی آج وہ بھی میک اپ کر کے آئیں ہوئی تھیں

"تو تمہیں نہیں پتا"

"نہیں"

"آج سے اسد سر کے بیٹے آفس آئینگے اسلیے سب اس طرح تتلی بن کر آئی ہوئی ہیں کہ کیا پتا کسی کا چانس لگ جائے" عمارہ نے کہتے ہوئے ایک نظر ان سب لڑکیوں پر ڈالی جو یہاں موجود تھیں

"اچھا کیا نام تھا ان کا ہاں ہادی تھا شاید میں نے سنا ہے وہ تو بہت چھچھوڑے ہیں" انابیہ نے نام یاد کرنے کی کوشش کی اور پھر یاد آنے پر اس سے کہا اور اپنے ہاتھ میں موجود پانی پینے لگی

Posted On Kitab Nagri

"تم سے کس نے کہہ دیا کہ سرہادی چھپھورے ہیں ہاں وہ فرینڈلی ہیں لیکن وہ بھی ہر کسی کے ساتھ نہیں اور وہ نہیں آرہے سر اسد کے بڑے بیٹے آئینگے جو کچھ دن پہلے باہر سے آئیں ہیں"

"اچھا"

"ہاں اب تم جاؤ سر بھی آنے والے ہونگے"

انابہ اناسر ہلا کر جانے لگی جب پیچھے سے آتے شہرام سے زوردار ٹکڑ ہوئی اور اس کے ہاتھ میں موجود سارا پانی شہرام کے کپڑوں پر گر گیا

شہرام نے غصے سے سامنے کھڑی انابہ کو دیکھا جو منہ کھولے اسکے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی

"سوری میں تو"

"دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو یہ کیا کر دیا تم نے"

انابہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شہرام نے اس پر چلاتے ہوئے کہا اور اسکا چلانے پر سب انکی طرف متوجہ ہوئے

"ہیلو مسٹر میری غلطی تھی جو میں ایکسیپٹ کر چکی ہوں اب زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے" انابہ نے اس سے یاد تیز آواز میں کہا

"لگتا ہے تم مجھے جانتی نہیں ہو" شہرام نے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ اپنی پینٹ کی پوکیٹ میں ڈال لیے

"مجھے تمہیں جاننا بھی نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

شہرام نے اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر اپنا غصہ ضبط کیا
"لڑکی تم اب مجھے یہاں نظر نہ آؤ اور، اقبال تم میرے کمرے میں آؤ"
شہرام نے پہلی بات انابیہ سے اور دوسری بات اپنے پیچھے کھڑے اقبال سے کہی اور خود اندر چلا گیا
اسکے جانے کے بعد انابیہ بھی سر جھٹک کر اپنے کام کی طرف جانے لگی جب عمارہ نے اسکا ہاتھ تھام کر
اسے اپنی طرف کھینچا

"یہ تم نے کیا کر دیا بیہ" عمارہ نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا
"کیا ہوا" انابیہ نے حیرت سے پوچھا
"یہی تو سر شہرام تھے"

"کیا" انابیہ نے چیختے ہوئے کہا
"تمہیں کسے پتا"

"پکچر دیکھی تھی میں نے" عمارہ کے کہنے پر انابیہ اپنے ہاتھ مسلنے لگی
"اب کیا ہو گا"

"تم سوری بول دینا اوکے" عمارہ کہتے ہوئے دوسری طرف چلی گی جہاں اقبال اسے بلارہی تھا
"نہیں، نہیں وہ مجھے نوکری سے نہیں نکال سکتے مجھے تو انکل نے رکھا ہے ہاں میں سوری بول دوں گی لیکن
اگر پھر بھی انہوں نے مجھے نکل جانے کو کہا تو میں انکل سے شکایت لگا دوں گی ہاں یہ ٹھیک ہے"

Posted On Kitab Nagri

انابہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی پھر خود کو مطمئن کر کے شہرام کے آفس کی طرف بڑھ گی



"اسد ایک بات کہوں" نرین بیگم نے بیڈشٹ درست کرتے ہوئے اسد صاحب سے کہا جو لیپ ٹاپ سامنے آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے کام کر رہے تھے

"ہاں کہو"

"مجھے نہ انابہ بہت اچھی لگی کتنی پیاری ہے نہ وہ پڑھی لکھی سلجھی ہوئی لڑکی لگی"

"میری جان کہنا کیا چاہتی ہو" اکبر صاحب نے اپنا چشمہ اتارتے ہوئے اپنی جان سے عزیز بیوی کو دیکھا

"میں چاہتی ہوں شہرام سے اس بارے میں بات کروں آپکا کیا خیال ہے"

"خیال تو بہت اچھا ہے لیکن میرا نہیں خیال شہرام مانے گا وہ ابھی اس سب کے بارے میں کچھ نہیں سوچنا چاہتا پھر بھی آپ ایک بار بات کر لو"

"ٹھیک ہے میں اس سے بات کرونگی" اور پھر تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد وہ دونوں اپنے کام میں مصروف ہو گے



شہرام اپنے کمرے میں بیٹھا انابہ کی فائل دیکھ رہا تھا جو اس نے تھوڑی دیر پہلے اقبال سے منگوائی تھی لیکن حیرت اسے اسکی فائل دیکھ کر ہوئی جس میں کچھ بھی ایسا نہیں تھا کہ اسکا باپ اس لڑکی کو یہ جو ب دیتا جب دروازہ ناک کر کے انابہ اجازت ملنے پر روم میں داخل ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"تم ابھی تک یہیں ہو"

"سروہ مجھے کچھ کہنا تھا----"

"کہو"

"سوری سر"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

"اوہ اچھا سوری کہنے آئی ہو۔۔" شہرام نے تنطز یہ مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہو کہا

جب اسی وقت دروازہ ناک کر کے اقبال روم میں داخل ہوا

"اقبال یہ لڑکی ابھی تک یہاں کیا کر رہی ہے، اور مس اب تمہاری جو ب جا چکی ہے" شہرام نے پہلے

اقبال سے اور پھر انابیہ سے کہا

"سر وہ آپ انہیں نہیں نکال سکتے انہیں اسد سر نے رکھا ہے وہ یہ بھی کہا تھا کہ ان کا خیال رکھا جائے

کیونکہ مس انابیہ انکے عزیز کی بیٹی ہیں سر پلیر ایک چانس دے دیجیے"

اقبال نے مودبانہ انداز میں شہرام سے کہا جسے سن کر شہرام گہرا سانس لے کر رہ گیا

"ٹھیک ہے دیکھو لڑکی"

"انابیہ" اسکے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی انابیہ نے کہا

www.kitabnagri.com

"کیا۔۔۔؟" شہرام نے حیرت سے کہا

"میرا نام سر انابیہ ہے آپ کو پتہ ہو گا یقیناً آپ میری فائل ہی تو پڑھ رہے تھے" انابیہ نے ٹیبل پر

موجود فائل کو دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"تم کوئی بھی ہو بس یاد رکھنا یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی ہے آگے بات سمجھ "شہرام کے کہنے پر انابہ نے اچھے بچوں کی طرح سر ہلایا اور دل میں اسے بد دماغ کہتی ہوئی وہاں سے چلی گی



"حدید آپ یہاں کیا کر رہے ہیں" حوریہ جو ابھی ڈرائیور کو دیکھنے آئی تھی سامنے حدید کو دیکھ کر حیرت سے حدید سے پوچھا جو بلیک سن گلاسز لگائے ماتھے پر گرے بالوں کے ساتھ بہت خوبصورت لگ رہا تھا "میں اپنی جان کو لینے آیا ہوں چلو اب جلدی" حدید نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کار میں بیٹھایا اور خود بھی اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا

"آپ نے ماما اور ڈیڈ سے پوچھا تھا" حوریہ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا "ڈونٹ وری میری جان ممانی مجھے کچھ نہیں کہینگی"

حدید نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگا لیا حوریہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا لیکن حدید نے اسکے ہاتھ پر اپنی گرفت سخت کر دی اور گاڑی آؤٹسکریم پارلر کے آگے روک دی

اور گاڑی سے اترنے لگا جب حوریہ کے کہنے پر اسکی طرف دیکھنے لگا "میں یہیں ہوں آپ بس جلدی سے آجائیں"

"ٹھیک ہے میں ابھی آیا" حدید کہتے ہوئے اندر چلا گیا اور حوریہ اپنا موبائل یوز کرنے لگی

Posted On Kitab Nagri

"یار دیکھ کیا لڑکی ہے اور وہ بھی اکیلی" حدید جو آنسکریم لے کر واپس آرہا تھا لڑکوں کی باتیں سن کر غصے سے ان کی طرف دیکھا اور پھر اس طرف جہاں کا وہ نظارہ کر کے لڑکی پر گندے گندے کمنٹس کر رہے تھے اور وہاں دیکھ کر اسکی غصے سے رگیں تن گئیں کیونکہ وہ اسکی بیوی کو ہی دیکھ رہے تھے جو دنیا جہاں سے بے گانہ ہو کر پتا نہیں اپنے موبائل میں کیا دیکھ رہی تھی

باہر شور کی آواز پر حوریہ نے موبائل سے نگاہ ہٹا کر اس طرف دیکھا جہاں ایک دعا لڑکو کی دھولائی ہو رہی تھی یہ منظر دیکھ کر حوریہ فوراً گاڑی سے نکل کر اس طرف بھاگی کیونکہ انہیں مارنے والا اور کوئی نہیں اسکا اپنا شوہر تھا

"حدید کیا کر رہے ہیں پلیز انہی چھوڑیں" حوریہ نے حدید کو بازو سے کھینچتے ہوئے کہا لیکن وہ پھر بھی انہیں مارنے میں لگا ہوا تھا جواب اس سے معافی مانگ رہے تھے آس پاس لوگ جمع ہو چکے تھے "ہمت کیسے ہوئی تیری اسے دیکھنے کی" حدید نے کہتے ہوئے ایک زور دار مکا اسکے منہ پر مکا مارا اور اسے ادھ مرا چھوڑ کر غصے سے دوسرے لڑکے کی طرح بڑھ جو خود زخمی حالت میں زمین پر پڑا اس سے معافی مانگ رہی تھا

مع - معاف کر دو اس آدمی کے کہنے پر حدید نے اسے اسکی شرٹ سے پکڑ کر کھڑا کیا اور اسے بھی مارنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"حدید، حدید پلیز چھوڑ دیں" حوریہ کے رونے کی آواز پر حدید اس آدمی کو چھوڑ کر حوریہ کی طرف بڑھا

اور اسکے چھوڑتے ہی وہ آدمی زخمی ہونے کے باوجود تیزی سے وہاں سے بھاگ گیا
حدید نے آگے بڑھ کر بنالوگوں کی پرواہ کیے اسے اپنے سینے سے لگا لیا حوریہ بھی خاموشی سے کھڑی
رہی کیونکہ جانتی تھی اگر ابھی اس سے دور ہوئی تو یقیناً اس کا غصہ اور بڑھ جائے گا اپنے آپ کو
پر سکون کرنے کے بعد حدید نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر گاڑی کی طرف چلا گیا



"شہرام تم فری ہو بیٹا" نزمین بیگم نے روم میں داخل ہو کر شہرام سے پوچھا
وہ اس وقت بلیک ٹراؤزر اور بلو شرٹ میں ملبوس تھا گیلے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے یقیناً وہ ابھی
شاور لے کر نکلا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"مجھے بس تم سے کچھ بات کرنی تھی" نزمین بیگم نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا
"جی کہیے"

"میں چاہتی ہوں کہ اب تم شادی کر لو اگر تمہیں کوئی لڑکی پسند ہے تو مجھے بتا دو ورنہ ایک لڑکی ہے
میری نظر میں"

"مام میرا بھی شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

"لیکن کیوں بیٹا اب تو حوریہ کی پڑھائی بھی مکمل ہونے والی ہے میں چاہتی ہوں تم دونوں کی شادی ساتھ کر دوں"

"میری بات سنیں" شہرام نے نرمین بیگم کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے کہا
"حور کی پڑھائی بھلے کمپیٹ ہو جائے لیکن اسکی رخصتی جب ہی ہوگی جب وہ چاہے گی ابھی تو اسکی پڑھائی مکمل ہوئی ہے ابھی اسے تھوڑا لاف کو انجوائے کرنے دیجیے"

"نہیں شہرام آپا بہت بار مجھ سے رخصتی کا کہہ چکی ہیں اور حدید کی بھی یہی خواہش ہے تم جانتے ہو وہ تو اسکی پڑھائی مکمل ہونے کے انتظار میں تھا جو چند مہینوں میں ہو جائے گی" نرمین بیگم نے اسکی بات کی نفی کرتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے لیکن پھر بھی آپ حور سے پوچھ لیجیے"

"اس سے میں پوچھ لوں گی لیکن میں ابھی تمہاری بات کرنے آئی ہوں"
"مام جب میرا شادی کرنے کا ارادہ ہوا یا اس سے پہلے کوئی لڑکی پسند آگئی تو میں آپ کو بتا دوں گا"
اسکی بات پر نرمین بیگم نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ باہر چکی گئیں



"اقبال بھائی بات سنیں" اقبال جو باہر کی طرف جا رہا تھا اپنے نام کی پکار پر پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں ہادی سرڑھیوں سے بھاگتا ہوا اسکے پاس آ رہا تھا

"جی ہادی سر کہیں" اقبال نے مودبانہ انداز میں اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"یار کتنی بار کہا ہے مجھے سر مت کہا کریں میرا نام ہادی ہے اور جو لوگ مجھے اچھے لگتے ہیں وہ مجھے ہاد کہتے ہیں"

"اس طرح تو آپ کو پوری دنیا ہی ہاد کہتی ہوگی"

"ہا ہا ہا یہ تو ٹھیک کہا لیکن پہلے میری بیڈ لسٹ میں کوئی نہیں تھا لیکن اب ایک لڑکی بلکہ لڑکی نہیں عورت وہ میری بیڈ لسٹ میں آچکی ہے تم نے اسے دیکھا نہیں ہے اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ اسے کتنا بھی کھانا کھلا دو بھوک ہی رہے گی"

ہادی کے کہنے پر اقبال نے حیرت سے اسے دیکھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کسی لڑکی کی بات کر رہا یا خود اپنے کیونکہ یہ عادت تو خود اس میں بھی موجود تھی کہ اسے جتنا بھی کھانا کھلا دو آرام سے کھالے گا "سر وہ مجھے دیر ہو رہی ہے شہرام سر نے فائیل لانے کے لیے کہا تھا اور اگر مجھے دیر ہوگی تو بہت غصہ کریں گے"

"ارے تم جاؤ بس مجھے اپنی کار کی چابی دے دو"

"لیکن کیوں سر" اقبال نے حیرت سے پوچھا

"ارے یار بھائی کی کار ان کے پاس ہے میری خراب ہو چکی ہے بابا سے مانگی تو پہلے سو سوال پوچھینگے اور پھر بھی سوچینگے کہ دینی ہے یا نہیں اور گھر والی کار میں مام ڈرائیور کے ساتھ مارکیٹ گی ہوئی ہیں اوکے

لاؤ اب دے دو"

Posted On Kitab Nagri

ہادی نے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے آگے کیا

"سر سوری میں آپ کو نہیں دے سکتا مجھے آج شہرام سر نے بہت کام دیا ہوا ہے جس کے لیے مجھے گاڑی کی ضرورت ہے"

اقبال نے معذرت کرتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا" ہادی نے اپنے ہونٹوں کو گول شپ میں کرتے ہوئے کہا

"تو میرے بھائی کیا تم نہیں جانتے کہ شہرام بھائی کو بالکل نہیں پسند کوئی ان کے آفس میں پیار محبت کے رسم و رواج کو قائم کرے"

"تو سر آپ مجھے کیوں بتا رہے ہیں" اقبال نے گڑبڑا کر اسے دیکھا اور پھر خود کو کمپوز کر کے ہادی سے کہا "کل کا منظر بھول گے کیا، میرے بھائی اگر بات کرنی ہی تھی تو کسی ایسی جگہ پر کرتے جہاں کم سے کم سی-سی-ٹی-ویسے تو نہ ہوتا"

ہادی کی بات پر اقبال کے زہن کے پردے پر کل کا منظر لہرایا

("اقبال میرا ہاتھ چھوڑیں" عمارہ نے شرماتے ہوئے اقبال کے ہاتھ سے اپنی ہاتھ نکالنا چاہا لیکن اقبال نے اسکا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑ لیا اور اسے کھینچ کر اپنے قریب کر لیا

"صبح سے مجھ سے بات کیوں نہیں کی" اقبال نے ناراضگی سے اسکی طرف دیکھ کر کہا

"سوری نہ اقبال ابھی تو جانے دو پکارات کو فون کرونگی"

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے لیکن اگر تم نے رات کو فون نہیں کیا نہ تو میں تم سے کبھی بھی بات نہیں کرونگا"

"پلیز ایسا مت کہو" عمارہ نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا

"اچھا ٹھیک بس تم رومت" اقبال کے کہتے ہی اسنے اپنے آنسو صاف کیے اقبال نے اسکا ہاتھ تھام لیا اور اس سے پہلے اقبال اسکے ہاتھ پر اپنے لب رکھتا عمارہ اپنا ہاتھ چھڑا کر شرماتے ہوئے بھاگ گئی

یہ آفس کا ایک ایسا حصہ تھا جہاں لوگ صرف کسی ضروری کام کے تحت ہی آتے تھے اور دور کھڑا ہادی مزے سے بیل چپاتے ہوئے یہ نظارہ دیکھ رہا تھا وہ جو باتوں کی آواز سن کر تجسس کی وجہ سے یہاں آیا تھا مووی ادھوری چھوڑ کر جانے کا دل نہیں کر رہا تھا اسلیے جب تک وہ دونوں وہاں سے چکے نہیں گئے وہ خود بھی وہیں کھڑا رہا)

"کہاں کھو گے" ہادی نے اسکے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے کہا جس سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا

"سر پلیز شہرام سر کو مت بتایے گا میں بہت جلد اسکے گھر پر رشتہ بھجوا دوں گا"

"جب رشتہ بھجواؤ گے تو جب دیکھی جائے گی ابھی تم مجھے چابی دو ورنہ میں نے اگر بتا دیا نہ تو پھر بھائی تمہیں یا عمارہ میں سے کسی ایک کو جو ب سے نکال دیں گے" ہادی کے کہنے پر اقبال نے گہرا سانس کے کر اپنی گاڑی کی چابی اسکے ہاتھ پر رکھ دی جسے تھامتے ہی وہ تیزی سے باہر چلا گیا

"اللہ کرے آپ کو آپ جیسی ہی بیوی ملے" اقبال خود سے بڑبڑاتا ہوا خود بھی باہر چلا گیا ہادی کی وجہ سے وہ ویسے ہی لیٹ ہو چکا تھا



Posted On Kitab Nagri

"تبریز بیٹا کہاں جا رہے ہوں ناشتہ تو کر لو" تبریز جو ڈائینگ ٹیبل کی طرف آ رہا تھا وہاں ماجدہ بیگم کو کھڑا دیکھ کر وہاں سے جانے لگا جب ماجدہ بیگم کی آواز اس کے کانوں میں پڑی جسے وہ ان سنا کر کے وہاں سے جانے لگا

"تبریز بیٹا" ماجدہ بیگم نے دوبارہ اسے آواز دی جب وہ ضبط سے مڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا "میں نے آپ سے کتنی بار کہا ہے میرے سامنے مت آیا کیجیے اور صبح کے وقت تو بالکل بھی نہیں میرا سارا دن خراب گزرتا ہے"

"تبریز یہ کیا بد تمیزی ہے" پیچھے بیٹھے باقر صاحب نے اسکی بد تمیزی پر چیختے ہوئے کہا "اوہ پلیز ڈیڈ مجھے کوئی بحث نہیں کرنی" تبریز کہتے ہوئے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا



"سریہ آپ نے مجھے کم مار کس کیوں دیے ہیں" ہانیہ نے اپنا ٹیسٹ پیپر حاشر کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا

www.kitabnagri.com

"کیونکہ آپ نے سارے سوال نہیں کیے تھے ہانیہ"

"لیکن سریہ میں تو ہمیشہ ہی ایسے ٹیسٹ کرتی ہوں اور آپ ہمیشہ مجھے فل مار کس دیتے ہیں"

"یہی تو میری غلطی تھی مجھے لگا کہ آپ وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائیگی لیکن آپ اب بھی اپنی پڑھائی کو سیریس نہیں لے رہیں ہیں تو اسلیے آئندہ اپنی تیاری مکمل رکھیے گا" حاشر غصے سے کہتے ہوئے اپنا

Posted On Kitab Nagri

سامان اٹھا کر کلاس روم سے چلا گیا جب کہ سب حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ حاشر نے ہانیہ کو ڈانٹا تھا اور نہ وہ ہمیشہ اس سے نرمی سے ہی بات کرتا تھا حاشر ہمیشہ یہی کرتا تھا

پہلی بار جب اس نے ہانیہ کو ٹیسٹ دیا تھا تو اس نے مکمل نہیں کیا لیکن حاشر نے پھر بھی اسے فل نمبر دے دیے اور پھر جب بھی وہ کوئی ٹیسٹ دیتا تو ہانیہ آدھا ٹیسٹ ہی کرتی تھی اور حاشر پھر بھی اسے فل مارکس دے دیتا تا کہ وہ ادا اس نہ ہو جائے لیکن اب اسکا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا بھلے محبت ہے وہ بھی بے حد لیکن اب وہ اس کے ساتھ بھی ویسے ہی رہے گا جیسے باقی سٹوڈنٹس کے ساتھ رہتا تھا



"بیہ تمہاری خوب کیسی جارہی ہے" حوریہ نے اپنے سامنے بیٹھی انابیہ سے پوچھا جو اپنے سامنے رکھی چپس کو کھاکم اور گھور زیادہ رہی تھی وہ تینوں اس وقت کینیٹین میں بیٹھی ہوئی تھیں جبکہ اس بات پر انابیہ کے منہ کے زاویے بگڑ گئے

"پہلے شروع کے دن تو بہت اچھے گزرے لیکن جب سے انکل کا بیٹا آیا ہے نہ جب سے ہر دن اتنا برا گزر رہا ہے"

"کیوں اس بچارے نے کیا کر دیا تمہارے ساتھ" عائشہ نے سموسہ کھانے کے بعد اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"یار عاشی اسے بے چارہ مت کہو پہلے دن غلطی سے پانی گر گیا تھا تو وہ جلاد نے مجھے نوکری سے نکالنے والا تھا وہ تو انکل کی وجہ سے بچت ہو گی اور مجھے کہتا ہے کہ میں اس کے سامنے نہیں آؤں ہنہ بے کار نہ ہو تو یہ بات تو مجھے اس سے کہنی چاہیے کہ وہ میرے سامنے نہیں آے اور"

"بس بس بیہ تم نے تو اس بے چارے کی تعریف پر پورا مضمون لکھ لیا ہے" عائشہ نے اسکی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے کہا

"جی نہیں عاشی وہ کوئی بے چارہ نہیں ہے اس نے میری پیاری دوست کو کتنا ستایا ہوا ہے بالکل ٹھیک کہا بیہ نے وہ جلاد ہی لگ رہا ہے مجھے تو "حوریہ کے کہنے پر انابیہ نے اسے مسکرا کر دیکھا اور اسکے گلے لگ گئی

"تم یہ کھاؤ گی تو نہیں نہ یہ میں لے لیتی ہوں" عائشہ نے اپنا ہاتھ آہستہ آہستہ انابیہ کی چپس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اسے اٹھا کر کھانے لگی

"تمہاری نظر لگ رہی تھی جی بھی تو میں نہیں کھا پائی" انابیہ کے کہنے پر حوریہ نے قہقہہ لگا کر عائشہ کو دیکھا اور عائشہ نے منہ بنا کر انابیہ کو دیکھا جو خود بھی ہنس رہی تھی ان دونوں کو دیکھ کر وہ خود بھی ہسنے لگی

لیکن چپس اسنے پھر بھی نہیں چھوڑی



وہ اس وقت کیفے میں بیٹھا کوئی پی رہا تھا نظریں گلاس وال سے نظر آتے سامنے بنے گارڈن پر تھیں جب اسکے سامنے بنی چئیر پر کوئی آکر بیٹھ گیا تبریز نے سامنے بیٹھے وجود کو دیکھا تو اسکی چمکدار پیشانی پر ڈھیر سارے بل نمودار ہوئے

Posted On Kitab Nagri

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں" نینا نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا
"میرا جواب ہے نہیں لیکن تم یہاں بیٹھ چکی ہو" تبریز نے دانت پیستے ہوئے کہا نینا اس کے والد کے دوست کی بیٹی تھی

"ہا ہا تم منع بھی کرو تو بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تبریز خیر میں تم سے پوچھنے آئی تھی ڈیڈی نے باقر انکل سے ہمارے رشتے کی بات کی تھی لیکن تم نے منع کر دیا وجہ جان سکتی ہوں"
"میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں ہوں"

"میں محبت کرتی ہوں تم سے مجھے اپنالو" نینا نے التجائی انداز میں کہا
"محبت"، وہ کہتے ہوئے طنزیہ انداز میں ہنسا "مس نینا محبت و جبت کچھ نہیں ہوتی میں تمہیں یہی مشہورہ دوں گا کہ اس سب کے پیچھے بھاگنا چھوڑ دو تمہیں کچھ نہیں ملے گا"
"اور اگر تمہیں کسی سے محبت ہوگی تو" نینا نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا
"میری زندگی میں ان سب فضول کاموں کے لیے وقت نہیں ہے" تبریز نے کہتے ہوئے کافی کا آخری گھونٹ اپنے اندر اتارا

"لیکن تمہیں ایک نہ ایک دن تو شادی کرنی ہے تو مجھ سے کر لو"
"اول تو مجھے شادی نہیں کرنی اور دوسرا اگر کرنی بھی ہوئی تو تم سے تو ہرگز نہیں کروں گا" تبریز کہتے ہوئے اپنے جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا جب نینا نے اسکی مضبوط کلائی تھام لی

Posted On Kitab Nagri

"زرابتاؤ مجھ میں کیا کمی ہے"

"تمہارے اندر یہ کمی ہے کہ تم میں کوئی خوبی نہیں ہے" تبریز نے کہتے ہوئے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالا اور اپنا کوٹ درست کرتا ہوا باہر چلا گیا



تبریز کے کیفے سے باہر نکلتے ہی منزل نے تیزی سے آگے بڑھ کر گاڑی کی پچھلی طرف کا دروازے کھولا لیکن تبریز اس میں بیٹھنے کے بجائے اپنے ہاتھ میں موجود گھڑی کو دیکھنے لگا اسکے زہن کے پردے پر وہ منظر لہرایا جب نینا نے اسکی کلائی تھامی تھی اور اسکا ہاتھ تبریز کی گھڑی کو چھو گیا تھا تبریز نے وہ گھڑی اتار کر منزل کی طرف بڑھادی

"یہ تم رکھ لو"

"لیکن سر" تبریز کے کہنے پر منزل نے ہچکچاتے ہوئے اسے دیکھا

"تمہاری مرضی" تبریز نے کندھے اچکا کر کہا اور گھڑی سڑک پر پھینک کر کار میں بیٹھ گیا

اسکے بیٹھتے ہی منزل نے کار کا دروازہ بند کیا اور وہ سڑک پر گری ہوئی گھڑی اٹھالی

منزل حیرت سے اس گھڑی کو دیکھ رہا تھا جو بالکل ٹھیک تھی اور دیکھنے میں ہی کافی مہنگی لگ رہی تھی

منزل نے اس گھڑی اپنی جیب میں رکھ لی اور آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا



Posted On Kitab Nagri

اسنے ڈرتے ہوئے مال میں قدم رکھا وہ پہلی بار کسی جگہ پر اکیلی آئی تھی ورنہ ہر بار گھر کا کوئی ایک نہ ایک فرد لازمی اس کے ساتھ آتا اسے اکیلے باہر نکلنے سے اسے ڈر لگتا تھا اور سب گھر والے یہ بات جانتے تھے اسلیے گھر میں سے کوئی نہ کوئی فرد ہمیشہ اسکے ساتھ وہاں جاتا جہاں اسے جانا ہوتا لیکن آج سب بے حد مصروف تھے اور اسے اپنا پر وجیکٹ آج ہی مکمل کرنا تھا اور اسکا سامان چاہیے تھا جس وجہ سے وہ ہمت کر کے آج یہاں آگئی

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

اسنے ڈرتے ڈرتے اپنا بڑا سا چشمہ درست کیا

اور تیزی سے چلنے لگی اسے بس جلد از جلد اپنا سامان لے کر یہاں سے جانا تھا

وہ تیز تیز و قدم اٹھاتی ہوئی نظریں جھکا کر چل رہی تھی

جب سامنے سے آتے شہرام سے اسکا زوردار ٹکراؤ ہوا اسنے بمشکل اپنے آپ کو گرنے سے بچایا

اور سامنے کھڑا شہرام اب غصے سے اسے گھور رہا تھا کیونکہ اسکے ہاتھ میں موجود بیگ میں پرفیوم گرنے

کی وجہ ٹوٹ چکا تھا

"دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو یا اپنی آنکھیں ادھار دی ہوئی ہیں" شہرام نے غصے سے اسکی طرف دیکھ کر

کہ جبکہ اسکی بات پر سامنے کھڑے وجود نے بس ایک نظر اٹھا کر اس دیکھا

www.kitabnagri.com

"س-س-سوری" اس وجود نے اٹکتے ہوئے کہا

"اوہ واؤ یہ ٹھیک ہے پہلے غلطی کرو پھر سوری کہو" شہرام نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تنطز یہ لہجے

میں کہا جبکہ وہ بدلے میں یہ بھی نہیں کہہ سکی کہ غلطی صرف میری نہیں ہے آپ کو بھی دیکھ کر چلنا

چاہیے تھا

Posted On Kitab Nagri

"بھائی چلے یہاں سے" ہادی جو دوسری شوپ میں تھا یہ سب دیکھتے ہوئے بھاگ کر انکی طرح آیا
"نہیں ہادی مجھے بتانے دو نہ سب اسی طرح کرتی ہیں پہلے ٹکراؤ پھر سوری اور پھر وغیرہ وغیرہ اسی طرح
کی حرکتیں"

ہادی نے سامنے کھڑے وجود کو دیکھا جواب روتے ہوئے تیزی سے وہاں بھاگ گیا اسنے دکھ سے اسکی
طرف دیکھا اسے اس پر غصہ آ رہا تھا جو اپنے لیے کچھ کہہ نہیں رہی تھی
"بھائی آپ کو ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا"

"بس کر دو ہادی اب چلو" شہرام کہتے ہوئے دوسری طرف چلا گیا ہادی بھی اپنے سرنفی میں ہلا کر شہرام
کے پیچھے چلا گیا



"یہ گھڑی کتنے کی ہے" تیری نے سامنے موجود گھڑی کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا
"سریہ دولا کھ کی ہے" شوپ کیپر نے اسکے ہاتھ میں موجود گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا
"ٹھیک ہے" تبریز نے اپنا سر ہلایا اور گھڑی کی پیمینٹ کر کے وہاں سے چلا گیا

"اف موبائل تو وہیں رہ گیا" تبریز کہتے ہوئے واپس اس شوپ کی طرف جانے لگا
وہ جو بھاگتے ہوئے تیزی سے باہر کی طرف بھاگ رہی تھی سامنے کھڑے شخص کو دیکھ نہیں پائی اور
اس سے ٹکرا کر زمین بوس ہوگی اور اس کا بڑا سا چشمہ بھی ٹوٹ چکا تھا اسے ایسا لگ رہے تھا وہ کسی چٹان
سے ٹکرائی تھی

Posted On Kitab Nagri

"کیا مصیبت ہے" تبریز نے جھنجھلائے ہوئے اس وجود کو دیکھا جو اس وقت زمین کو سلامی پیش کر رہی تھی اس نے زمین سے اٹھ کر اپنے ٹوٹا ہوا چشمہ اٹھایا

"دیکھ کر نہیں" تبریز کے الفاظ ادھورے رہ گئے جب نظر اپنے سامنے کھڑی لڑکی کی سبز نم آنکھوں پر پڑی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اپنی آنکھوں کو دیکھ رہے ہے نم سبز آنکھیں اور لمبی گھنی پلکیں اس کی تو نظریں جیسے اسکی آنکھوں پر ہی جم چکی تھیں

جب سامنے کھڑا وجود روتا ہوا تیزی سے وہاں سے بھاگ گیا اور تبریز کتنی ہی دیر تک اس جگہ کو دیکھتا رہا جب منزل کی آواز سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا "سر سر،"

"ہاں، ہاں کیا ہوا" وہ ہوش کی دنیا میں آتے ہوئے بولا

"وہ آپ کا کام ہو گیا تو آجائیں"

"ٹھیک ہے" تبریز اپنا سر ہلا کر باہر کی طرف چلا گیا جس موبائل کے لیے وہ واپس جا رہا تھا اس موبائل کو تو وہ بھول ہی چکا تھا زہن کے پردے پر صرف ایک ہی منظر گھوم رہا تھا

'نم سبز آنکھیں'



"راشدہ ادھر بیٹھو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے" راشدہ بیگم جو انہیں کھانے دینے آئی تھی احمد صاحب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"جی کہیے" راشدہ بیگم نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا

"میں انابیہ کے بارے میں سوچ رہا تھا میں چاہتا ہوں کہ اب اسکی شادی کر دی جائے"

"لیکن اتنی جلدی کیوں احمد اور آپ بھی جانتے ہیں وہ اتنی جلدی شادی کے لیے نہیں مانے گی"

"لیکن میں اپنے فرض سے سبکدوش ہو جانا چاہتا ہوں تم بھی جانتی ہو میری طبیعت اب ٹھیک نہیں

رہتی میں اپنی بچیوں کو اپنی زندگی میں خوش و آباد دیکھنا چاہتا ہوں"

"احمد ایسی بات مت کریں خدا آپ کا سایہ ہم پر سلامت رکھے" راشدہ بیگم نے گھبراتے ہوئے ان

کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا

ان کی فکر پر احمد صاحب نے مسکرا کر انہیں دیکھا

"زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اچھا چھوڑو یہ سب باتیں تم انابیہ سے اس بارے میں بات کرنا

پھر دیکھینگے آگے کیا کرنا ہے" احمد صاحب کے کہنے پر راشدہ بیگم نے مسکرا کر اپنا سر ہلادیا



www.kitabnagri.com

وہی سبز آنکھیں تبریز کے زہن میں بار بار وہی سبز آنکھیں بار بار آرہی تھی

اسنے شیشے کی طرف اپنا رخ کیا اسکی نظر اپنی سبز آنکھوں پر پڑی اور پھر اس معصوم پری کی سبز

آنکھیں یاد آئیں اسنے جھنجلا کر اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا



Posted On Kitab Nagri

"نور میرا بچہ" انابیہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے نور سے کہا جو بیڈ پر بیٹھی اپنا چشمہ ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی مال والی بات اسنے کسی کو نہیں بتائی تھی وہاں سے آتے ہی وہ اپنے کمرے میں گھس گئی اور تب سے وہیں تھی جب انابیہ کمرے میں داخل ہوئی

"جی آپی"

"یہ کیا تم رورہی ہو" انابیہ نے پریشانی سے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں تو" نور نے ضبط کرتے ہوئے کہا لیکن ضبط کے باوجود بھی اسکی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر اسکے گال پر بہہ چکا تھا

"بتاؤ مجھے کیوں رورہی ہو" انابیہ نے اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

اور اسکے پوچھنے پر نور نے اسے ساری بات بتادی وہ گھر میں کسی سے کچھ نہیں چھپاتی تھی خاص کر انابیہ سے

"کیا میں ایسی ہوں آپی" نور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا انابیہ نے اپنے ہاتھ سے اسکے ناک گالوں پر موجود آنسو صاف کیے

"میرا بچہ تم ایسی نہیں ہو ٹھیک ہے تم تو بہت پیاری ہو بلکل پری کی طرح کسی کی بات پر دیہان دینے کی ضرورت نہیں ہے اور تمہیں اکیلے نہیں جانا چاہیے تھا لیکن اب جب بھی جاؤ تو کسی نہ کسی کو ساتھ لے کر جانا اور وہ آدمی اگر تمہیں دوبارہ نظر آئے نہ تو مجھے بتانا ٹھیک ہے" انابیہ کے کہنے پر نور نے

Posted On Kitab Nagri

معصومیت سے اپنی سر اثبات میں ہلایا انابیہ نے جھک کر اسکی بے داغ پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے
جب اسی وقت ہانیہ کمرے میں داخل ہوئی

"امی کو پتا تھا کہ آپ دونوں اوپر باتیں کر رہی ہوں گی اسلیے مجھے بھیجا ہے چلے اب کھانا لگ گیا ہے" ہانیہ
نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جب اسکی نظر نور پر پڑی تو وہ پریشانی سے اسکی جانب بڑھی
"کیا ہو نور تم رورہی ہو" ہانیہ نے تھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ اونچا کرتے ہوئے کہا

"یار ہانی تمہیں پتا ہے نہ اسکا بس چشمہ ٹوٹ گیا اسلیے رورہی ہے" انابیہ نے اسکے سامنے نور کا ٹوٹا ہوا
چشمہ کرتے ہوئے کہا

"یار نور اس میں رونے والی کیا بات ہے نیا بنوالینا اور ویسے بھی مجھے یہ چشمہ بالکل نہیں پسند تھا اس سے
تمہاری حسین آنکھیں چھپ جاتی تھیں" ہانیہ کے کہنے پر نور مسکرا کر اپنا سر جھکا گی
"یہ ہوئی نہ بات چلو اب جلدی سے منہ دھو اور پھر کھانا کھاتے ہیں آپ آپی آپ بھی جلدی آؤ" ہانیہ نے
کہتے ہوئے اسکا گال تھپتھپا کر انابیہ سے کہتے ہوئے باہر چلی گی



"اتنی دیر لگا دی بیٹا" راشدہ بیگم نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی نیچے آئی تھی اسکے پیچھے ہی نور بھی
آ گی

"جی امی بس باتیں کرنے لگ گئے تھے" انابیہ کہتے ہوئے اپنی جگہ پر بیٹھ گی
"نور تم کل کالج مت جانا" عبیر نے بریانی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے نور سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"لیکن کیوں کل تو میرا ٹیسٹ ہے"

"لیکن میں کل تمہیں لینے نہیں آسکتا میری نئی جوب ہے اور کل کام کافی زیادہ ہوگا"

"تو کوئی بات نہیں میں ہوں نہ میں کے آونگی تمہیں" انابیہ نے بریانی کی پلیٹ نور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"لیکن آپی آپ بھی توجوب پر جائینگی"

"کوئی بات نہیں چندا تمہیں گھر چھوڑ کر میں واپس آفس چلی جاؤنگی اور اگر جلا د نہیں مانا تو انکل سے کہہ دوںگی" ابانیہ کہتے ہوئے اپنا کھانا کھانے لگی

"بری بات انابیہ ایسے نہیں کہتے" راشدہ بیگم نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا لیکن انابیہ بنا کچھ بولے اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھی



تبریز حیرت سے ارد گرد کے ماحول کو دیکھ رہا تھا جہاں ہ طرف سبزہ تھا

www.kitabnagri.com

اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کر کے اسنے مڑ کر دیکھا جہاں ایک نازک وجود سفید فراک میں کھڑا تھا تبریز کے مڑ کر خود کو دیکھنے پر کھکھلانے لگی تبریز کو اسکا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا اسنے اسکی چہرہ دیکھنے کے لیے اپنے قدم اس وجود کی طرف بڑھا دیے

اسے اپنی طرف آتا دیکھ وہ ہنستے ہوئے وہاں سے بھاگ گی

Posted On Kitab Nagri

اسکی اس حرکت پر تبریز کی سفید بیشانی پر بل نمودار ہوئے "رکو" تبریز نے چلاتے ہوئے کہا جس سے ایک پل کے لیے وہ وجود بھی رک گیا مگر پھر دوبارہ سے وہ وہاں سے دور جانے لگی وہ بھی بھاگتا ہوا اسکے پیچھے جانے لگا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

Posted On Kitab Nagri

اور پھر اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا اسکے بالوں نے اسکے چہرے کو مکمل طور پر چھپایا ہوا تھا "تم کون ہو؟" تبریز نے اس سے سوال کیا لیکن جواب میں صرف خاموشی ملی تبریز نے اسکے اڑتے بال اسکے چہرے سے ہٹائے جہاں اسے صرف آنکھیں نظر آئیں 'سبز آنکھیں' تبریز نے ہڑبڑا کر اپنی آنکھیں کھولیں وہ اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھا اسے خود پر غصہ آرہا تھا کیوں وہ اس لڑکی کے خیالوں سے نکل نہیں پارہا جگتے میں بھی بار بار اسی کا خیال آرہا تھا تو اسلیے زبردستی سونے کی کوشش کی اور جب نیند مہربان ہو گئی تو وہ لڑکی خوابوں تک بھی پہنچ گئی "کون کو تم کون؟"

"کیوں میرا چین لوٹ رہی ہو" وہ خود اپنی کیفیت نہیں سمجھ پارہا تھا وہ اٹھ کر آئینے کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور خود کو دیکھنے لگا اسنے زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں پھر وہی سب یاد آنے پر دوبارہ اپنی آنکھیں کھول دیں "تو کیا مجھے محبت ہوگی ہے نہیں مجھے بھلا کیسے محبت ہو سکتی ہے اور وہ بھی ایسی لڑکی سے جسے میں جانتا ہی نہیں ہوں" وہ خود ہی اپنے آپ سے سوال جواب کر رہا تھا پھر تھک ہار کر صوفے پر بیٹھ گیا



Posted On Kitab Nagri

نور آجاؤ تمہیں چھوڑ دوں عبیر نے اپنا ناشتہ ختم کر کے نور کو آواز لگائی ہانیہ اور انابیہ خود ہی جاتیں تھیں لیکن نور کو کہیں پر بھی جانا ہوتا وہ خود چھوڑتا تھا یا گھر کا کوئی فرد کیونکہ ویسے بھی وہ خود بھی کہیں پر اکیلی نہیں جاتی تھی اسے ڈر لگتا تھا

نور تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے آئی وہ مکمل تیار تھی بس جوتے پہنا باقی تھا جو اسکے ہاتھ میں موجود تھے وہ صوفے پر بیٹھ کر اپنے جوتے پہنے میں مصروف تھی اور عبیر اسے دیکھنے میں سفید یونیفارم کے ساتھ اسکی سفید رنگت کھل رہی تھی بالوں کی اونچی پونی بنائے وہ کوئی معصوم سی گڑیا ہی لگ رہی تھی بس آج آنکھوں پر اسکا بڑا سا چشمہ موجود نہیں تھا

"چلیں" نور کے کہنے پر عبیر مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلا کر باہر چلا گیا



"انابیہ" انابیہ جو اپنے کام سے جارہی تھی اپنے نام کی پکار پر اس طرف دیکھنے لگی جہاں اقبال ہاتھ میں کافی کاگ لے کر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

"جی اقبال بھائی"

"یہ کافی پلیز شہرام سر کو دے دو مجھے ضروری کام ہے" اقبال نے اپنے ہاتھ میں موجود کافی کاگ انابیہ کی طرف بڑھایا

"میں" انابیہ نے حیرت سے کہا

"پلیز پلیز" اقبال کہتے ہوئے تیزی سے وہاں سے چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

انابہ منہ بنا کر اپنے ہاتھ میں موجود کافی کو دیکھنے لگی

"بلیک کافی ہے جبھی تو ایسے ہیں" انابہ نے بے زار سے لہجے میں کہا

"واؤ یار انابہ میں کتنی انٹیلیجنٹ ہوں میں سر کے پاس یہ کافی لے کر جاؤنگی تو کیا پتہ وہ مجھے میرے مانگنے پر چھٹی دے دیں کیونکہ یہ میرا کام تو نہیں ہے نہ" وہ خود سے کہتی ہوئی اپنے آپ کو داد دینے لگی اور پھر شہرام کے آفس کی طرف بھاگ گئی

شہرام جو کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے اپنے روم سے نکلنے والا تھا سامنے سے آتی انابہ کو دیکھ نہیں سکا جو خود تیزی سے بھاگتے ہوئے آرہی تھی شہرام کے دروازہ کھولتے ہی انابہ زوردار طریقے سے اس سے ٹکرائی اور ہاتھ میں موجود ساری کافی شہرام کے کپڑوں پر گر گئی اور شہرام جو خود بھی اس سب کے لیے تیار نہیں تھی پیچھے کی طرف جا کر اسے اس طرح دیکھ کر انابہ اسے اٹھانے کے بجائے اپنی زبان دانتوں میں دبا کر تیزی سے اس جگہ سے بھاگ گئی اسے یہی لگا تھا کہ شہرام نے اسے نہیں دیکھا "انابہ" شہرام نے اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا وہ بنا دیکھے ہی جانتا تھا کہ یہ کام انابہ کا ہی ہے



"نور" نور جو باتک سے اتر کر اندر کالج کی طرف جا رہی تھی عبیر کے بلانے پر اسکی طرف دیکھا "جی"

عبیر کافی دیر تک اسکا معصوم چہرہ دیکھتا رہا

"اپنا خیال رکھنا اب جاؤ" عبیر کے کہتے ہی نور اپنا سر ہلا کر اندر اندر چلی گئی

Posted On Kitab Nagri



"ہانیہ" ہانیہ جو کلاس میں بیٹھ کر مسلسل اپنی دوست سے بات کرنے میں مصروف تھی حاشر کی آواز پر اسکی طرف دیکھنے لگی

"جی سر" ہانیہ نے اپنی سیٹ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"زرابتائیں میں نے کیا سمجھایا ہے"

"سر وہ، وہ آپ نے" ہانیہ نے اٹکتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے تو کچھ سنایا سمجھا ہی نہیں تھا وہ مسلسل باتیں کرنے میں ہی مصروف تھی

"یعنی آپ نے کچھ نہیں سمجھا پلیز کلاس سے باہر چلی جائیں" حاشر کے کہنے پر ہانیہ کے ساتھ ساتھ سب نے اسے حیرت سے دیکھا وہ پہلے ہی ایک دو لڑکیوں اور لڑکے کو بھی کلاس سے باتیں کرنے کی وجہ سے نکال چکا تھا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ ہانیہ کو ڈانٹ رہا تھا اور اسے کلاس سے باہر بھی نکال رہا تھا وہ سب پر غصہ کرتا تھا ایک ایک ہانیہ واحد تھی جس سے وہ ہمیشہ نرمی سے بات کرتا تھا لیکن کچھ دنوں سے اس پر بھی غصہ بھی کر رہا تھا اور ڈانٹ بھی رہا تھا

"سر سوری"

"پلیز ٹائم ویسٹ مت کیجیے" حاشر نے اپنے ہاتھ باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ہانیہ نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور باہر چلی گی اور اسکی نم آنکھیں دیکھ کر حاشر کے دل کو کچھ ہوا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا جس طریقے سے وہ ہانیہ سے بات کرتا تھا اس کی وجہ سے سب اس کے

Posted On Kitab Nagri

اور ہانیہ کے بارے میں ہی بات کر رہے تھے اور اسے بالکل برداشت نہیں تھا کہ ہانیہ کے بارے میں کوئی کچھ بھی کہے اس وجہ سے اسے اپنا رویہ ہانیہ کے ساتھ بھی ویسے ہی رکھنا ہے جیسے وہ باقی سب کے ساتھ رکھتا ہے لیکن اس سے اسکی معصوم جان کا دل ٹوٹ رہا تھا

جو کہ حاشر کو بالکل برداشت نہیں تھا وہ بس اسے جلد از جلد اپنے ساتھ پاک رشتے میں باندھنے والا تھا تاکہ کوئی بھی ہانیہ کے بارے میں کچھ نہیں کہے اور اگر کہے تو وہ اس شخص کا منہ توڑ سکے



"سر" شہرام جو اپنی آنکھیں آنکھیں مسلنے میں مصروف تھا آواز پر دروازے کی طرف دیکھا جہاں انابیہ صرف اپنا چھوٹا سامنہ دروازے سے نکال کر اسے دیکھ رہی تھی

"اندر آؤ" شہرام نے غصے سے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا

انابیہ معصومیت سے سر جھکا کر اندر داخل ہوگی اسنے ایک نظر شہرام کو دیکھا جو اپنے کپڑے بدل چکے تھا

www.kitabnagri.com

"تم نے مجھ پر کافی گرائی"

"کافی نہیں سر آپ کو نسی کافی کی بات کر رہے ہیں" انابیہ نے حیران ہونے کا نالک کر کے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"دیکھو انابیہ مجھے پہلے ہی بہت غصہ آرہا ہے مزید مت دلاؤ"

"سوری سر غلطی سے مسٹیک ہوگی" انابیہ نے معصومیت سے سر جھکا کر کہا

Posted On Kitab Nagri

"اگر غلطی تھی تو پھر بھاگی کیوں"

"سر وہ مجھے لگا آپ مجھے ڈاٹینگے"

"تو ابھی کیا میں تمہیں مٹھائی کھلاؤنگا" شہرام کے کہنے پر انابیہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا

"سر مٹھائی اتنی پسند نہیں ہے آپ آئس کریم کھلا دیں"

"شٹ اپ مجھے تمہاری کوئی فضول بات نہیں سننی تم آج دو گھنٹے یاد کام کرو گی" شہرام کی بات پر انابیہ

نے اپنی پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

"نہیں سر پلیز"

"تین گھنٹے" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شہرام نے بیچ میں کاٹ دی انابیہ نے بے بسی سے اسے

دیکھا اسے نور کو بھی لینے جانا تھا

"اچھا ٹھیک ہے سر بس ابھی مجھے پندرہ منٹ کے لیے چھٹی دے دیں"

"نہیں" جواب ایک لفظی تھا

www.kitabnagri.com

"اگر آپ منع کریں گے تو میں انکل سے بات کرونگی" انابیہ نے کہتے ہوئے اپنا فون نکال لیا جب شہرام

نے اسے سمجھنے کا موقع دیے بغیر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی جانے کھینچا

اور اسکے ہاتھ سے موبائل چھین لیا انابیہ حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

"جب تک تم یہاں ہو یہ میرے پاس رہے گا اور اگر تم نے کسی اور کے فون سے کال کی تو تمہارے ساتھ ساتھ اسکا بھی فون شہید ہو جائے گا اب جاؤ"

"سر" انابیہ نے بے بسی سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"اگر چاہتی ہو کہ میں چار گھنٹے نہ کر دوں تو اب جاؤ اور اپنا کام کرو" شہرام نے کہتے ہوئے اسکا موبائل اپنی پینٹ کی جیب میں ڈال لیا انابیہ منہ بناتی ہوئی وہاں سے چلی گئی



نور اس وقت انابیہ کا انتظار کر رہی تھی چند لڑکیاں ہی کالج میں باقی تھیں اسے صرف اپنی امی کا نمبر یاد تھا جو اسنے آفس میں جا کر ملوایا بھی تھا لیکن کسی نے فون نہیں اٹھایا باقی کسی کو وہ بلا بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ سب اپنے کاموں میں مصروف تھے اور اتنی دیر انتظار کے بعد انابیہ بھی نہیں آئی تھی ویسے بھی گھر یہاں سے پانچ منٹ کی دوری پر ہی تھا نور نے ہمت کر کے اپنا بیگ اٹھایا اور آہستہ آہستہ اپنے قدم گھر کی جانب بڑھا دیے

www.kitabnagri.com

اس وقت گلی مکمل سنسان تھی اور یہاں گھر بھی کم ہی بنے ہوئے تھے نور اپنے قدموں میں تیزی لاتے ہوئے وہاں سے جانے لگی اسے اس سنسان جگہ سے ڈر لگ رہا ہے تھا جب تین لڑکے اس کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے



Posted On Kitab Nagri

"اسلام و علیکم ممانی کسی ہیں آپ" حدید نے کچن میں داخل ہو کر سلام کیا جہاں نرمین بیگم ملازمہ کے ساتھ کھانے کی تیاری کرنے میں مصروف تھیں

"وعلیکم اسلام تم کب آے" نرمین بیگم نے گوشگوار حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا
"بس ابھی آیا تھا آج آفس اے جلدی واپس آگیا تھا پھر سوچا آپ لوگوں سے مل لوں ویسے کہاں ہیں
سب" حدید نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے کہا جبکہ دیکھنا صرف ایک شخص کو ہی تھا
نرمین بیگم نے اسکی بے چینی پر اپنی مسکراہٹ چھپائی

"ہاں باہر گیا ہے شہرام آفس اور تمہارے ماموں باہر تھوڑی چہل قدمی کے لیے گے ہیں" نرمین بیگم
نے جان بوجھ کر حوریہ کا نام نہیں لیا تھا
"اچھا" حدید نے اپنے اچھا کو تھوڑا لمبا کرتے ہوئے کہا

"اور آپ کی کام چور بیٹی سارا کام آپ خود کرتی ہیں ارے تھوڑا کام اس سے بھی کروایا کریں"
"جب تمہارے پاس آے گی تو تم جتنے چاہے کام کروالینا بھلے سختی بھی کر لینا" نرمین بیگم نے مسکراتے
ہوئے اسے دیکھ کر کہا وہ خود جانتی تھیں کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ سختی تو دور کبھی اسے ڈانٹے گا بھی
نہیں جبکہ ان کی بات پر خود وہ بھی مسکرا نے لگا لیکن نظریں پھر بھی ادھر ادھر دیکھ رہیں تھیں کہ
کہیں سے وہ نکل آے اور اسکی بے چین دل کو راحت مل جائے

Posted On Kitab Nagri

"جاؤ جا کر مل لو اپنے کمرے میں ہے" حدید جو اپنی نظریں دوڑا رہا تھا زمین بیگم کی بات پر انہیں دیکھنے لگا

"نہیں نہیں ممائی ایسی بات نہیں ہے"

"اچھا چلو جیسے تمہاری مرضی" زمین بیگم مڑ مڑ فریج سے سلاد کا سامان نکالنے لگی

"اچھا ممائی میں چلتا ہوں" ان کے مڑنے پر حدید کہتا ہوا تیزی سے حوریہ کے کمرے کی طرف چلا گیا
"ارے رکو" زمین بیگم حیرت سے مڑتے ہوئے کہا لیکن حدید اب وہاں موجود نہیں تھا انہوں نے مسکرا کر اپنا سر نفی میں ہلایا اور دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی

حدید نے حوریہ کے کمرے کا دروازہ کھولا جہاں وہ کمبل اوڑھے سو رہی تھی سفید سوٹ میں سفید رنگت کے ساتھ حدید کو واقعی میں وہ حور لگ رہی تھی

حدید آگے بڑھ کر اسکے بیڈ کے قریب چلا آیا اور بیڈ پر بیٹھ کر اسکے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھ لیے اور آہستہ سے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے نیند میں بھی اسکا لمس پا کر حوریہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی اسکی مسکراہٹ دیکھ کر حدید نے اسکی بند آنکھوں پر اپنے لب رکھ دیے

اور حوریہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے سکون سے آنکھیں بند کیے لیٹی رہی لیکن جان تو اسکی تب اٹکی جب اسے اپنی سانسے رکتی ہوئی محسوس ہوئیں حوریہ نے اپنی آنکھیں کھول کر

Posted On Kitab Nagri

اپنے اوپر جھکے ہوئے حدید کو دیکھا اور اسے دھکا دے کر سرخ چہرے کے ساتھ گہرے گہرے سانس لینے لگی

"یہ سب کیا تھا آپ کب آئے"

"جب آپ اپنی نیند کے مزے لوٹ رہی تھیں اور میری جان یہ سب پیار تھا جو میں اپنی پیاری سی بیوی سے کر رہا تھا"

"حدید آپ نے میری نیند خراب کر دی" حوریہ نے رونی صورت بنا کر اسے دیکھا
"اوہ تو میرے بچے کی نیند خراب ہوگی ادھر آؤ میں دوبارہ سولا دیتا ہوں" حدید کے کہنے پر حوریہ آہستہ آہستہ اسکے پاس آئی

حدید نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا لیکن اس سے پہلے وہ کوئی گستاخ کرتا اسکا ارادہ جان کر حوریہ اپنے آپ کو چھڑاتی تیزی سے واشروم میں بھاگ گئی جہاں اپنے پیچھے اسے حدید کا قہقہہ سنائی دیا
حوریہ نے شرم کر اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا



ہادی نے اپنے سامان کی پیمینٹ کی اور شوپر اور ساتھ ہی بے دیہانی میں پاس پڑا والٹ بھی اٹھالیا اور چاکلیٹ کھاتے ہوئے مارٹ سے نکل گیا ابھی اسنے چند قدم ہی اٹھائے تھا جب اسے اپنے پیچھے کسی لڑکی کی آواز سنائی دی جو مسٹر مسٹر پکار رہی تھی اور ہادی کو لگا وہ کسی اور کو بلارہی ہے لیکن جب اسنے

Posted On Kitab Nagri

کہا بلیک ہوڈی والے تو ہادی نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا جواب زمین پر جھکی اپنا کچھ سامان اٹھا رہی تھی اسکے کھلے بال اسکے جھکنے کی وجہ سے اسکے چہرے پر گر کر اسکے چہرے کو چھپا رہے تھے ہادی اپنے کندھے اچکا کر واپس چلنے لگا جب واپس اسے اس لڑکی کی آواز سنائی دی اور اس بار وہ بنا دیری کیے اپنا بلیک ہوڈی پہن کر تیزی سے وہاں سے بھاگنے لگا اس کے زہن میں وہ خبریں آئیں جو اس نے سنی تھیں کہ لڑکی نے ایک لڑکے کو بیوقوف بنا کر اسے لوٹ لیا اور ہادی کو بھی اس وقت یہی ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں اسے پکارنے والی وہ چورنی تو نہیں اسلیے وہ بنا آگے پیچھے دیکھے بھاگنے میں مصروف تھا جب اسکی کمر پر زوردار چیز پڑی ہادی نے مڑ کر اس چیز کو دیکھا جس نے اسکی پیاری سی کمر کو اتنی تکلیف دی وہاں پر سینڈل پڑی ہوئی تھی جب اس سینڈل کی مالکن بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی "تم" دونوں نے ایک دوسرے پر پہلی نظر ڈالتے ہی ایک ساتھ کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

"چھچھورے تو تھے ہی اب چور بھی بن گے"

"اوی عورت کونسی چوری کر لی میں نے" ہادی نے لڑاکا عورتوں کی طرح اپنے ہاتھ اپنی کمر پر رکھتے ہوئے کہا

"مسٹر اگر میں عورت ہوں نہ تو، تو تم بھی مرد ہو" عائشہ نے اپنی عقل لگاتے ہوئے جواب دیا

"ہا ہا بولتی رہو عورت میں تو ہوں ہی مرد" ہادی نے قہقہہ لگاتے ہوئے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں، نہیں تم لڑکے ہو وہ بھی چھچھورے گندے بدبودار قسم کے"

"اوی کہاں سے بدبودار ہوں اتنا خوشبودار ہوں یقین نہیں آ رہا تو چیک کر لو" ہادی نے کہتے ہوئے اپنا

بازو اسکی ناک کے قریب کیا جس میں سے مہک آرہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"تو کونسا تمہاری اپنی قدرتی خوشبو ہے پر فیوم کی ہے"

"کیا کام ہے جلدی بولو ہینڈ سم بندہ دیکھا نہیں لائن ماری شروع کر دی"

"تمہیں لائن مارتی ہے میری جوتی" عائشہ نے اپنا پاؤں پٹھکتے ہوئے کہا

"ہی-ہی-ہی وہ تو دکھ رہا ہے" ہادی نے ہنستے ہوئے تھوڑی دور سڑک پر پڑی اسکی سینڈل کو دیکھتے

ہوئے کہا اسکا اشارہ سمجھتے ہی عائشہ بھاگتے ہوئے اس جگہ پر گی اور اپنی سینڈل پہن کر واپس اسکے

سامنے آکر کھڑی ہوگی

"میرا والٹ واپس دو" عائشہ نے اپنا ہاتھ اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا

"عائشہ" بہزاد کی آواز پر عائشہ نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا جو چل کر اس کی طرف آ رہا تھا

"تم یہاں کیا کر رہی ہو میں تمہیں اتنی دیر سے اندر ڈھونڈ رہا تھا"

"بھائی اس آدمی نے آپکا والٹ چرالیا" عائشہ نے اپنی انگلی ہادی کی طرف کرتے ہوئے کہا

ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر اپنی جیب سے والٹ نکالا اور اسکے نکالتے ہی عائشہ نے

وہ والٹ اسکے ہاتھ سے چھین لیا ہادی نے اپنا ہاتھ اپنی دوسری پاکٹ میں ڈالا جہاں سے ایک اور والٹ

برآمد ہوا اسنے دیکھا دونوں والٹ بالکل ایک جیسے تھے شاید اسی لیے اسنے اپنا سمجھ کر اٹھالیا

"آی-ایم-سوری مجھے لگا یہ میرا والٹ ہے دراصل دونوں ایک جیسے ہیں نہ اس وجہ سے" ہادی نے

بہزاد سے معذرت کرتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"نہیں نہیں کوئی بات نہیں" بہزاد کے کہنے پر عائشہ منہ کھول کر اسے دیکھنے لگی

"بھائی آپ اسے ایسے کیسے معاف کر سکتے ہیں"

"بس عاشی چلو" بہزاد کہتے ہوئے زبردستی اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لے گیا اسکے جانے کے بعد

ہادی نے گہرا سانس لیا

"شکر بلا ٹلی" ہادی بڑبڑاتے ہوئے واپس اپنی راہ کی طرف چل دیا



اسنے اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر پھینک دیا اپنی آستین کونیوں تک کی ناٹ ڈھیلی کر دی بے چینی تھی جو

ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تنگ آ کر گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر کی طرف چلا گیا اسے اس وقت

صرف تنہا چاہیے تھی جب اسکے آفس روم سے باہر نکلتے ہی منزل اسکی پیچھے بھاگتا ہوا آیا

"سر آپ کہاں جا رہے ہیں"

"کیا کام ہے" تبریز نے بنا اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"نہیں سر میں تو بس پوچھ رہے تھا آپ کہاں جا رہے ہیں"

"تم سے مطلب میں جہاں بھی جاؤں" تبریز سخت لہجے میں کہتا ہوا باہر نکل گیا

منزل بھاگتا ہوا اسکے پیچھے گیا

"سرباقر سر نے منع کیا تھا کہ آپ کو اکیلے کہیں نہ جانے دوں آپ نے گارڈ کو ساتھ آنے سے بھی منع

کیا ہو ہے"

Posted On Kitab Nagri

مزل کے کہنے پر تبریز نے گہرا سانس خارج کیا

"دوسری گاڑی میں آنا میں اس وقت صرف اکیلار ہنا چاہتا ہوں"

تبریز کہتا ہوا اپنی گاڑی میں بیٹھ اسے زن سے بھاگا گیا

مزل بھی تیزی سے دوسری گاڑی میں بیٹھ کر اسکے پیچھے بھاگا

تبریز نے ایک سنسان جگہ پر گاڑی روک دی اور سیٹ سے اپنا سر ٹکا کر اپنی آنکھیں موند لیں جب دور سے کسی کے چلانے کی آواز آنے لگی تبریز اپنی گاڑی سے اتر کر اس طرف گیا جہاں سے آواز آرہی تھی

جہاں ایک لڑکے نے لڑکی کے دونوں ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور دوسرا اسکے سر سے ڈوپٹہ اتار رہا تھا اور تیسرا اسے خباثت سے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا

تبریز نے اس نازک سی لڑکی کو دیکھا جس کی پشت تبریز کے سامنے تھی
تبریز غصے سے تیزی سے اس جانب بڑھا اور ان تینوں لڑکوں کو مارنے لگا جب مزل بھی بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا اور تبریز کو لڑکوں کو مارتا دیکھ اسے ان لڑکوں کو اس سے چھڑوانے لگا جواب زخمی حالت میں زمین پر پڑے ہوئے تھے

تبریز نے مڑ کر اس لڑکی کی جانب دیکھا جو زمین پر بیہوش پڑی ہوئی تھی

تبریز تیزی سے اس لڑکی کی جانب بڑھا

Posted On Kitab Nagri

اس نے غور سے اس لڑکی کا چہرہ دیکھا ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے اس لڑکی کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے اس کی نظر سامنے پڑے نور کے بیگ پر پڑی اسنے بیگ میں سے پانی کی بوتل نکال کر اس کے چہرے پر چھینٹے مارنے لگا

نور نے آہستہ سے اپنی سبز آنکھیں کھولیں تبریز حیرت سے اسکی آنکھوں کو دیکھنے لگا اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وقت رک چکا ہے اب اسے یاد آیا اسنے یہ چہرہ کہاں دیکھا تھا وہ تو اس لڑکی کی آنکھوں میں اتنا کھویا ہوا تھا کہ اسکے چہرے پر دیہان ہی نہیں دیا پہلی ملاقات میں ہی وہ آنکھیں اسے اتنا بے چین کر چکی تھیں اور اب دوسری ملاقات، تبریز بس اسکی حسین آنکھوں میں کھویا ہوا تھا جب نور ہوش میں آنے ہر ڈر کر اس سے دور ہوئی

"ہیے بے بی گرل مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے" تبریز نے نرمی سے کہتے ہوئے اسکا ڈر ختم کرنا چاہا لیکن وہ بس ڈر سے کانپتے ہوئے رو رہی تھی نور نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر روتے ہوئے فوراً وہاں سے بھاگ گئی

www.kitabnagri.com

تبریز کو اس وقت اس پر بے تحاشہ غصہ آیا جو اس سے ڈر رہی تھی پھر اسنے مڑ کر خوفناک نظروں سے پیچھے پڑے زخمی حالت میں موجود لڑکوں کو دیکھا

وہ اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ ان لڑکوں کی جانب بڑھا یہ تو طے تھا کہ اب ان لڑکوں کو تبریز سے کوئی نہیں بچا سکتا

Posted On Kitab Nagri

ہانیہ غصے سے اپنے قدم تیز تیز اٹھانے لگی اسکا موڈ صبح سے ہی خراب تھا جب سے حاشر نے اسے کلاس سے نکالا تھا

ابھی وہ اپنی سوچو میں مصروف تھی جب ایک لڑکا اسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اور خباثت سے ہنستے ہوئے اسے دیکھنے لگا اسکی آدھی شرٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے اور گلے میں اسنے سونے کی چین ڈالی ہوئی تھی جسے وہ اس وقت اپنے انگھوٹھے میں لے کر گھمارتا تھا ہانیہ نے غصے سے اس لڑکے کو دیکھا "کدھر جا رہی ہے" لڑکے نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"تجھے کیا ہے" ہانیہ نے اپنا ہاتھ اپنی کمر پر رکھ کر کہا وہ لوگوں سے اسی طرح بات کرتی تھی جس طرح سے وہ اس سے بات کرتے تھے

"چلے گی کیا" لڑکے نے اپنی آنکھوں کو گھماتے ہوئے کہا

"اچھا اارک تو ابھی" ہانیہ نے کہتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک طرف کونے میں پڑے ڈھیر سارے پتھر کو دیکھا اور پھر ایک ایک کر کے اٹھا کر اسے مارنے لگی

لڑکا جب بھی اسکی طرف بڑھتا ہانیہ دوبارہ اسکے طرف پتھر پھینک دیتی جب ایک پتھر سیدھا آکر اسکی آنکھ پر لگا وہ درد سے تڑپتا ہوا تیزی سے وہاں سے بھاگ گیا ہانیہ اپنے ہاتھ جھاڑتی ہوئی گھر کی جانب چلی گی



Posted On Kitab Nagri

نور بھاگتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی جب گھر میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر اپنے سامنے کھڑی راشدہ بیگم پر پڑی وہ بھاگتے ہوئے انکے پاس گی اور ان کے گلے لگ کر بلک بلک کر رونے لگی
راشدہ بیگم نے پریشانی سے اسکی طرف دیکھا

"نور بیٹا کیا ہوا ہے" راشدہ بیگم نے اسکی کمر کو تھپتھپاتے ہوئے کہا لیکن وہ ویسے ہی روئے جارہی تھی
رونے کی آواز سن کر احمد صاحب بھی پریشانی سے ان کے پاس آئے

"راشدہ کیا ہوا ہے اسے، نور میرا بیٹا بتاؤ کیا ہوا ہے" انھوں نے پہلے راشدہ بیگم اور پھر نور سے پوچھا
"پتا نہیں احمد کچھ نہیں بتا رہی" راشدہ بیگم نے پریشانی سے کہتے ہوئے اسے صوفے پر بیٹھا دیا یہ تو طے
تھا جب تک انابیہ نہیں آئے گی وہ اسی طرح روتی رہے گی

اور انابیہ کے آتے ہی وہ روتے ہوئے اسکے گلے لگ گی انابیہ نے پریشانی سے اسے دیکھا پھر کچھ سوچ کر
اسے کمرے میں لے آئی اور اسے پانی پلا کر اپنے ساتھ لگا لیا اور پھر جب اسکا رونا کم ہوا تو انابیہ نے اسکی
کمر تھپتھپاتے ہوئے اس سے وجہ پوچھی جو اسنے سو سوں کرتے ہوئے اسے بتادی انابیہ اسکی بات
سن کر پریشان ہوئی تھی جو اسنے نور کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا

اور پھر تھوڑی ہی دیر میں نور اسکے سینے سے لگے نیند کی وادیوں میں اتر گی انابیہ نے اسکا سر نرمی سے
تکیے پر رکھ دیا اور خود فریش ہونے چکی گی اسے اس وقت شہرام پر بہت غصہ آرہا تھا اگر وہ اسے تھوڑی
دیر کی چھٹی دے دیتا تو اسکا کیا بگڑ جاتا



Posted On Kitab Nagri

پورا کمرہ اس وقت اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور کمرے میں ایک شخص کو رسیوں سے ہوا میں الٹا لٹکایا ہوا تھا اسکے منہ پر ٹیپ لگا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ رسی سے بندھے تھے جب کمرے میں کوئی وجود داخل ہوا اور کمرے میں کوئی وجود داخل ہوا اور پورا کمراروشنی میں نہا گیا

تبریز نے آگے بڑھ کھینچنے کے انداز میں اسکے منہ سے ٹیپ ہٹایا

جو لڑکا دور کھڑا نور کو دیکھ رہا تھا اسے مارنے کے بعد وہ جیل میں ڈلو اچکا تھا اور تبریز کا ارادہ اسے ساری زندگی جیل میں ہی رکھنے کا تھا

ایک لڑکے کو غصے میں وہ وہیں جان سے مار چکا تھا جبکہ تیسرا جس نے نور کے ہاتھ پکڑے تھے وہ اس وقت اسی کے کہنے پر اسکے سامنے ہوا میں لٹکا ہوا تھا اسکے ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے تھے تبریز کے اشارہ کرنے پر منزل نے اسکے ہاتھ کھول دیے

"چھ - چھوڑ دو مجھے"

لڑکے کے کہنے پر تبریز نے بنا اسکی بات کا کوئی جواب دیے اسکا ہاتھ تھام لیا

اور اپنے ہاتھ میں تیز گرم کیا ہوا چاقو اٹھا کر جھٹکے سے اسکا ہاتھ کاٹ دیا اس لڑکے کی چیخ اس ویران جگہ پر گونجی تبریز کے زہن کے پردے پر منظر لہرایا جو اس لڑکے نے نور کا ہاتھ تھاما ہوا تھا

"بچ-بچ-چھوڑ دو م-م-مجھے" اس لڑکے نے درد سے تڑپتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"ضرور چھوڑتا لیکن تم نے غلطی بہت بڑی کی ہے تم نے تبریز خانزادہ کی جان کو نہ صرف گندی نظر سے دیکھا بلکہ اسے ہاتھ بھی لگایا وہ مجھ سے ڈر رہی تھی تمہاری وجہ سے کیونکہ اسے لگائیں بھی تم جیسا ہوں" وہ اس وقت کہتا ہوا کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا

تبریز نے کہتے ہوئے اس چاقو سے اسکا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دیا کمرے کی دیواریں اسکی خوفناک چیخو سے گونج رہی تھی

"مزل جب تک اسکی سانسیں بند نہیں ہو جاتیں تب تک مجھے اسکی چیخ سنی ہیں"

تبریز کہتے ہوئے باہر جا کر آنکھیں موند کر کرسی پر بیٹھ گیا اور اندر سے اس لڑکے کی مسلسل چیخو کی آواز گونج رہی تھی جو کہ تبریز کو سکون بخش رہی تھی اور پھر ان چیخو کے بند ہونے پر تبریز اپنی آنکھیں کھول کر وہاں سے چلا گیا



"کیا ہوا موڈ کیوں آف ہے" عمارہ نے اپنے برابر بیٹھی انابیہ سے پوچھا

www.kitabnagri.com

"مت پوچھو دل چاہ رہا ہے اس جلاد کا سر پھوڑ دوں"

"کیوں اب شہرام سر نے کیا کر دیا" عمارہ نے اپنے دونوں ڈیسک پر رکھتے پوچھا

"ایسا لگتا ہے جیسے میری تو ان سے کوئی ذاتی دشمنی ہے ہر وقت میرے پیچھے پڑے رہتے ہیں"

"ایسی بات نہیں ہے بیہ وہ تو سب سے ہی ایسے بات کرتے ہیں" انابیہ نے اسکی بات پر منہ بنا کر اسے

دیکھا جب اسکی نظر عمارہ کے ہاتھ کی انگلی میں موجود گولڈ رنگ پر پڑی

Posted On Kitab Nagri

"واؤ پیاری لگ رہی ہے یہ کب لی" انابیہ نے اسکی رنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جسے سن کر عمارہ نے شرمنا کر اپنا رخ دوسری طرف کر لیا انابیہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"تمہیں کیا ہوا" انابیہ نے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

"وہ، وہ نہ دراصل میری انگلیجمنٹ ہوگی" عمارہ کے کہنے پر انابیہ حیران سے منہ کھول کر اسے دیکھنے

"کب ہوئی؟ تم نے بتایا کیوں نہیں،،، لڑکا کیا کام کرتا ہے؟ ہے کون"

"اف بیہ آرام سے بتاتی ہوں وہ میں اور وہ نہ ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے تو انہوں نے اپنی امی اور بہن کو میرے گھر رشتے کے لیے بھیجا تھا اور پھر جب ان کی امی دوبارہ آئیں تو انہوں نے یہ انگوٹھی مجھے پہنا دی اور اب ان کی امی کہہ رہی ہیں کہ کچھ ہی وقت میں نکاح کی تاریخ کر لینگے اور یہ سب اتنا جلدی ہوا مجھے تمہیں بتانے کا موقع ہی نہیں ملا"

"اوہو ان کی امی، مطلب ان کی امی" انابیہ نے اسے چھڑتے ہوئے کہا

"یار بیہ تنگ نہیں کرو" عمارہ نے مسکرا کر شرماتے ہوئے اس سے کہا

"میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں" انابیہ نے خوشی سے چمکتے ہوئے اسے اپنے گلے لگا لیا

"اچھا یار اپنے ان کا نام تو بتاؤ" انابیہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا جب عمار نے تھوڑی دور کھڑے اقبال کو ایک نظر دیکھا اور پھر مسکرا کر اپنے رخ موڑ لیا انابیہ نے حیرت سے اسکی اس حرکت کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"کیا اقبال بھائی" انابیہ نے اسکی طرف جھک کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا جسے سن کر عمارہ نے ثمراتے ہوئے اپنا سر ہلا دیا

انابیہ تیزی سے بھاگتے ہوئے اقبال کے پاس گی اور اسکے پیچھے کھڑے ہو کر چلاتے ہوئے کہا
"اقبال بھائی کیا بات ہے" اقبال نے گھبرا کر پیچھے دیکھا جہاں انابیہ کو کھڑے دیکھ کر اسنے سکھ کا سانس لیا

"یار انابیہ چلا کیوں رہی ہو کیا ہوا؟"
"اکیلے اکیلے منگنی بھی کر لی" انابیہ کے کہنے ہر اقبال نے ایک نظر انابیہ کے پیچھے بیٹھی عمارہ کو دیکھا جو پہلے اسے دیکھ رہی تھی لیکن اسکے دیکھتے ہی ہڑبڑا کر اپنا کام کرنے لگی اقبال نے مسکراتے ہوئے اپنا سر جھٹکا



"کیا چاہیے بہنا"
"ٹریٹ تو دینی پڑے گی"
انابیہ کے کہنے پر اقبال نے مسکرا کر اپنا سر ہلایا اور کہا

"ٹھیک ہے"
"مس انابیہ" انابیہ ہڑبڑا کر اپنے پیچھے کھڑے شہرام کو دیکھا
"جی سر"

Posted On Kitab Nagri

"آپ یہاں باتوں کے لیے آتی ہیں یا کام کے لیے" شہرام نے ایک نظر انابیہ کے پیچھے کھڑے اقبال پر ڈالی اسے انابیہ کا اقبال کے اتنا پاس کھڑے ہونا بالکل اچھا نہیں لگا تھا

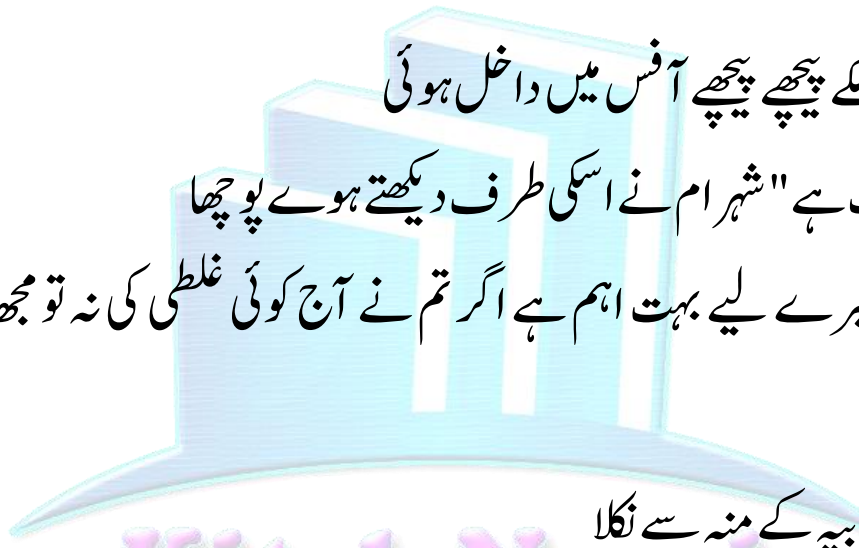
"فورامیرے آفس میں آؤ" شہرام کہتا ہوا اپنے روم کی طرف چلا گیا انابیہ بھی دل میں اسے برا بھلا بولتی اسکے پیچھے چلی گی



انابیہ منہ بناتی ہوئی اسکے پیچھے پیچھے آفس میں داخل ہوئی

"یاد ہے نہ آج میٹینگ ہے" شہرام نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"انابیہ یہ پروجیکٹ میرے لیے بہت اہم ہے اگر تم نے آج کوئی غلطی کی نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا"



www.kitabnagri.com

"پتا ہے" بے ساختہ انابیہ کے منہ سے نکلا

"کیا کہا تم نے؟؟"

"کچھ بھی تو نہیں"

"یہ یو ایس بی پکڑو اور جب میٹینگ کے وقت میں مانگو گا تو مجھے دے دے نہ اور اسے سمجھا کر رکھنا"

شہرام نے اپنی شہادت کی انگلی دکھاتے ہوئے اسے وارن کیا جس ہر اسنے اچھے بچوں کی طرح اپنی سر ہلایا اور روم سے چلی گی



Posted On Kitab Nagri

انابیہ جو بڑبڑاتے ہوئے جارہی تھی جب نظر تھوڑی دور کھڑے بہزاد پر گیا اسنے اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے دوبارہ دیکھا کہیں اسکی وہم تو نہیں لیکن اسے حقیقت میں سامنے پا کر وہ خوشی سے اسکی طرف بھاگی

"بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہو" انابیہ نے اسکے سامنے کھڑے ہو کر حیرت سے پوچھا جبکہ بہزاد خود اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا

"گڑیا تم یہاں کیا کر رہی ہو"

پہلے سوال میں نے پوچھا تھا انابیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا
"ہاہا میں آج یہاں میٹینگ کے لیے آیا ہوں"

"اوہ تو آج آپ میٹینگ کے لیے آپ لوگ آرہے تھے" انابیہ نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں گڑیا اب تم بتاؤ"

"میں یہاں جو ب کرتی ہوں"

"کیا واقعی تم یہاں جو ب کرتی ہو" بہزاد نے خوشگوار حیرت سے کہا کیونکہ اس کمپنی کا کتنا نام تھا یہ تو سب ہی جانتے تھے

Posted On Kitab Nagri

اور پھر اسی طرح وہ دونوں وہاں کھڑے کھکھلاتے ہوئے باتیں کرتے رہے جبکہ تھوڑی دور کھڑا شہرام
اسے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا اسے اس وقت انابیہ پر بے حد غصہ آ رہا تھا جو پہلی ہی بار میں
کسی لڑکے سے اس طرح فری ہو رہی تھی شہرام اسے دیکھ کر افسوس سے اپنا سر نفی میں ہلاتا ہوا وہاں
سے چلا گیا



"اف کہاں گئی" انابیہ ہر جگہ یو ایس بی دیکھ چکی تھی جو شہرام نے اسے دی لیکن وہ پتا نہیں کہاں غائب
ہو چکی تھی

"شہرام سر تو جان سے ماریں گے" وہ پریشانی سے خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی
"انابیہ" انابیہ کے پیچھے آ کر شاہدہ نے اسے پکارا انابیہ نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا
"ہاں کیا ہوا"

"یہ یو ایس بی شاید تمہاری ہے" شاہدہ نے اسکی طرف یو ایس بی بڑھاتے ہوئے کہا انابیہ نے فوراً اسے
تھام لیا

"ٹھینک یو سوچ میں تو پریشان ہو گئی تھی"
"کوئی بات نہیں" شاہدہ مسکراتے ہوئے کہہ کر وہاں سے چلی گئی



"انابیہ یو ایس بی"

Posted On Kitab Nagri

شہرام نے دور کھڑی انابیہ سے یو ایس بی مانگی

لیکن اسکے لگتے ہی وہاں جو منظر ابھرا اسکے سب نے اپنا سر شرم سے جھکا لیا شہرام نے غصے سے بھری لال آنکھوں سے انابیہ کو دیکھا

"یہ سب کیا ہے انابیہ" شہرام نے آہستہ سے اس سے غراتے ہوئے کہا

"سر مجھے نہیں پتا" انابیہ نے گھبراتے ہوئے کہا

"مسٹر شہرام یہ سب کیا ہے آپ نے ہمیں یہ سب دکھانے کے لیے بلایا ہے" رحمن گردیزی نے اپنی جگہ سے کھڑے

کھڑے ہو کر غصے میں کہا

"مسٹر گردیزی آئی۔ ایم۔ سوری بس دو منٹ یہ غلطی سے" شہرام نے اپنے خشک لبوں کو زبان سے تر کرتے ہوئے اپنی بات ادھوری چھوڑی

"مس انابیہ یو ایس بی دیجیے" شہرام نے اپنے دانت پیستے ہوئے اپنے قریب کھڑی انابیہ سے کہا

"سر میرے پاس یہی تھی میں نے کچھ نہیں کیا"

"دیکھو میرا ضبط مت آزماؤ"

"سرواقعی میں میرے پاس ایک یہی یو ایس بی تھی"

Posted On Kitab Nagri

"بس، ہمیں اب کوئی کام نہیں کرنا آپ کے ساتھ" رحمن گردیزی اپنی جگہ نے غصے سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"آپ میری بات سنیں" شہرام نے آگے بڑھ کر کچھ کہنا چاہا لیکن وہ بنا اسکی کچھ سننے وہاں سے چلے گئے "گڑیا کوئی بات نہیں میں سر سے بات کرونگا" بہزاد انابیہ کے قریب آیا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا انابیہ نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اپنا سر اثبات میں ہلادیا بہزاد اتنا کہہ کر وہاں سے جا چکا تھا انابیہ نے ڈر کر شہرام کی طرف دیکھا جس کی پشت انابیہ کی طرف تھی

"سر" انابیہ نے ڈرتے ہوئے اسے پکارا شہرام نے غصے سے مڑ کر اسکی طرف دیکھا "کیا تھا یہ سب، کیا گھٹا حرکت تھی" شہرام نے چلاتے ہوئے کہا انابیہ اسکے چلانے پر سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

"مجھ - مجھے نہیں پ - پتا سر یہ کیسے ہوا" اس نے روتے ہوئے وضاحت دی
"تم کہو گی تم نے کچھ نہیں کیا اور میں مان لوں گا میں نے تم سے کی کہا تھا کہ یہ ڈیل میرے لیے کتنی
ضروری ہے میں جب سے یہاں آیا ہوں یہ پہلا ایسا موقع ملا تھا مجھے کہ میں خود کو ثابت کر سکوں لیکن
تمہاری وجہ سے وہ موقع بھی ہاتھ سے گیا" www.kitabnagri.com

وہ مسلسل چلاتے ہوئے کہہ رہا تھا اور انابیہ کے آنسو میں مزید روانی آرہی تھی
"پتا نہیں کیا سوچ کر میرے باپ نے تمہیں اس آفس میں جو ب دی یہاں تم صرف ایک کام کرنے
آتی ہو اور وہ ہے یہاں کے مردوں پر ڈورے ڈالنا لیکن مس انابیہ میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں
جو تمہاری خوبصورتی دیکھ کر تم پر فدا ہو جاؤں گا یہی تربیت کی ہے تمہارے ماں باپ نے"

Posted On Kitab Nagri

"بس،" انابیہ نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا

"جو کہنا ہے کہیے میری غلطی نہیں ہے پھر بھی میں آپ کی ہر بات برداشت کر رہی ہوں لیکن یہ بات میں بالکل برداشت نہیں کرونگی کہ کوئی میرے کردار یا تربیت پر انگلی اٹھائے"

"اوہ تو برا لگا لیکن سچ ہمیشہ کڑوا ہوتا ہے تم جو ہو جیسی ہو وہی میں نے" کہا شہرام کی باتوں پر بے اختیار انابیہ کا ہاتھ اٹھا جسے شہرام بیچ میں ہی تھام چکا تھا شہرام نے غصے سے اسکی طرف دیکھا اور اسکا ہاتھ اسے اپنے سامنے کھینچا لیکن اسکے قریب آنے سے پہلے ہی خود اس جگہ سے ہٹ کر میٹینگ روم سے باہر چلا گیا پیچھے سے اس کچھ ٹوٹنے کی آواز ضرور آئی تھی لیکن وہ اسے انکور کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا



شہرام کے دھکا دینے پر انابیہ پیچھے پڑے کانچ کی ٹیبل پر گری ٹیبل کا شیشہ کافی ناک تھا جس کی وجہ سے انابیہ کے گرتے ہی وہ نازک شیشہ ٹوٹ چکا تھا اور اسکا کانچ انابیہ کے پورے ہاتھ اور بازوؤں میں جگہ جگہ لگ چکا تھا

www.kitabnagri.com



"اقبال شہرام کہاں ہے" حاشر نے اقبال سے پوچھا

"سر وہ میٹینگ روم میں ہیں" اقبال کے کہنے پر حاشر اپنا سر ہلاتا ہوا وہاں سے میٹینگ روم کی طرف چلا گیا اقبال کسی ضروری کام سے باہر گیا تھا اسلیے اسے کچھ علم نہیں تھا کہ آفس میں کیا ہوا ہے

Posted On Kitab Nagri

اور حاشر بھی میٹینگ روم کی طرف بڑھ گیا ویسے تو وہ شہرام سے ملنے کے لیے اسکے گھر پر ہی جاتا تھا لیکن ملے ہوئے کافی دن ہونے کی وجہ سے وہ آج اسکے آفس آچکا تھا وہ شہرام کو سر پر انز دینے کے لیے بنابتائے آفس میں آیا تھا

اسنے جیسے ہی روم میں قدم رکھا نظر سامنے زمین پر پڑے وجود پر پڑی وہ بھاگتا ہوا انابیہ کے پاس گیا انابیہ کے ہاتھوں سے جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا

"دیکھیے آپ کا خون بہت بہہ رہا ہے میں آپ کو ہاسپٹل لے کر چلتا ہوں اٹھیے"

انابیہ نے تکلیف کی شدت کو برداشت کرتے ہوئے حاشر کو دیکھا جب عمارہ اندر داخل ہوئی اور گھبرا کر اسکے پاس آئی

"انابیہ یہ کیا ہوا" عمارہ نے گھبراتے ہوئے کہا

"پلیز ابھی آپ میری مدد کیجیے انہیں ہاسپٹل لے کر جانا ہوگا" حاشر نے غصے سے عمار کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت اسکی مدد کرنے کے بجائے اپنے رونے کا کام سرانجام دے رکھی تھی اور پھر وہ دونوں اس ہاسپٹل لے کر گئے

جہاں اسکے دونوں بازوؤں پر اسٹیچرز آئے تھے

حاشر بہت مشکل سے اسکے ماننے کے بعد اسے اپنی گاڑی میں بٹھا کر اسکے گھر چھوڑنے جا رہا تھا ورنہ انابیہ اسے صاف انکار کر چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

"بہت بہت شکریہ میری اتنی مدد کرنے کے لیے" انابیہ نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا حاشر نے مسکرا کر اسے دیکھا

"کوئی بات نہیں سسٹر میں نے کوئی احسان نہیں کیا ویسے آپ کو چوٹ لگی کیسے"

"گر ادیا تھا؟"

"کس نے؟"

"شہرام نے" انابیہ کے کہنے ہر حاشر نے حیرت سے اسے دیکھا

"کیا، شہرام نے"

انابیہ نے مسکرا کر اسے دیکھا

"آپ میری بات پر کیوں یقین کرینگے میں نے ایک دوبار آپ کو آفس میں ان کے ساتھ دیکھا ہے میں یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ دونوں دوست ہیں" اسکی بات پر حاشر نے ایک گہرا سانس لیا

"بھلے وہ دوست ہے میرا لیکن اگر غلطی اسنے کی ہے تو میں اسے جھٹلاؤنگا نہیں میں اس سے بات کرونگا

"انہی باتوں کے درمیان حاشر نے گاڑی اسکے گھر کے سامنے روک دی

"پلیز ان سے کچھ مت کہیے گا اس بات کو یہیں ختم کر دیں اور اسدا نکل سے تو یہ بات بالکل مت کیجیے گا

آپ پلیز اندر آئیے" انابیہ نے کہتے ہوئے اسے اندر آنے کی دعوت دی

"نہیں پھر کبھی آپ بس اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ"

Posted On Kitab Nagri

اس سے چند ایک بار اور پوچھنے پر بھی انکار ملنے پر انابیہ اسے "اللہ حافظ" کہتی ہوئی گھر کے اندر چلی گی



"انابیہ یہ کیا ہو گیا" احمد صاحب اور ہانیہ جو لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے انابیہ کو اس حالت میں دیکھ کر پریشانی سے احمد صاحب نے دریافت کیا ہانیہ بھی پریشانی سے اٹھ کر اسکے قریب آگئی

"آپی یہ کیا ہو ہے آپ کو"

"ہانی کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں" ان سب کی آواز سن کر راشدہ بیگم کے ساتھ ساتھ نور بھی وہاں آگئی

"آپی یہ کیا ہو گیا" نور کی پریشانی سی آواز اسکے کانوں میں گونجی انابیہ نے مڑ کر نور کی طرف دیکھا

"نور بچہ کچھ نہیں ہوا"

"ہانیہ جاؤ بہن کے لے پانی لاؤ" انابیہ یہاں بیٹھو راشدہ بیگم نے اسے صوفی پر بیٹھاتے ہوئے ہانیہ سے کہا

www.kitabnagri.com

"انابیہ کیسے ہوا یہ سب"

"امی آپ پریشان نہیں ہوں بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا میں بس اب آرام کرونگی" انابیہ کہتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھ گئی اور اپنے کمرے کی طرف چلی گی

"نور جاؤ دیکھو بہن کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں" راشدہ بیگم کے کہنے پر نور انابیہ کے کمرے میں چلی گی اور پیچھے سے وہ دونوں میاں بیوی اپنے سارے بچوں کے لیے دل میں دعا کرنے لگے

Posted On Kitab Nagri



"انگل شہرام کہاں ہے" حاشر نے گھر میں داخل ہوتے ہی اپنا رخ شہرام کے کمرے کی طرف کی جو کہ اسے خالی ملا وہ واپس نیچے کی طرف چلا گیا جب صوفے پر بیٹھے احمد صاحب ہر نظر پڑی سلام دعا کے بعد حاشر نے اسد صاحب سے پوچھا

"بیٹا وہ اسٹڈی میں ہے کوئی بات ہوئی ہے" اسد صاحب نے حاشر کو دیکھتے ہوئے پوچھا اگر یہ کہا جائے کہ اسکی دوستی شہرام سے زیادہ اسد صاحب سے ہے تو غلط نہیں ہو گا لیکن آج اسکا رویہ تھوڑا عجیب دیکھ کر انہیں حیرت ہوئی تھی

"اسکی وجہ سے آج آفس میں ایک لڑکی کو چوٹ لگی ہے وہ بھی گہری چوٹ"

"کیا، کون لڑکی اور شہرام کی وجہ سے کیسے چوٹ لگی میں بات کرتا ہوں شہرام سے" اسد صاحب نے اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"انگل آپ اس بارے میں اس سے ابھی کوئی بات مت کیجیے گا اور ویسے بھی جس لڑکی کو چوٹ لگی تھی اسنے مجھے منع کی تھا آپ کو یہ بتانے سے میں خود اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں-----"

اور اس سے پہلے اسد صاحب اس سے اس لڑکی کا نام پوچھتے حاشر فوراً اٹھ کر اسٹڈی کی طرف چلا گیا



"کیا میں جان سکتا ہوں آج جو حرکت تونے کی اس کی کیا وجہ ہے" حاشر اندر داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھے شہرام سے کہا شہرام نے حیرت سے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا ہے یار؟؟"

"میں آج ہوئے واقعے کی بات کر رہا ہوں تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے جس لڑکی کو دھکا دیا تھا اسے کتنی چوٹیں لگی ہیں اسٹیجیز آئے ہیں اسکے دونوں بازوؤں پر"

شہرام نے حیرت سے حاشر کو دیکھا اسنے صرف اسکا ہاتھ پیچھے کی طرف کھینچا تھا اور پھر وہ وہاں سے چلا گیا اسے تو پتا ہی نہیں تھا کہ اسکی وجہ سے انابیہ کو چوٹ لگی ہوگی لیکن پھر خود ہی اپنے زہن سے سارے سوالوں کو جھٹک دیا

"حاشریہ تیرا مسئلہ نہیں ہے وہ لڑکی اسی لائق تھی اور تو اس لڑکی کی وجہ سے مجھ سے لڑ رہا ہے"

"بات صرف اس لڑکی کی نہیں ہے شہرام بات غلطی کی ہے جو تو نے کی ہے"

"پلیزیار اگر اس بارے میں بات کرنی ہے تو چلا جا یہاں سے" شہرام نے کہتے ہوئے اپنے رخ دوسری جانب موڑ لیا حاشر نے اسے دیکھ کر افسوس سے اپنے سر نفی میں ہلایا اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا



"سر میڈم کا نام نور احمد ہے" منزل نے اپنے سامنے کرسی پر سر رکھے آنکھیں موندیں تبریز سے کہا

اسکی بات پر تبریز نے حیرت سے اپنا سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا

"کیا نام بتایا" تبریز نے منزل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا منزل نے حیرت سے اسکے تاثرات دیکھے

"سر نور نام ہے میڈم کا" تبریز نے گہرا سانس لے کر اپنے آپ کو پرسکون کیا اور سر جھٹک کر واپس اسکی جانب دیکھنے لگا اسے دیکھ کر منزل نے بھی اپنی بات دوبارہ شروع کی

Posted On Kitab Nagri

"اور سر میڈم" منزل جو نور کی باقی معلومات بھی بتانے والا تھا تیری کے ہاتھ اٹھانے پر رک کر اسکی طرف دکھنے لگا

"ابھی کے لیے صرف اسکا ایڈریس دو" تبریز کے کہنے پر منزل نے نور کا ایڈریس اسکی طرف بڑھا دیا اور اسکے اشارے کرنے پر روم سے باہر چلا گیا تبریز کتنی ہی دیر اپنے ہاتھ میں موجود ایڈریس کو دیکھتا رہا جب زہن کے پردے پر نور کی سبز آنکھیں لہرائیں

"بس کچھ وقت کی بات ہے بے بی گرل پھر تم صرف اور صرف میری ہو جاؤ گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے" وہ خود سے بڑبڑاتے ہوئے واپس اپنی آنکھیں موند کر اپنی بے بی گرل کے بارے میں سوچنے لگا



"حور مجھے تم پر بہت غصہ آرہا ہے اگر تم مجھے بتا کر آتیں تو میں تمہارے لیے کچھ اچھا سا بنا لیتی" عائشہ نے مختلف قسم کی چیزیں اسکے سامنے رکھتے ہوئے کہا

"عاشی میں تمہارے گھر کھانا کھانے کے لیے تھوڑی نہ آئی ہوں میں تو بس انوائیٹ کرنے آئی تھی دو دن بعد میری برتھڈے ہے نہ تو گھر میں چھوٹی سی پارٹی رکھی ہے پہلے تو سوچا کہ فون ہر کر دوں پر بعد میں سوچا اسی بہانے ملاقات بھی ہو جائے گی اسلیے آگے"

"بہت اچھا کیا اسی بہانے تم میرے گھر تو آئیں میں بھی تمہارے گھر آنے کا سوچ رہی تھی بھائی کی شادی کے فنکشن سٹارٹ ہونے والے ہیں نہ تو مجھے بھی تم لوگوں کو انوائیٹ کرنا تھا" عائشہ نے حور یہ کی

Posted On Kitab Nagri

پسند کی چیزیں پلیٹ می رکھ کر اسکی جانب بڑھائی اور خود اپنی پلیٹ اٹھا کر وہاں موجود ہر چیز کو اپنی پلیٹ میں ڈال کر کھانے لگی

"لیکن تم پھر بھی میرے گھر آکر ہی مجھے انویٹ کرنا یا ر تم آج تک میرے گھر نہیں آئی ہو اور نہ کی بیہ آئی ہے" حوریہ نے منہ بنا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"یار شادی کا گھر ہے بہت کام ہے تمہیں پتا ہے نہ لیکن تم فکر مت کرو میں تمہاری برتھڈے والے دن لازمی آؤنگی"

"وہ تو تمہیں آنا ہی ہے ورنہ میں تم سے بات نہیں کرونگی" حوریہ نے اپنی انگلی اسے دیکھاتے ہوئے کہا

"ہا ہا ہا بابا پکا" عائشہ نے ہنستے ہوئے کہا

"اچھا یار میں نہ اسکے بعد بیہ کے گھر بھی جاؤنگی تو تم چلو گی اس بہزاد بھائی کی شادی کا کارڈ بھی دے دینا" حوریہ نے پلیٹ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

"ہاں تم رکو میں بس ابھی آتی" ہوں عائشہ نے اپنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر اندر چلی گی



"ڈیڈ مجھے آپ سے بات کرنی ہے" تبریز نے باقر صاحب کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا باقر صاحب کے قریب بیٹھی ماجدہ بیگم نے اسے حیرت سے دیکھا لیک تیری نے ایک نظر اٹھا کر بھی انہیں نہیں دیکھا

Posted On Kitab Nagri

تبریز کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی کہ وہ انکے سامنے نہ آے اور اگر آ بھی جاتا تو اس طرح ظاہر کرتا جیسے
ماجدہ وہاں ہر موجود ہی نہیں

"ہاں بیٹا کہو" باقر صاحب نے اخبار کو طے کرتے ہوئے کہا

"آپ چاہتے ہیں نہ کہ میں شادی کر لوں" تبریز کے کہنے پر باقر صاحب نے حیرت سے اسے دیکھا
"ہاں تم کہو تو سہی تم جس سے کہو گے میں تمہاری شادی کرونگا" باقر صاحب نے خوشی سے اس کے طرف
دیکھتے ہوئے کہا

"یہ ایڈریس ہے آپ کو یہاں جا کر میرے اور نور کے رشتے کی بات کرنی ہے" تبریز نے کہتے ہوئے
ایڈریس انکی طرف بڑھا دیا

"ٹھیک ہے میں اور ماجدہ آج ہی اس لڑکی کے گھر جا کر بات کریں گے" باقر صاحب نے خوشی سے اپنی
بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"آپ کی مرضی آپ جس کو بھی ساتھ لے کر جائیں لیکن مجھے جواب ہاں میں ہی چاہیے ورنہ آپ مجھے
اچھے سے جانتے ہیں" تبریز کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا



"بیہ یہ تمہیں کیا ہو گیا" حور یہ اور عائشہ نے اپنے سامنے بیٹھی انابیہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جہاں اس کے
پورے ہاتھوں بازوؤں پر پٹی بندھی ہوئی تھی

"کچھ نہیں ہوا یا ر بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تم دونوں بتاؤ آج مجھ غریب کی یاد کیسے آگئی"

Posted On Kitab Nagri

"بس حور کو اپنی برتھ ڈے کے لیے انویٹ کرنا تھا اور مجھے بھی بھائی کی شادی کا کارڈ دینے تھا اسلیے ہم دونوں آگے "عائشہ نے چمکتے ہوئے اسکے جانب دیکھ کر کہا

"لیکن بیہ یہ غلط بات ہے تمہیں ہمیں بتانا چاہیے تھا" حور نے پریشان سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہا
"او فو حور جانی تم ٹینشن مت لو میں بالکل ٹھیک ہوں اور تمہاری برتھ ڈے میں بھی ضرور آؤنگی" انابیہ نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا

اور پھر ناجانے کتنی دیر تک وہ تینوں اسی طرح باتوں میں مصروف رہیں



وہ دونوں کچھ دیر تک انتظار کرتے رہے لیکن کسی کے دروازہ نہ کھولنے پر دوبارہ دستک دی جب ایک لڑکی نے دروازہ کھول کر انہیں حیرت سے دیکھا

اور وہ چہرہ دیکھ کر باقر صاحب کو لگا کہ وہ سالوں پیچھے جا چکے ہیں اور انہی کی طرح انکے برابر میں کھڑی ماجدہ بیگم بھی حیرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہی تھیں جو بالکل ان کی بہن کی طرح تھی ایسا لگ رہا تھا آج انکے سامنے انکی بہن کھڑی ہے

"جی کس سے ملنا ہے آپ کو" ہانیہ کی آواز پر دونوں چونک اٹھے اور اپنے خیالات کو جھٹک کر ہانیہ کی طرف متوجہ ہوئے

"کیا مسٹر احمد گھر پر ہیں" باقر صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا
"جی ہیں لیکن آپ کون"

Posted On Kitab Nagri

"مجھے ان سے ملنا ہے کچھ ضروری بات کرنی ہے بیٹا کیا ہم اندر آسکتے ہیں" باقر صاحب کے کہنے پر ہانیہ شرمندہ سی ہوتی ہوئی دروازے سے دور ہٹی جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور ہانیہ انہیں لاؤنج میں لے کر آگے جہاں احمد صاحب پہلے سے بیٹھے ہوئے کتاب پڑھ رہے تھے

"ابو آپ سے ملنے کے لیے آئیں ہیں" ہانیہ کی آواز پر احمد صاحب نے اپنا چہرہ اٹھا کر سامنے کھڑے باقر اور ماجدہ کو دیکھا اور سکتے کی کیفیت میں چلے گئے اور یہی حال دوسری طرف بھی تھا

"بھ - بھائی" ماجدہ بیگم نے کپکپاتی ہوئی آواز میں سامنے بیٹھے احمد صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا لیکن احمد صاحب تو جیسے ابھی تک انکی موجودگی کا یقین ہی نہیں کر پارہے تھے انکی حالت دیکھ کر ماجدہ بیگم اپنی نم آنکھوں کے ساتھ انکی طرف بڑھنے لگی جب باقر صاحب نے انکی کلائی تھام لی

ہانیہ حیرت سے یہ سارا ماجرہ دیکھ رہی تھی
باقر صاحب انکی کلائی تھام کر فوراً وہاں سے غائب ہو چکے تھے جب کہ احمد صاحب ابھی تک اس کیفیت میں بیٹھے ہوئے تھے

"ابو کیا ہوا ہے وہ کون تھے" ہانیہ نے انکا کندھا ہلاتے ہوئے کہا جب اسکے ہلانے پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئے اور پھر اپنی نم آنکھیں صاف کر کے ہانیہ کی طرف دیکھا

"وہ کون تھے؟"

Posted On Kitab Nagri

"بس بیٹا ایک پرانہ دوست تھا" انہوں نے زبردستی مسکرا نے کی کوشش کی
"تو پھر ایسے کیوں چلے گئے"

"وہ مجھ سے ناراض ہے اب چھوڑو اس بات کو بس گھر میں اس بات کا ذکر کسی سے مت کرنا کہ میرا
کوئی دوست آج یہاں آیا تھا سمجھ گئی بچہ" ہانیہ جو کچھ کہنے والی تھی ان کے بولنے پر رک گئی اور اپنے سر
اثبات میں ہلا دیا لیکن مطمئن وہ ابھی بھی نہیں ہوئی تھی



باقر صاحب اور ماجدہ بیگم کو گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر تبریز بے چینی سے ان کے پاس گیا
"کیا ہوا بات کی آپ !"

"انہوں نے کیا جواب دیا خیر جو بھی جواب دیا ہو مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا کیونکہ مجھے جواب صرف
ہاں میں ہی چاہیے" تبریز نے اپنی بات ململ کر کے ان کے تاثرات دیکھے باقر صاحب صوفے پر بیٹھ کر
اسکی جانب دیکھنے لگے

"میں نے وہاں کسی سے کوئی بات نہیں کی شاید تمہیں پتا نہیں جس گھر میں تم نے ہمیں بھیجا تھا وہ گھر
تمہارے ماموں کا ہے اور یقیناً وہ لڑکی بھی تمہارے ماموں کی ہی بیٹی ہوگی" باقر صاحب نے اسکی جانب
دیکھتے ہوئے کہا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ انکی بات سن رہا تھا
"شاید نہیں یقیناً وہ انہی کی بیٹی ہے"

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں پتا تھا پھر بھی تم نے ہمیں وہاں بھیجا تم جانتے ہو اس لڑکی کا اس عورت سے رشتہ ہے" باقر صاحب نے چلاتے ہوئے کہا انکا سانس پھول چکا تھا ماجدہ بیگم نے آگے بڑھ کر انہیں سمجھانا چاہا لیکن وہ اُن کا ہاتھ جھٹک چکے تھے جبکہ تیری اب اطمینان سے انکار طرف دیکھ رہا تھا

"ڈیڈ، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اسکا اس عورت سے کیا رشتہ ہے میرے لیے بس نور اہم ہے اور آپ میری بات غور سے سنیں آپ وہاں واپس جائینگے اور رشتے کی بات کریں گے اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو نہ ہی تو میں میٹینگ کے لیے ترقی جاؤنگا بلکہ زبردستی یا اٹھا کر کیسے بھی نور کو اپنا بناؤنگا بہتر ہے یہ معاملہ عزت سے طے کیجیے کیونکہ اگر میں اپنی پر آیانہ تو میں کس کا لحاظ نہیں کرونگا" تبریز اطمینان سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ دوسری طرف باقر صاحب کا اطمینان غارت ہو چکا تھا



انابیہ نے گھر میں داخل ہوتے ہی حیرت سے اسے دیکھا باہر سے تو وہ خوبصورت دکھتا ہے لیکن اندر سے وہ گھر مزید بڑا اور خوبصورت تھا انابیہ پہلی دفعہ یہاں آئی تھی اور حیرت سے ارد گرد دیکھ رہی تھی جب حوریہ بھاگتی ہوئی اسکے پاس آئی

"ٹھینک یو بیہ تمہیں اندازہ نہیں می تمہارے یہاں آنے سے کتنی خوش ہوں" حوریہ نے اسکے گلے لگتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com
whatsapp _ 0335 7500595

"اس میں شکریہ کی کیا بات ہے"

"ویسے بہت پیاری لگ رہی ہو" حوریہ نے انابیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو لائٹ سیلو کرتی کے ساتھ
وائٹ کیپری وائٹ دوپٹہ اور اونچی پونی میں سادہ سی بہت پیاری لگ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"تم بھی بہت پیاری لگ رہی ہو برتھ ڈے گرل" انابیہ نے اسکے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا اور گفٹ بیگ اسکی جانب بڑھا دیا

"اسکی کیا ضرورت تھی اچھا چلو میں تمہیں موم اور ڈیڈ سے ملواتی ہوں" حوریہ اسکی ہاتھ تھام کر اسے اسد صاحب اور نرمین بیگم کے پاس لے گئی جہاں انابیہ کو ان دونوں کی پشت نظر آئی

"موم ڈیڈ دیکھیے یہ ہے میری دوست بیہ" حوریہ کے بلانے پر دونوں نے مڑ کر انابیہ کو دیکھا

"بیٹا تو تم ہو ہماری حوریہ کی دوست" اسد صاحب نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

انابیہ نے دونوں کو سلام کیا اور

"جی انکل میں ہی ہوں"

"کیسی ہو بچہ اور گھر میں سب کیسے ہیں" نرمین بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے پیار سے کہا

"میں بالکل ٹھیک آنٹی اور گھر میں بھی سب بالکل ٹھیک ہیں بلکہ امی اور میں تو آپ کو بہت یاد کر رہے

تھیں لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ آپ سے آج ہی ملاقات ہو جائے گی"

"آپ لوگ بیہ کو جانتے ہیں" حوریہ نے حیرت سے اپنے ماں باپ جو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں بیٹا انابیہ جو بکائٹ ویو دینے کے لیے تمہارے ڈیڈ نے آفس میں آئی تھی جب انہیں پتا چلا انابیہ انکے بچپن کے دوست کی بیٹی ہے"

"کیا واقعی، مطلب تم ڈیڈ کے آفس میں جو بکرتی ہو" حوریہ چمکتے ہوئے انابیہ کے گلے لگ گئی

Posted On Kitab Nagri

"اتفاق سے --" انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا جب حوریہ کو انابیہ کے الفاظ یاد آئے مطلب انابیہ جسے جلاد کہتی تھی اور حوریہ بھی اسکے ساتھ مل کر اسکی برائی کرتی تھی وہ اور کوئی نہیں اسکا اپنا بھائی تھا یہ باتیں سوچ کر اسے ہنسی آرہی تھی



عائشہ سامنے ٹیبل پر رکھی ہر چیز کو دیکھ رہی تھی کہ ایسا کیا بچا ہے جو اسنے ابھی تک نہیں کھایا جب اس کی نظر چکن برگر پر گئی جو کہ آخری تھا عائشہ مسکراتی ہوئی اسے اٹھانے لگی جب دوسرا ہاتھ بھی اسی چکن برگر پر گیا

عائشہ نے غصے سے گھور کر اس شخص دیکھا جب اسے دیکھ کر حیرت سے اسکی منہ کھل گیا
"تم" دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے کہا

"اوے تم یہاں کیا کر رہی ہو" ہادی نے اپنی آبر چکا کر اسے دیکھا
"یہی اگر میں تم سے پوچھوں تو"

"مس عورت یہ میرا گھر ہے" ہادی نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا

"ہیں تو تم ہو حور کے بھائی وہ تو اپنے بھائی کی اتنی تعریف کرتی تھی لیک مجھے نہیں پتہ تھا اسکا بھائی ایک
لو فر نکلے گا"

"ہی-ہی-ہی وہ شہرام بھائی کی تعریف کرتی ہوگی کیونکہ مجھے پتا ہے میں تعریف کے لائق ہی نہیں
ہوں" ہادی نے کہتے ہوئے اپنی بتیسی دکھائی جیسے اسنے بہت فخر کا کام کیا ہو

Posted On Kitab Nagri

"خیر تم حوصلہ کوئی بھی ہو یہ برگر میرا ہے چھوڑو اسے" عائشہ نے برگر کی طرح دیکھتے ہوئے کہا جو آدھا عائشہ کے ہاتھ میں اور آدھا حصہ ہادی کے ہاتھ میں تھا

"ایسے کیسے تمہارا ہے پہلے ہاتھ میں نے لگایا تھا" ہادی نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"لیکن دیکھا پہلے میں نے تھا نظر پہلے میری پڑی تھی"

"دیکھو مس عورت چھوڑ دو"

"تو مسٹر تم ایسے نہیں بات مانو گے" عائشہ نے کہتے ہوئے دور کھڑی حوریہ کو دیکھا اور اسے آواز دے کر اپنے پاس بلایا

"کیا ہوا ہے" حوریہ نے دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"یار حوریہ آدمی میرا برگر نہیں چھوڑ رہا" عائشہ نے معصومیت سے اپنی برگر دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی بھی آدھا آدھا دونوں کے ہاتھ میں تھا

"ارے حوریہ برگر پہلے میں نے لیا تھا" ہادی نے بھی اسے دیکھ کر معصومیت سے کہا

"بھائی وہ پہلی بار گھر آئی ہے پلیز اسے دے دیجیے"

حوریہ کے کہنے پر ہادی نے منہ بنا کر اس برگر سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا کس کے بلانے پر حوریہ وہاں سے چلی گئی اور عائشہ مزے سے وہ برگر کھانے لگی اور ہادی اسے دیکھنے لگا لیکن پہلے نوالے پر ہی وہ ٹیڑھی

Posted On Kitab Nagri

میٹرھی شکلیں بنانے لگی کیونکہ اس برگر میں چیز موجود تھا عائشہ دنیا کی ہر چیز آرام سے کھا سکتی تھی لیکن چیز نہیں !

"کیا ہوا" ہادی نے حیرت سے اسکے تاثرات دیکھے

"نظر لگ گئی تمہاری نہیں کھا رہی میں" عائشہ غصے سے کہتی ہوئی وہ برگر واپس رکھ وہاں سے چلی گئی ہادی نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا لیکن پھر مسکراتے ہوئے وہ برگر اٹھا کر اس سائڈ سے کھا لیا جہاں سے عائشہ نے کھایا تھا اور وہاں سے چلا گیا



انابیہ جو کولڈ رنگ لے کر جا رہی تھی سامنے آتے ایک وجود سے زوردار ٹکرا ہوئی اور ساری کولڈ رنگ اسکے شخص کے نئے کپڑوں پر گر کر انہیں داغدار کر چکی تھی

انابیہ نے اپنی غلطی پر شرمندہ ہوتے ہوئے سامنے کھڑے شخص کی طرف دیکھا جہاں شہرام اسے غصے سے دیکھ رہی تھا اور انابیہ اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی یہ بات اسنے پہلے کیوں نہیں سوچی کہ اگر حوریہ کے ڈیڈ اسدا نکل تھے تو مطلب شہرام بھی تو حوریہ کا بھائی ہی ہوا "تم یہاں کیا کر رہی ہو" شہرام نے گراتے ہوئے کہا

"سوری" انابیہ نے آہستہ سے کہا وہ اس بھری محفل میں اپنا تماشہ نہیں لگانا چاہتی تھی شہرام نے اسکے دونوں بازوؤں ور سے پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا اور بنا لوگوں کی پروا کیے چیختے ہوئے کہنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"میں نے تم جیسی لڑکی آج تک نہیں دیکھی اتنا کچھ سننے کے بعد بھی تم یہاں میرے گھر میں کھڑی ہو غیرت نام کی کوئی چیز ہے بھی یا نہیں" شہرام کے اتنی زور سے پکڑنے پر اسکے باوجود سے خون نکلنا شروع ہو چکا تھا اور وہ درد کی وجہ سے کچھ بول بھی نہیں پارہی تھی

شہرام نے حیرت سے دیکھا جہاں انابیہ کے کپڑوں پر اب خون لگ رہا تھا

"بھائی کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں اسے" حوریہ نے آگے بڑھ کر اسے شہرام سے دور کیا

"کیا کہے جارہے ہیں وہ میری دوست ہے میرے بلانے پر یہاں آئی ہے" حوریہ نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جب پیچھے دھم کی آواز پر اسے مڑ کر دیکھا جہاں انابیہ زمین پر گری بے ہوش ہو چکی تھی

"ہادی اسے فوراً ہسپتال لے کر چلو" اماں بی کے کہنے پر ہادی نے فوراً اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور باہر کی طرف چل دیا عائشہ اور حوریہ بھی بھاگتا ہوئے اسکے پیچھے گئی جب شہرام نے حوریہ کا ہاتھ تھام لیا "حور تم کہیں نہیں جاؤ گی اور اب تم اس لڑکی سے دوستی بھی نہیں رکھو گی" شہرام نے اسے دیکھتے ہوئے غصے سے کہا

"بھائی کل تک تو یہ لڑکی آپ کو بہت اچھی لگتی تھی جس سے ملے بغیر ہی آپ اسکی اتنی تعریف کرتے تھے" حوریہ کی بات پر شہرام نے حیرت سے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں انابیہ ہی وہ لڑکی تھی جس نے میری جان بچائی آج اگر میں سہی سلامت آپ کے سامنے کھڑی ہوں تو وہ بیہ ہی کی وجہ سے اور آپ نے اسکے ساتھ کیا می۔ میں مجھے بس کچھ نہیں کہنا" حوریہ کہتی ہوئی تیزی سے باہر کی طرف بھاگ گئی

جبکہ اب سب کی نظریں شہرام پر تھیں سب اسے افسوس سے دیکھ رہے تھے کسی کو بھی اُس سے اس طرح کی امید نہیں تھی وہ سب سے نظریں چراتے تیزی سے اپنے کمرے میں چلا گیا



"کیا مسئلہ ہے" دروازہ بار بار نوک ہونے پر اسنے چلاتے ہوئے کہا جب اسد صاحب کمرے میں داخل ہوئے انہیں دیکھ کر اسے اپنے لہجے پر شرمندگی ہوئی لیکن وہ بنا کچھ بولے اس کے سامنے آکر بیٹھ گئے "کیا بات ہو سکتی ہے شہرام"

"ڈیڈ کیسی بات کر رہے ہیں آپ کو مجھ سے بات کرنے کے لیے اجازت کی کیا ضرورت" مجھے تم سے انابیہ کے بارے میں بات کرنی ہے"

"ڈیڈ" شہرام کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی انہوں نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا "پہلے میری پوری بات سنو پھر جو چاہے وہ کہنا" اسد صاحب نے اسے دیکھ کر اپنی بات شروع کی "انابیہ کے والد کا نام احمد ہے میرے بہت سے دوست ہیں لیکن احمد جیسا کوئی نہیں اسنے میرے ہر برے اچھے وقت میں میرا ساتھ دیا ہے ہم بچپن کے دوست ہیں لیکن پھر میرا اس سے رابطہ ختم ہو گیا

Posted On Kitab Nagri

جب میں باہر چلا گیا تھا اور جب واپس آیا تو وہ اپنا گھر چھوڑ کر کہیں اور جا چکا تھا اور پھر ایک دن ایک لڑکی میرے آفس آکر کہتی ہے کہ اس کے والد کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ معذور ہو چکے ہیں اسے جو ب کی ضرورت ہے اور پھر مجھے پتا چلتا ہے کہ وہ تو میرے اس دوست کی بیٹی ہے اور میں نے اس جو ب پر رکھ لیا لیکن ضرورت کے باوجود وہ یہ جو ب نہیں لے رہی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ کوئی اور اس سے بہتر یہ کام کر سکتا ہے تو اس وجہ سے میں نے اسے صرف ایک مہینہ اس جو ب کے لیے رکھا اور اگر وہ اپنے کام میں اچھی رہی تو ہم اسے مستقل طور پر رکھ لینگے اور تم بھی یہ جانتے کہ وہ اپنا اتنے اچھے طریقے سے کر رہی ہے کہ اگر کوئی اس جو ب کہ لائق بھی ہوتا تو وہ بھی شاید اتنی محنت سے کبھی کام نہیں کرتا " وہ کہہ رہے تھے اور شہرام بس انہیں سن رہے تھا " مجھے حاشر نے بتایا کہ تمہاری وجہ سے آفس میں کسی لڑکی کو چوٹ لگی ہے لیکن یہ نہیں پتا تھا کہ وہ لڑکی انابہ ہی ہے حور نے بتایا کہ اسکا ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے اسے یہ چوٹ لگی لیکن حاشر نے بتایا کہ اسے یہ چوٹ تمہاری وجہ سے لگی ہے اور اسنے اپنے باپ اور گھر میں کسی کو یہ بات نہیں بتائی اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری دوستی میں کوئی خرابی نہ آجائے میں نے اسے بیٹی کہا تھا اور آج مجھے اپنی بیٹی پر فخر ہے وہ رشتوں کو نبھانا جانتی ہے لیکن تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے بہت مایوس " اسد صاحب نے اپنی بات کہہ کر اسے چند لمحے تک دیکھا شاید وہ کچھ کہہ دے لیکن وہ نظریں جھکائیں بیٹھا تھا اسکے کچھ نہ کہنے پر وہ اٹھ کر اسکے کمرے سے چلے گئے



Posted On Kitab Nagri

شہرام کمرے میں داخل ہو کر حوریہ کے پاس بیٹھ گیا جو اسکے بیٹھتے ہی اپنے چہرے کا رخ پھیر چکی تھی
"ناراض ہو"

"بھائی آپ نے ٹھیک نہیں کیا آپ کو نہیں پتا مجھے بیہ کے سامنے کتنی شرمندگی ہو رہی تھی"
"تم نے کہا تھا کہ انابیہ وہ لڑکی ہے جس نے تمہیں اس دن بچایا تھا"
"جی بھائی بیہ ہی وہ لڑکی ہے"

"کوئی ہے پلیز کوئی ایمبولینس بلاؤ" انابیہ نے چلاتے ہوئے کہا جب لوگ ان کے ارد گرد جمع ہونے لگے ان میں سے کسی نے ایمبولینس کو فون کیا تھا انابیہ نے اپنے دوپٹہ حوریہ کے سر پر رکھ کر اس کا خون روکنے کی کوشش کی اتنے میں ایمبولینس وہاں پر آچکی تھی حوریہ کو ایمبولینس میں ڈال کر انابیہ بھی اسکے ساتھ وہیں بیٹھ گئی

ہاسپٹل میں داخل ہو کر اسے فوراً آئی۔سی۔یو میں لے گئے اور انابیہ پریشانی سے باہر کھڑی رہی وہ تو اس لڑکی کو جانتی بھی نہیں تھی اس کے گھر والوں سے رابطہ کیسے کرے گی
جب نرس اسکے پاس آئی

"پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں"

"جی میں ہی ہوں اب وہ لڑکی کیسی ہے"

"ان کا بلڈ کافی ضائع ہو چکا ہے انہیں بلڈ کی ضرورت ہے"

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے تو آپ میرا بلڈ لے لیجیے" نرس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی انابیہ نے اپنی بات کہہ دی اور پھر نرس کے ساتھ اسکے پیچھے چلی گئی

"اب آپ کی طبیعت کیسی ہے" انابیہ نے بیڈ پر لیٹی حوریہ سے پوچھا
"اب میں بالکل ٹھیک ہوں اور آپ کا بہت بہت شکریہ میری اتنی مدد کرنے لیے"
"میں نے کوئی احسان نہیں کیا" انابیہ نے مسکراتے ہوئے کہا
"لیکن پھر بھی آج کل کون کسی کی اتنی مدد کرتا ہے اور آپ نے مجھے اپنا بلڈ بھی دیا"
"یہ بات آپ کو کیسے پتا" انابیہ کے حیرت سے کہنے پر حوریہ نے مسکرا کر اسے دیکھا
"نرس نے بتایا خیر آپ کا نام کیا ہے"
"انابیہ اور آپ کا"
"حوریہ"

"نائس نیم، اچھا آپ مجھے کسی فیملی میمبر کا نمبر دے دیجیے تاکہ میں کسی کو یہاں بلا لوں"
"میرا موبائل"

"میں نے آپ کا موبائل نہیں دیکھا ہو سکتا ہے وہ اس جگہ پر گر گیا ہو" انابیہ کے کہنے پر اس نے اپنے سر اثبات میں ہلایا اور اسے ہادی کا نمبر بتا دیا جو کہ وہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا کافی دیر نہ اٹھانے ہر اس نے انابیہ کو حدید کا نمبر بتا دیا اسے گھر کے افراد میں صرف انہی کے نمبر یاد تھے

Posted On Kitab Nagri

انابیہ نے اسے فون کر کے حوریہ کی حالت آگاہ کیا جب کچھ دیر حدید پریشانی کے عالم میں ہاسپٹل میں داخل ہوا انابیہ اسے روم نمبر پہلے ہی پتا تھی

"کیا ہوا ہے تمہیں کیسے ہوا یہ" حدید اسکا نازک سا چہرہ تھام کر پریشان سے پوچھنے لگا

"حدید میں ٹھیک ہوں" حوریہ نے اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب حدید نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے اور اس سے پہلے وہ کچھ اور کرتے انابیہ نے پیچھے سے اپنی گلا کھٹکھا کر دونوں کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا حدید نے چونک کر پیچھے کی طرح مڑا جہاں انابیہ نظریں جھکائے کھڑی تھی

"حدید یہ انابیہ ہیں یہی مجھے ہاسپٹل لے کر آئیں تھیں"

"آپ کا بہت بہت شکریہ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں آپ"

"پلیز" حدید کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی انابیہ نے اس کی بات کاٹ دی "میں نے کوئی احسان نہیں کیا اگر شکریہ ادا کرنا ہے تو اس رب کا کیجیے جس نے مجھے وہاں پر بھیجا اور اب میں چلتی ہوں آپ ان کا خیال رکھیے گا" انابیہ نے ایک مسکراتی نظر حوریہ پر ڈالی اور وہاں سے چلی گئی اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد حدید گھر والوں کو اطلاع دے چکا تھا لیکن سب کو آنے سے منع کر دیا تھا کیونکہ کچھ گھنٹے بعد حوریہ ڈسچارج ہونے والی تھی لیکن پھر بھی سب گھر والے وہاں آچکے تھے اور اپنے رب کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے جس نے ان کی بیٹی کی جان بچائی اور شہرام بھی ان کے

Posted On Kitab Nagri

ساتھ ساتھ انابیہ کی تعریف کرنے میں مصروف تھا کیونکہ اس لڑکی نے اسکی لاڈلی بہن کی جان جو بچا ہی تھی

اور پھر دن اسی طرح گزرتے جب چند ماہ بعد حوریہ کی ملاقات اپنی یونیورسٹی میں انابیہ سے ہوئی اور وہیں سے انکی دوستی کی شروعات ہوئی

"آپ نے بہت غلط کیا بھائی"

"میں، میں اس سے معذرت کر لوں گا بس تم مجھ سے ناراض مت ہونا" شہرام اٹھ کر اسکا سر اپنے سینے سے لگالیا

"نہیں ہوتی میں اپنے بھائی سے ناراض" حوریہ نے مسکرا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا
شہرام اسکی پیشانی پر بوسہ دے کر اسکے کمرے سے چلا گیا لیکن سوچوں کا مرکز صرف انابیہ تھی



باقر صاحب اپنے کہنے کے لیے الفاظ تلاش کر رہے تھے اور ماجدہ بیگم اپنے بھائی کے برابر بیٹھی آنسو بہا رہی تھیں آخر اتنے سالوں بعد اپنے بھائی سے مل رہی تھی جب باقر صاحب نے اپنی بات کہنا شروع کی "میں اپنے بیٹے کے لیے تمہاری بیٹی کا رشتہ مانگنے آیا ہوں" باقر صاحب کے کہنے پر احمد صاحب نے حیرت سے انہیں دیکھا

"انابیہ کے لیے؟"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں تمہاری چھوٹی بیٹی نور" باقر صاحب کے کہنے پر احمد صاحب اور راشدہ بیگم نے ایک دوسرے کو دیکھا

"در اصل نور کی منگنی ہو چکی ہے" احمد صاحب کے کہنے پر باقر صاحب نے پریشانی سے انہیں دیکھا



"در اصل نور کی منگنی ہو چکی ہے" احمد صاحب کے کہنے پر باقر صاحب نے پریشانی سے انہیں دیکھا
"منگنی ہوئی ہے نکاح تھوڑی ہوا ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا" باقر صاحب نے سنجیدگی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

"لیکن میرے لیے یہ رشتہ بہت اہمیت رکھتا ہے"

"احمد تمہاری بیٹی میرے گھر میں بہت خوش رہے گی اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی تبریز اس کے کہنے سے پہلے ہی ہر چیز اس کے قدموں میں رکھ دے گا"

"جانتا ہوں باقر لیکن میں پھر بھی اس رشتے پر اعتراض ہی کرونگا"

www.kitabnagri.com

"ایسے کون سے خاندان سے رشتہ جوڑ چکے ہو تم اپنی بیٹی کا جو رشتہ ختم ہی نہیں کر سکتے" باقر صاحب کے غصے سے کہنے پر احمد صاحب نے گہرا سانس لیا

"عبیر، میں نے اپنی نور اور عبیر کا رشتہ طے کیا ہے جو میری بہن کا بیٹا ہے، عبیر نور کا بیٹا ہے" احمد

صاحب کے کہنے پر ماجدہ اور باقر دونوں ہی سکتے میں جا چکے تھے

باقر صاحب بنا کچھ کہے اپنی بیگم کو باہر آنے کا بول کر باہر چلے گئے

Posted On Kitab Nagri

"بھائی پلیز ایک بار اس بارے میں ضرور سوچیے گا تبریز تو شادی سے دور بھاگتا تھا لیکن اسنے خود نور کے لیے یہ رشتہ بھجوا یا تھا پلیز" ماجدہ بیگم اپنی بات کہہ کر تیزی سے باہر کی طرف بھاگ گئیں



اسکا آج آفس جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا دل ہر چیز سے اُچاٹ ہو رہا تھا کافی دیر سوچنے کے بعد اٹھ کر تیار ہونے لگا اور پھر اپنی گاڑی کی کیز اٹھا کر باہر کی طرف چلا گیا

سب کو یہی لگا تھا کہ آج وہ آفس نہیں آئے گا اسلیے سب اپنی مستی میں مگن ہنسی مذاق کر رہے تھے لیکن وہ جس جس راہ سے گزر رہا تھا ہر کوئی اسے دیکھ مرفور اپنی جگہ پر سیدھا ہو کر بیٹھ جاتا

وہ اپنے آفس روم کی طرف بڑھ رہا ہے تھا جب باتوں کی آواز پر اپنا رخ اس طرح کیا اسے کسی کی باتیں سننے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن آفس ٹائم میں باتیں کرنے اسے پسند نہیں تھا اور دوسرا باتیں اسی کے بارے میں کی جا رہی تھی

"یہ تو شہرام سر کی یو۔ ایس۔ بی ہے اس دن انابیہ نے بتایا تھا تمہارے پاس کیا کر رہی ہے" مرینہ نے حیرت سے شاہدہ کے ہاتھ میں موجود یو۔ ایس۔ بی کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں یہ سر شہرام نے ہی انابیہ کو دی تھی لیکن وہ بیچاری اپنی باتوں کے چکر میں وہ وہاں گرا چکی تھی اور پھر میں نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور یو۔ ایس۔ بی بدل دی مگر اس یو۔ ایس۔ بی میں جو تھا نہ تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی ہو ہا ہا مجھے تو بس اس وقت انابیہ کا چہرہ دیکھنے تھا اور مجھے تو یہ بھی پتا چلا کہ سر شہرام نے

Posted On Kitab Nagri

اسکی اتنی انسلٹ کی تھی "شاہدہ ہنستے ہوئے اپنی بات کہہ رہی تھی اس بات سے انجان کے پیچھے کھڑا شہرام اسکی ساری بات سن رہا ہے مرینہ بھی اسکی حرکت پر مزے سے ہنسنے لگی "وہ تو ٹھیک ہے لیکن تم نے ایسا کیا کیوں" مرینہ نے حیرت سے پوچھا

"تمہیں نہیں پتا سر اسد نے اسے سر پر چھڑایا ہوا تھا مجھ سے کہتی کہ تم اپنے کام ٹھیک سے نہیں کرتی ہو بھئی میرا کام ہے میری مرضی میں جیسے بھی کروں اور اسکی وجہ سے دوبار سر اسد مجھے نوکری نے نکالنے کی دھمکی بھی دے چکے تھے میں بھی موقع تلاش کر رہی تھی اور اس دن مجھے وہ موقع مل گیا میں خود حیران تھی اپنی ایکٹنگ دیکھ کر میں نے کہا یہ لو انا بیہ یہ تمہاری ہے کیا ہا ہا تمہیں بس دیکھنا چاہیے تھا کہ میری کیا ایکٹنگ تھی"

"بہت زبردست تھی" شہرام جو اتنی دیر سے اسکی بکو اس سن رہا تھا اب برداشت ختم ہوتے ہی اسکے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا اسکی آواز سن کر شاہدہ کرنٹ کھا کر اپنی سیٹ سے اٹھی "سر-وہ"

"بہت ہی کمال کی ایکٹنگ تھی تمہیں اسکا انعام تو ملنا چاہیے" شہرام نے کہتے ہوئے عمارہ کو آواز دی جو اسکے آواز دیتے ہی وہاں پر حاضر ہو گئی "جی سر"

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp_0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

"پولیس کو فون کرو اور کہو یہ دونو آفس میں چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی ہیں"

"جی سر" عمارہ نے حیرت سے اسے دیکھا جبکہ اسکی بات سن کر مرینہ اور شاہدہ کارنگ سفید ہو چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

"سر میں تو کچھ بھی نہیں کیا یہ سب تو شاہدہ نے کیا تھا" مرینہ تیزی سے آگے بڑھی کہ شاید اسکی بات سن کر شہرام اسے چھوڑ دے

"یہ دونوں کہیں نہیں جانی چاہیں عمارہ پولیس کو فون کرو" شہرام کہتے ہوئے بنا ان دونوں کی کوئی بات سننے بنا وہاں سے چلا گیا



اسے اپنے آپ پر شدید غصہ آرہا تھا انابیہ کے ساتھ کیے روپے کو یاد کر کے جب اقبال نے آکر اسے بتایا اس سے ملنے رحمن گردیزی آئے ہیں پہلے تو شہرام حیران ہوا لیکن پھر انہیں اندر بلانے کے لیے کہا

"ہیلو مسٹر گردیزی" شہرام نے اپنی جگہ کھڑے ہو کر ان سے مصافحہ کیا اور انہیں بیٹھنے کے لیے کہا "اس دن کے لیے معذرت چاہتا ہوں آپ سے دراصل،،"

"شہرام مجھے بہزاد نے بتایا کہ اس دن جو بھی ہوا وہ سب صرف ایک غلطی کی وجہ سے ہوا اور اپنے رویے پر شرمندہ ہوں لیکن میں آج پھر سے تم سے ہاتھ ملانے آیا ہوں" رحمن گردیزی نے اسکی بات کاٹ کر اپنی بات کہی شہرام نے حیران نظروں سے ان کی طرف دیکھا

"سوری بہزاد کون"

"میں ہوں بہزاد" شہرام کے کہتے ہوئے گرے پیٹ کوٹ میں ملبوس خوبروسا بہزاد اندر داخل ہوا شہرام اسے دیکھ کر ہی پہچان چکا تھا وہ ہی لڑکا تھا جو اس دن انابیہ کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"میں انابیہ کا بھائی ہوں"

"لیکن میرے خیال سے مس انابیہ کا تو کوئی بھائی نہیں ہے"

"سگا نہیں، لیکن کوئی مانے یا نہ مانے مجھے فرق نہیں پڑتا انابیہ میری بہن ہے اور میں اس کا بھائی ہمارے لیے یہی کافی ہے"

بہزاد کے کہنے پر شہرام کا دل کیا خود کو جان سے مار دے وہ دونوں بہن بھائی تھے اور وہ انہیں کس نظر سے دیکھ رہا تھا

"انابیہ تم تو مجھے ہر گزرتے پل کے ساتھ مزید شرمندہ کرتی جا رہی ہو" شہرام خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہنے لگا



"ہاں انہوں نے ہاں کر دی ہے" باقر صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا جو شاید ہی زندگی میں کبھی اتنا خوش ہوا ہو گا

www.kitabnagri.com

"آپ سچ کہہ رہے ہیں"

"ہاں"

"ٹھیک ہے میں چاہتا ہوں بس اب جلد سے جلد وہ میری ہو جائے"

Posted On Kitab Nagri

"تبریز تم پہلے ترقی جاؤ گے اسکے بعد جب تم واپس آؤ گے تو ہم فوراً ہی تمہاری شادی کی تیاری شروع کریں گے لیکن میں چاہتا ہوں" "پہلے تم اس کام پر توجہ دو چند ہفتوں می تو بات ہے" باقر صاحب کے کہنے پر اسنے گھر اسانس لیا اور پھر مسکراتے ہوئے انکے گلے لگ کر وہاں سے چلا گیا

"باقر آپ نے اس سے جھوٹ کیوں کہ؟ ---" "ماجدہ بیگم نے آگے بڑھ کر اپنے شوہر سے پوچھا "تو کیا کرتا ماجدہ اسے بتا دیتا کہ اس لڑکی کی منگنی ہو چکی ہے اور، اور وہ بھی اس عورت کے بیٹے سے پتہ نہیں تبریز کی کرتا اور وہ بچی تو اتنی معصوم ہے"

"لیکن آپ بھی جانتے ہیں اگر اسے سچ پتا چل گیا تو وہ کیا کرے گا" "ماجدہ احمد ویسے بھی جلد ہی اپنی بیٹیوں کی شادی کرنے والا ہے اسنے کہا ہے میں تبریز کو ترقی بھیجوں گا اور اسے جان بوجھ کر وہاں کے کاموں میں الجھا دوں گا ویسے بھی وہ انابیہ کے لیے رشتہ ڈھونڈ رہے ہیں اگر کچھ وقت تک دیکھنے کے بعد بھی اس کے لیے رشتہ نہ آیا تو وہ بس نور کی شادی اس لڑکے سے کر دیں گے اور اگر ایک بار نور اس لڑکے کے نکاح میں آگئی تو تبریز کچھ نہیں کر سکتا" "لیکن باقر-----"

"لیکن کچھ نہیں ماجدہ احمد یہ رشتہ ختم نہیں کرے گا اور تبریز یہ رشتہ ہونے نہیں دے گا چاہے زبردستی کر کے لیکن تبریز اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرے گا اور تم بھی جانتی ہو وہ غصے کا کتنا تیز ہے اور وہ لڑکی بہت معصوم سی ہے بس اس بات کو یہیں چھوڑ دو میں کمرے میں جا رہا ہوں" باقر

Posted On Kitab Nagri

صاحب کہتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے اور ماجدہ بیگم اس راستے کو جہاں سے وہ گئے تھے



"انابیہ بیٹا فون بج رہا ہے تم اٹھا کیوں نہیں رہی ہو" کافی دیر فون بجنے پر بھی انابیہ نے نہ اٹھایا تو راشدہ بیگم نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"امی عاشی کا فون ہے"

"تو اٹھا کیوں نہیں رہی ہو"

"وہ پھر کہے گی کہ شادی میں آؤ ورنہ میں بات نہیں کرونگی" انابیہ نے بے زار سے لہجے میں کہا
"بری بات ہے انابیہ جب کوئی ہمیں عزت دے تو نخرے نہیں دکھانے چاہیے بہزاد کو بھی برا لگے گا
ویسے تو ہر وقت تم بھائی بھائی کرتی رہتی ہو اب جب بھائی کی شادی ہے تو تم جانیں رہی ہو چلو مایوں اور
برات میں تو عائشہ نے اسلیے اسرار نہیں کی کیونکہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیکن اب تو اللہ کا شکر
ہے کافی بہتر ہو تو چلی جاؤ شاباش میں بھی چلتی لیکن تمہارے ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور ہانیہ اور
نور کے پیپر چل رہے ہیں" راشدہ بیگم کے کہنے پر وہ بھی سوچتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ گی اور اپنی
کمرے میں تیار ہونے کے لیے چلی گئی



Posted On Kitab Nagri

"پہلے تم اس کام پر توجہ دو چند ہفتوں می تو بات ہے" باقر صاحب کے کہنے پر اسنے گہر اسانس لیا اور پھر مسکراتے ہوئے انکے گلے لگ کر وہاں سے چلا گیا

"باقر آپ نے اس سے جھوٹ کیوں کہ؟ ---" ماجدہ بیگم نے آگے بڑھ کر اپنے شوہر سے پوچھا
"تو کیا کرتا ماجدہ اسے بتا دیتا کہ اس لڑکی کی منگنی ہو چکی ہے اور، اور وہ بھی اس عورت کے بیٹے سے پتہ نہیں تبریز کی کرتا اور وہ بچی تو اتنی معصوم ہے"

"لیکن آپ بھی جانتے ہیں اگر اسے سچ پتا چل گیا تو وہ کیا کرے گا"

"ماجدہ احمد ویسے بھی جلد ہی اپنی بیٹیوں کی شادی کرنے والا ہے اسنے کہا ہے میں تبریز کو ترقی بھیجوں گا اور اسے جان بوجھ کر وہاں کے کاموں میں الجھا دوں گا ویسے بھی وہ انابیہ کے لیے رشتہ ڈھونڈ رہے ہیں اگر کچھ وقت تک دیکھنے کے بعد بھی اس کے لیے رشتہ نہ آیا تو وہ بس نور کی شادی اس لڑکے سے کر دیں گے اور اگر ایک بار نور اس لڑکے کے نکاح میں آگئی تو تبریز کچھ نہیں کر سکتا"
"لیکن باقر-----"

www.kitabnagri.com

"لیکن کچھ نہیں ماجدہ احمد یہ رشتہ ختم نہیں کرے گا اور تبریز یہ رشتہ ہونے نہیں دے گا چاہے زبردستی کر کے لیکن تبریز اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرے گا اور تم بھی جانتی ہو وہ غصے کا کتنا تیز ہے اور وہ لڑکی بہت معصوم سی ہے بس اس بات کو یہیں چھوڑ دو میں کمرے میں جا رہا ہوں" باقر

Posted On Kitab Nagri

صاحب کہتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے اور ماجدہ بیگم اس راستے کو جہاں سے وہ گئے تھے



"انابیہ بیٹا فون بج رہا ہے تم اٹھا کیوں نہیں رہی ہو" کافی دیر فون بجنے پر بھی انابیہ نے نہ اٹھایا تو راشدہ بیگم نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"امی عاشی کا فون ہے"

"تو اٹھا کیوں نہیں رہی ہو"

"وہ پھر کہے گی کہ شادی میں آؤ ورنہ میں بات نہیں کرونگی" انابیہ نے بے زار سے لہجے میں کہا

"بری بات ہے انابیہ جب کوئی ہمیں عزت دے تو نخرے نہیں دکھانے چاہیے بہزاد کو بھی برا لگے گا ویسے تو ہر وقت تم بھائی بھائی کرتی رہتی ہو اب جب بھائی کی شادی ہے تو تم جانیں رہی ہو چلو مایوں اور برات میں تو عائشہ نے اسلیے اسرار نہیں کی کیونکہ تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیکن اب تو اللہ کا شکر ہے کافی بہتر ہو تو چلی جاؤ شاباش میں بھی چلتی لیکن تمہارے ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور ہانیہ اور نور کے پیپر چل رہے ہیں" راشدہ بیگم کے کہنے پر وہ بھی سوچتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ گی اور اپنی کمرے میں تیار ہونے کے لیے چلی گئی



Posted On Kitab Nagri

پانچ دن ہو چکے تھے اس واقعے کو اور شہرام اپنا دیہان بٹانے کی پوری کوشش کر رہا تھا لیکن دل تھا جو صرف انابیہ کے بارے میں ہی سوچ رہا ہے تھا آج بہزاد کار یسپیشن تھا جس میں اسے جانا تھا ویسے تو انوائٹ پوری فیملی تھی لیکن جا صرف وہ تینوں ہی رہے تھے شہرام کو پرنس پارٹنر کی وجہ سے خاص طور پر انوائٹ کیا تھا اور حوریہ کو بھی جانا تھا کیونکہ عائشہ اسکا دماغ کھا چکی تھی اور ہادی صرف اپنے مزے کے لیے جا رہا تھا

شہرام تیار ہو کر ایک نظر اپنی پوری تیاری پر ڈال کر اپنی کیز اٹھاتا باہر نکل گیا اسے انابیہ کے گھر جانا تھا تاکہ بے چین دل کو تھوڑا قرار مل سکے ہادی اور حوریہ دوسری گاڑی میں گئے تھے شہرام نے راستے سے ایک بڑا سا پھولوں کا بو کے خرید اور مسکراتے ہوئے گاڑی اپنی منزل کی جانب بڑھادی



ڈور بیل بجانے پر خاتون نے دروازہ کھولا شہرام نے انہیں دیکھ کر سلام کیا اور اپنا تعارف کرایا اسکے تعارف کرنے پر وہ خوشی سے اسے اندر کی طرف لے کر چلی گئیں

"آؤ بیٹا مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا ماشاء اللہ کتنے بڑے ہو گئے ہو" راشدہ بیگم خوشی سے کہتی ہوئی اسے ایک کمرے میں لا کر بیٹھا دیا اور اسے بیٹھا کر خود باہر کی طرف چلی گئیں اسکی خاطر مداخلت کرنے کے لیے جب کچھ دیر بعد شہرام بھی اس کمرے سے نکل کر باہر کی طرف آیا جہاں اسکی نظر پانی پیتی لڑکی پر پڑی وہ وہی لڑکی تھی جس پر اسنے مال میں غصہ کیا تھا اسے ایک بار پھر اپنے رویے پر شرمندگی ہوئی

Posted On Kitab Nagri

جب نور کی نظر اس پر پڑی نور نے حیرت سے اسے دیکھا جب راشدہ بیگم وہاں پر آئیں
"ارے بیٹا تم یہاں کیوں کھڑے ہو بیٹھ جاؤ"

"نہیں آنٹی میں تو بس انابیہ کی طبیعت پوچھنے آیا تھا" شہرام نے کہتے ہوئے ایک نظر نور کو دیکھا
"یہ میری چھوٹی بیٹی ہے نور احمد صاحب ڈاکٹر کے گئے ہوئے ہیں بس آنے والے ہونگے"

"نہیں دراصل میں زیادہ دیر نہیں بیٹھ سکتا مجھے شادی میں جانا ہے آپ بس مس انابیہ کو بلا کر دیجیے
میں تو ان سے ہی ملنے آیا۔۔۔" شہرام نے کہتے ہوئے نظریں جھکائیں کھڑی نور کو دیکھا یقیناً سننے اُسے
نہیں پہچانا تھا کیونکہ جب اسکی مال میں اس لڑکی سے ملاقات ہوئی تھی تو مسلسل اسکی نظریں نیچے کی
طرف جھکی ہوئی تھیں شہرام نے آگے بڑھ کر وہ پھولوں کا بو کے نور کی طرح بڑھایا

"یہ تمہارے لیے لٹل سسٹر" شہرام کے کہنے پر نور حیرت سے اسے اور پھر اسکے پیچھے کھڑی اپنی ماں کو
دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنے سرہاں میں ہلارہی تھی نورنی جھجکتے ہوئے وہ بو کے تھام لیا
اور مسکرا کر اسے دیکھنے لگی اسکی مسکراہٹ بھی معصوم سی بچوں کی طرح تھی شہرام نے مسکراتے
ہوئے اسکے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

جب پیچھے مڑ کر راشدہ بیگم کی طرف دیکھا لیکن نظریں سڑھیوں سے اترتی انابیہ پر جم گئیں
جس نے وائٹ کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی بالوں کو کھلا چھوڑے نیچے سے ہلکے سے کر لڑکیے ہوئے تھے
اور لاٹ سامیک اپ کیا ہوا تھا وہ نظریں جھکائیں آہستہ آہستہ اپنی میکسی سمبھالتی ہوئی سیڑھیاں

Posted On Kitab Nagri

اتر رہی تھی اور شہرام تو جیسے پلکے چھپکانا تک بھول چکا تھا جب نیچے اترتے ہی اسکی نگاہ سامنے کھڑے شہرام پر پڑی جو اسے ہی دیکھنے میں مصروف تھا

انابہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"انابہ شہرام تمہاری خیریت پوچھنے آیا تھا" بیٹا راشدہ بیگم نے انابہ کو دیکھتے ہوئے کہا اسنے گھر میں کو بھی شہرام کا رویہ اور حرکت نہیں بتائی تھی وہ نہیں چاہتی تھی اتنے سالوں بعد ملے دوستو میں کوئی بد مزگی ہو اسلیے اپنے گھر والوں کے سامنے اسے ناچاہتے ہوئے بھی شہرام سے بات کرنی پڑے گی لیکن اسے حیرت اس بات پر تھی کہ وہ یہاں آیا کیوں تھا

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟؟" شہرام نے اپنے لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا

"اب ٹھیک ہوں" انابہ نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا

"کیا کہیں جارہی ہو" شہرام نے حیرت سے اسکی تیاری دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں وہ انابہ کے دوست کے بھائی کی شادی ہے وہیں جارہی ہے" راشدہ بیگم نے کہا

"اچھا تو بہزاد کے ریسپشن پر جارہی ہو اگر آئی آپ کو برا نہ لگے تو یہ میرے ساتھ بھی چل سکتی ہیں میں بھی وہیں جا رہا ہوں"

"نہیں میں، میں خود چلی جاؤنگی" راشدہ بیگم کے کہنے سے پہلے ہی انابہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا لیکن اسکے کافی اسرار پر راشدہ بیگم نے ہامی بھر لی

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا چلی جاؤ اس طرح میں بھی بے فکر ہو جاؤ گی" راشدہ بیگم کے کہنے پر انابیہ نے اپنا سر ہلایا اور پھر شہرام کے پیچھے چلی گئی



گاڑی میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی

شہرام ایک نظر اسے دیکھتا اور پھر واپس اپنی نظریں راستے جی جانب موڑ لیتا اور دوسری طرف انابیہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس وقت اکیلی موجود ہے اسے اس دوسرے شخص کے ہونے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا

وہ اس سے بات کرنے کے لیے الفاظ تلاش کر رہا تھا اسے بس کسی بھی طرح انابیہ سے بات کرنی تھی "سونگ سنو گی" شہرام نے اپنا گلا کھنکھارتے ہوئے کہا لیکن دوسری جانب مکمل خاموشی تھی شہرام نے گہرا سانس بھرا اور گاڑی میں لگے پلئیر کو آن کر دیا

Kitab Nagri

"Baby i can see the sunrise in your eyes"

www.kitabnagri.com

"Baby every time a thing of you ,you make me smile"

"Baby i'll be your dream and you should know"

"Baby i never ever wanna let you go"

"Baby"

"زندگی کی نیندوں کی صبح عشق ہے"

Posted On Kitab Nagri

"بڑی خوبصورت سی سزا عشق ہے"

"ہم کو پیار ہوا، پوری ہوئی دعا"

"ہم کو پیار ہوا، پوری ہوئی دعا"

شہرام کو ایسا لگ رہا تھا کہ گانے کے بول اسکے دل کی بات کہہ رہے ہیں وہ مسکراتے ہوئے سن رہا تھا

جب انابیہ نے پلٹتیر بند کر دیا شہرام نے حیرت سے اسے دیکھا

"میرے سر میں درد ہے" انابیہ نے اسکے دیکھنے پر وضاحت دی

"سوری" شہرام نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جب گاڑی انکی منزل پر رک گئی اور انابیہ بنا اسکی طرح دیکھے

گاڑی سے اتر کر اندر چلی گئی

"سوری انابیہ ہر چیز کے لیے" اسکے جانے کے بعد شہرام نے خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہا



"ربانے تجھ کو بنانے میں کر دی ہے حسن کی خالی تجوریاں" ہادی دور کھڑی عائشہ کو دیکھ کر گنگنانے لگا

جوبلیک کلر کا گر اگر اپنے بالوں کو کھلا چھوڑے بہت پیاری لگ رہی تھی

ہادی چلتا ہوا اسکے قریب آگیا اور اسکی پشت پر پھیلے اسکے بالوں کو دیکھنے لگا

"ہیلو مس عورت" اپنے کان کے پاس کسی کے چلانے پر عائشہ نے گھبرا کر پیچھے دیکھا جہاں ہادی اپنی

بتیسی نکالے کھڑا تھا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

Posted On Kitab Nagri

"تمہی نے تو بلایا تھا یاد کرو کارڈ پر کیا لکھا تھا وہ فیملی"

"ہاں لکھا تھا بھلے سے پورا گھر آجاتا پڑوسی کو بھی لے کر آجاتے لیکن تم نہیں آتے" عائشہ نے منہ بنا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"تمہاری مجھ سے کیا دشمنی ہے اچھا خیر چھوڑو کچھ بتانا تھا" ہادی کے کہنے پر عائشہ نے سنجیدہ ہو کر اسے دیکھا جیسے وہ واقع میں کوئی اچھی بات کرے گا

"بہت پیاری لگ رہی ہو اور تمہیں دیکھ کر ایک گانا بھی یاد آرہا ہے"

"تجھے دیکھا تو یہ جانا صنم"

"پیار ہوتا ہے دیوانہ صنم"

"پلیز مجھے کچھ نہیں سننا اور یہ گانا تم جا کر کسی صنم کو ہی سناؤ" عائشہ کہہ کر جانے لگی جب ہادی نے اسکی کلائی پکڑ کر اس اپنی طرف کھینچا

"بس ایک شکایت ہے"

"پہلے میرا ہاتھ چھوڑو" عائشہ کے غصے سے کہنے پر ہادی نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

"اب بتاؤ ---"

"آئیٹم کافی کم ہیں" ہادی کے کہنے پر عائشہ نے حیرت سے منہ کھول کر اسے دیکھا

"جی نہیں اتنے تو آئیٹم ہیں بریانی، رول، کباب، کولڈ رنگ، فز"

Posted On Kitab Nagri

"بس بس" اس سے پہلے عائشہ مزید آئیٹمز گنوا تی ہادی نے اسے روک دیا
"میں ان آئیٹمز کی بات نہیں کر رہا" ہادی کے کہنے پر عائشہ نے حیرت سے اسے دیکھا لیکن پھر بات
سمجھتے ہی غصے سے اسے دیکھنے لگی

"چھپھورے لو فر کہیں کے شرم نہیں آتی لڑکیاں تاڑتے ہوئے" عائشہ کے کہنے پر ہادی بے شرمی
سے ہنستے ہوئے اس دیکھنے لگا لیکن پھر عائشہ کی حرکت دیکھ کر فوراً وہاں سے بھاگ گیا جو بنا محفل اور
اپنی تیاری کا لحاظ کیے اسے مارنے کے لیے اپنی سینڈل اتار ہی تھی



"میں نے آپ کو کہیں دیکھا ہے" ہادی نے بہزاد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا
"جی ضرور دیکھا ہو گا میں دو تین بار آپ کے آفس آچکا ہوں"
"نہیں، یاد آ گیا میں نے آپ کو ایک لڑکی کے ساتھ شوپنگ مال میں دیکھا تھا" ہادی نے دور سیٹج پر بیٹھی
حمہ کو دیکھتے ہوئے کہا جس سے بہزاد کی مسکراہٹ غائب ہو گئی
"لیکن وہ آپ کی مسز تو نہیں تھیں"

"نہیں وہ میری مسز ہی تھیں" بہزاد نے اپنا تھوک نگلتے ہوئے کہا
"نہیں، نہیں مجھے اچھے سے یاد ہے وہ مسز حمہ تو نہیں تھیں"

"دیکھ میرے بھائی ہم صرف گیم کھیل رہے تھے جس میں مجھے ڈیر ملا تھا کہ اپنی کلاس کی کسی بھی لڑکی
کو شوپنگ کروانی تھی تو بس میں اسے ہی لے کر گیا تھا"

Posted On Kitab Nagri

"آہاں ایسے تو نہیں چھوڑو نگا ابھی بتا کر آتا ہوں" ہادی کہہ کر جانے کے لیے مڑا جب بہزاد نے اسکا بازو پکڑ لیا

"پلیز یار مت کر حمنہ کو پتا چل گیا نہ تو آج رات مجھے کمرے میں بھی نہیں آنے دے گی"

"اچھا ٹھیک ہے آپ دو لہے ہو اسلیے تھوڑی رعایت دے دیتا ہوں بس مجھے پندرہ ہزار دے دیجیے"

"کیا-----" بہزاد نے منہ کھول کر اسے دیکھا جس پر ہادی نے معصومیت سے اپنا سر ہلایا

پھر بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے اپنے والٹ سے پیسے نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھ دیے



"انابیہ آؤ میں تمہیں چھوڑ دوں"

"نہیں میں چلی جاؤنگی" انابیہ کہتے ہوئے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھانے لگی جب شہرام نے دوبارہ

اسکا راستہ روک لیا

"دیکھو رات کا وقت ہو رہا ہے میں تمہیں اکیلے نہیں جانے دے سکتا"

www.kitabnagri.com

"دیکھیے مجھے پریشان کرنا بند کر دیجیے اور میں خود جاسکتی ہوں" شہرام کے کئی بار کہنے پر بھی اسکا ایک

ہی جواب تھا اسکے دوبارہ کہنے پر انابیہ نے بنا کوئی جواب دیے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھا دیے

"بھائی اب دیکھو میرا جلوہ" ہادی نے شہرام کے قریب آکر کہا اور بھاگتا ہوا انابیہ کی طرف چلا گیا

"انابیہ" انابیہ نے اپنے نام کی پکار سن کر پیچھے کی طرف دیکھا جہاں سے ہادی آرہا تھا

"ہاں ہادی"

Posted On Kitab Nagri

"چلو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں"

"نہیں میں چلی جاؤنگی تم پریشان مت ہو"

"پلیز پلیز میری بہنا اپنے اس ہینڈ سم بھائی کے ہوتے ہوئے اکیلے نہیں جاسکتی ہو تم" ہادی نے منت بھرے لہجے میں کہا انا بیہ نے مسکرا کر اسے دیکھا اور اس کے کہنے پر اسکی گاڑی کی طرف بڑھ گئی وہ پہلے بھی کئی بار ہادی سے مل چکی تھی اور ہادی اور اسکی نیچر۔ اسے بہت اچھی لگی تھی

جبکہ پیچھے شہرام حیرت سے منہ کھول کر اسے دیکھنے لگا مطلب اس کے اتنی بار کہنے پر بھی نہیں مانی اور ہادی کے دوبار کہنے پر ہی راضی ہو گئی



سفر محبت

شانزے شاہ

قسط نمبر 19

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Don't copy paste without my permission



"ڈیڈ آپ سے بات کرنی تھی" شہرام نے سٹڈی میں داخل ہو کر اسد صاحب سے کہا

"ہاں بیٹھو-----"

"میں چاہتا ہوں کہ انا بیہ واپس جو ب کرنے لگ جائے اور وہ بھی ہمارے آفس میں"

Posted On Kitab Nagri

"بات اچھی ہے لیکن میں اسے پہلے ہی دوسری کمپنی میں جو ب دلو اچکا ہوں"
"کس کمپنی میں" شہرام نے حیرت سے پوچھا

"یہ جاننا تمہارے لیے ضروری نہیں ہے" اسد صاحب کہہ کر دوبارہ اپنی کتاب میں مصروف ہو گئے
مطلب صاف تھا انہیں اب اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں کرنی



"حور" حدید نے حوریہ کے کمرے میں داخل ہو کر کہا لیکن پورا کمرہ خالی تھا واشروم سے آتی آواز سن کر حدید صوفے پر جا کر بیٹھ گیا جب دو منٹ بعد حوریہ واشروم سے نکلی اور حیرت سے اس دیکھنے لگی
اسے دیکھ کر حدید پریشانی سے اٹھ کر اسکے پاس آیا جس کا چہرہ ہی بتا رہا تھا کہ وہ دور ہی تھی
"حور میری جان کیا ہوا ہے" حدید نے پریشانی سے اسکے چہرے ہر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب حوریہ نے حیرت سے اسکے ہاتھ پر بندھی ہوئی پٹی کو دیکھا
"یہ کیا ہوا ہے" حوریہ نے اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا
"کچھ نہیں ہوا ہے تم بتاؤ روکیوں رہی تھیں"

"کچھ نہیں بس، پلیز آپ ابھی جائے مجھے آرام کرنا ہے" حوریہ نے اس سے فاصلہ بنایا اور بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی حدید نے اسکے سامنے بیٹھ کر اسکے دونوں ہاتھ تھام لیے
"حور بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے"

Posted On Kitab Nagri

حدید کچھ نہیں ہوا آپ پلیز جایے یہاں سے "حوریہ کے غصے سے کہنے پر حدید نے حیرت سے اسے دیکھا حوریہ نے پہلی بار اس سے اس لہجے میں بات کی تھی حدید کو اس وقت اسکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی اسلیے بنا کچھ کہے اسکے روم سے باہر چلا گیا اور اسکے جانے کے بعد حوریہ کے رکے ہوئے آنسو بہنا شروع ہو گئے



اسنے اپنے چلتے قدم روک کر حیرانی سے سامنے چلتے منظر کو دیکھا وہ میٹینگ کے سلسلے میں یہاں آیا تھا اسے یہ تو پتا تھا کہ انابیہ دوسری جگہ جو کر رہی ہے لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ کہاں جو کر رہی ہے لیکن آج وہ بھی پتا چل چکا تھا

اسنے غصیلے تاثرات سے انابیہ کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے مزے سے اس لڑکے سے باتیں کر رہی تھی اسکا دل چاہ رہا تھا یا تو انابیہ کو کہیں دور لے جائے یا پھر اس لڑکے کو دنیا سے مٹا دے شہرام غصے سے اس لڑکے کو گھور رہا تھا جس کی صرف ہلکی ہلکی موچیں تھیں اور قدم میں وہ انابیہ سے بھی چھوٹا تھا

اس لڑکے کے وہاں سے جاتے ہی اسنے فوراً انابیہ کا ہاتھ کھینچا اور دوسری طرف لے گیا جہاں اس وقت کوئی نہیں تھا وہ پہلے بھی کئی بار اس آفس میں آچکا تھا اسلیے اسے آفس کی ہر جگہ کا علم تھا اس سے پہلے انابیہ چیختی اسنے اپنا مضبوط ہاتھ اسکے منہ پر رکھ دیا اور اسکے دونوں ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ میں تھام لیے

Posted On Kitab Nagri

"میں ہاتھ ہٹا رہا ہوں لیکن اگر تم چپخیں تو اس کی ذمیدار تم خود ہوگی" روشنی ناہونے کے باعث اسے صرف شہرام کی آواز ہی سنائی دے رہی تھی جو کہ انابیہ پہچان چکی تھی

انابیہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"یہ کیا حرکت ہے چھوڑو مجھے" انابیہ نے اپنے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا

"بس تمہیں وارن کرنا تھا آج کے بعد میں نے تمہیں کسی بھی لڑکے کے ساتھ دیکھا تو اس لڑکے کے ساتھ ساتھ تمہاری بھی خیر نہیں" شہرام نے کہتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھ چھوڑ دیے اور بنا اسکی کچھ سنے وہاں سے چلا گیا

انابیہ خود سے اسے دل میں برا بھلا کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی



تبریز ہر طرف بنے خوبصورت نظارے دیکھ رہا تھا اسے بس یہاں سے جانے کی جلدی تھی لیکن وہ جتنا جلدی چاہ رہا تھا اسے اتنی ہی دیر لگ رہی تھی باقر صاحب اسے کوئی نہ کوئی کام دیتے جا رہے تھے جس کی وجہ سے اب ایک ماہ تک تو اسے یہیں رہنا تھا وہ اپنے آپ کو مصروف رکھنے کی پوری کوشش کر رہا تھا اسی وجہ سے آج ٹائم ملنے پر وہ یہاں تھوڑی دیر کے لیے گھومنے آیا تھا لیکن یہاں آنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ اسکے زہن پر ابھی بھی صرف نور کا قبضہ تھا خاص کر اسکی خوبصورت سبز آنکھیں تبریز نے سکون سے اپنی آنکھیں موند لیں اور اپنی جان کو سوچ کر مسکرا نے لگا



Posted On Kitab Nagri

"ڈیڈ مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

"ہاں کہو" اسد صاحب نے اپنا نظر جاچشمہ اتار کر اسے دیکھا

"میں شادی کرنا چاہتا ہوں" شہرام کے کہنے پر اسد صاحب نے حیرت اور خوشی سے اس دیکھا

"کیا واقعی -----"

"جی اور میں نے لڑکی بھی پسند کر لی ہے"

"اچھا تو پھر کون ہے وہ جسے" سید شہرام درانی نے پسند کیا

"وہ لڑکی، وہ انابیہ ہے" شہرام کے کہتے کہتے اسد صاحب کے چہرے پر موجود مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی

"کس لیے جہاں تک مجھے یاد ہے تم تو انابیہ کو پسند بھی نہیں کرتے"

"ڈیڈ پہلے میں نے اس کے ساتھ جو بھی کیا وہ میری غلطی تھی لیکن اب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے

میں انابیہ سے بہت محبت کرتا ہوں پلیز آپ ایک بار انکل آنٹی سے بات کر لیجیے"

"شہرام میں بات کر لوں گا لیکن اگر اعتراض ہو تو پھر تم بھی اس جواب کا احترام کرو گے" اسد صاحب

کے کہنے پر اسے بنا کچھ کہے اپنا سر جھکا لیا



ہادی پلیز میرا ہاتھ چھوڑیں" عائشہ نے شرماتے ہوئے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا بد لے میں

ہادی نے اپنی گرفت مضبوط کر کے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کھینچ لیا

Posted On Kitab Nagri

"اتنی آسانی سے کیسے اتنی مشکل سے تو تم نے اپنا ہاتھ پکڑنے کی اجازت دی ہے"

"آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے اگر میں منع کرتی تو آپ میرا ہاتھ نہیں پکڑتے" عائشہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا

"میں تمہیں بہت چاہتا ہوں عائشہ آئی لو یو" ہادی نے کہتے ہوئے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے

عائشہ نے شرمنا کر اپنی چہرہ اسکے سینے میں چھپا لیا

"اب تم بھی کہو" ہادی نے اسکا چہرہ اپنی سینے سے نکالتے ہوئے کہا

"ہا اٹھ جاؤ" عائشہ کے کہنے ہر ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا

"یہ کیا کہہ رہی ہو"

"اٹھ جاؤ" نرین بیگم کی آواز پر اور خود پر گرنے والے پانی سے وہ ہڑبڑا کر اٹھا اور منہ بنا کر انہیں دیکھنے لگا

"کیا موم اتنا اچھا خوب دیکھ رہا تھا کم سے کم اسے آئی لو یو تو بولنے دیتیں"

"بس اب یہی رہ گیا خواب میں بھی یہی دیکھو جا کر کچھ کا کاج کر لو کب تک ایسے خوارو کی طرح بیٹھے رہو گے اور اٹھو اب جلدی سے اتنا وقت ہو گیا ہے"

"موم جب میرا موڈ ہو گا نہ تو میں خود ہی آفس چلا جاؤنگا ابھی تو میرے گھومنے کے دن ہیں" ہادی کہتے ہوئے دوبارہ اپنے بیڈ پر لیٹ گیا اور نرین بیگم اسے دیکھ کر اپنا سر نفی میں ہلاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

"تو مس عورت اب تم میرے خوابوں میں بھی آؤ گی" وہ خود سے بڑبڑاتا ہوا دوبارہ اپنے حسین خواب کے بارے میں سوچنے لگا



سفر محبت

شانزے شاہ

قسط نمبر 20

Don't copy paste without my permission



"نزمین آدھر آؤ" اسد صاحب نے اماں بی کے کمرے سے نکلتی نزمین سے کہا
"جی" نزمین بیگم نے انکے قریب جا کر کہا جب اسد صاحب نے انکا ہاتھ تھام کر اپنے بیٹھالیا اور انکی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر اپنے قریب کر لیا
"اسد کیا کر رہے ہیں چھوڑیں کوئی دیکھ لے گا"

"کوئی نہیں دیکھتے گا شہرام اور ہادباہر ہیں حوریہ اپنے کمرے میں ہے اور بابا اور اماں بی سو رہے ہیں"
"اسد پلینز" نزمین بیگم کے معصومانہ انداز پر اسد صاحب کوٹ کر ان پر پیار آیا

"اچھا مجھے بات کرنی تھی ہم کل اپنی بہو دیکھنے چلے گیں"

"کیا واقعی" نزمین بیگم نے حیرت اور خوشی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں اور پتہ ہے آپ کے بیٹے نے کونسی لڑکی پسند کی ہے" اسد صاحب کے پوچھنے پر سوالیہ نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا

"انابیہ"

"کیا واقعی لیکن شہرام تو اسے پسند نہیں کرتا تھا اور اسنے انابیہ کے ساتھ کتنا برا کیا تھا"

"ہاں لیکن اب وہ اپنی غلطی مان رہا ہے اور یہ ایک اچھی بات ہے ہے نہ میری جان" اسد صاحب نے کہتے ہوئے انہیں دیکھا جس پر انہوں نے بچوں کی طرح اپنا سر ہلایا اسد صاحب نے مسکراتے ہوئے انکے گال پر شدت سے اپنے لب رکھ دیے

"واؤ یار کیا سین ہے" ہادی جو کبھی سے صوفے کے پیچھے مزے سے انکی باتیں سن رہا تھا اٹھ کر چیختے ہوئے کہا جس پر نرمین بیگم بڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھ گئیں

"یہ کیا بد تمیزی ہے ہادی" اسد صاحب نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا

"یار ڈیڈ کمال کرتے ہیں آپ مطلب معصوم سے بچے ہیں یہاں ان پر کیا اثر پڑے گا" ہادی کے کہنے پر نرمین بیگم شرمندہ سی ہوتی ہوئی وہاں سے اپنے کمرے میں بھاگ گئیں

"اللہ کرے میرے بچے تیرے بچے تیرے جیسے ہی ہوں" اسد صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"تو باڈیڈ بد دعا تو مت دیجیے" اسد صاحب بھی اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے وہاں سے سٹڈی میں چلے گئے



Posted On Kitab Nagri

فون کال کی آواز پر حدید نے فائل سے نظریں ہٹا کر فون کی طرف دیکھا پھر مسکراتے ہوئے کال پک کر لی

"آج ہم غریب کی یاد کیسے آگئی"

"مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے" فون پر حوریہ کا بھیگا لہجہ محسوس کر کے حدید کی مسکراہٹ سمٹ گئی
"حور میری جان کیا ہوا ہے"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

Posted On Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

"ہاں کہو میں سن رہا ہوں" حدید نے کہتے ہوئے فائل بند کر کے رکھ دی
حوریہ نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری ویسے بھی جو بات وہ کہنے والی تھی وہ بات حوریہ کبھی بھی
اسکے سامنے کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی
"میں، م۔ میں آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی مجھے آپ سے علیحدگی چاہیے" حدید کی غصے سے رگیں
تنگ چکی تھیں اسے مذاق میں بھی یہ بات پسند نہیں تھی کہ اسکی بیوی اس طرح کی بات کرے حدید نے
بنا کچھ کہے کال کاٹ دی حوریہ نے حیرانی سے فون کو دیکھا اسے تو حدید کے کسی سخت ری ایکشن کی امید
تھی

www.kitabnagri.com



اسکا غصہ جیسے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا ہر چیز کو وہ دھڑام دھڑام کر کے رکھ رہی تھی کل سے
اسکا یہی حال تھا

کل اسد اور نرین کے آنے پر وہ جہاں خوش تھی انکے آنے کا مقصد جان کر وہیں غصے سے وہ لال
ہو رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

ابھی وہ غصے سے آفس میں داخل ہوئی تھی جب ایک پیغام ملا کہ اسے آتے ہی پہلے باس کے آفس میں جانا ہے وہ اپنے پیر پٹھ کرناک کر کے آفس روم میں داخل ہوئی
جب خالی روم کو دیکھ کر واپس جانے کے لیے مڑی لیکن پیچھے صوفے پر بیٹھے ٹانگ پر ٹانگ رکھے شہرام کو دیکھ کر وہ اپنی جگہ رکھ گئی

جب وہ دلکشی سے مسکراتا ہوا اسکے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اسکے اتنے قریب کھڑے ہونے پر انابیہ دو قدم پیچھے ہٹی

"مجھے سرنے بلایا تھا وہ کہاں ہیں"

"تمہیں سرنے نہیں میں نے بلایا تھا لیکن یہ الگ بات ہے کہ کچھ وقت پہلے میں ہی تمہارا سر تھا" اسکا جواب سن کر انابیہ نے غصے سے اسے دیکھا لیکن بنا کچھ کہے وہاں سے جانے لگی جب شہرام اسکے راستے میں آ گیا

"کل موم ڈیڈ تمہارے گھر آئے تھے یقیناً وجہ سے پتا چل ہی گئی ہوگی"

"ہاں پتہ چل گئی لیکن انہیں ایسی بات کرنے سے پہلے اپنے بیٹے سے تو پوچھنا چاہیے تھا"

"وہ میری مرضی بلکہ میرے کہنے پر ہی تمہارے گھر گئے تھے" شہرام نے اپنی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"مجھے نہیں پتا آپ نے ایسا کیوں کیا لیکن میرا جواب انکار میں ہی ہو گا" انابیہ کہتی ہوئی وہاں سے جانے لگی جب شہرام نے سختی سے اسکا بازو تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کہتا انابیہ کا فون بجنا شروع ہو چکا تھا

انابیہ نے کال پک کر کے فون کان سے لگایا لیکن جو خبر اسے سننے کو ملی اُس سے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اسکا دل بن ہو جائے گا



حدید غصے سے اسکے کمرے میں داخل ہوا اسے دیکھ کر حوریہ کرنٹ کھا کر اپنی جگہ سے اٹھی اسے لگ رہی تھا کہ اس طرح کی بات سن کر حدید فون ہر ڈانٹیکا غصہ کرے گا ناراض ہو جائے گا لیکن وہ گھر آجائے گا یہ تو اسنے سوچا ہی نہیں تھا

"کیا بکواس کی تم نے فون پر دوبارہ کہو" حدید نے غصے سے اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہا "کہو کیا کہا تھا تم نے" اس بار اسکے چیخنے پر حوریہ گھبرا کر دو قدم پیچھے ہوئی اسنے کہاں انے حدید کا یہ روپ دیکھا تھا

"می-م-م میں آپ کے سا-ساتھ نہ- نہیں رہنا چا"

"خبردار جو یہ بات تم نے آئندہ میرے سامنے کی جان سے مار دو نگا تمہیں" حدید نے غراتے ہوئے کہا لیکن پھر اسے روتے دیکھ کر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو حور میری جان کوئی پریشانی ہے کوئی مسئلہ ہے تو تم مجھ سے کہہ سکتی ہو، تم جانتی ہو نہ تم کوئی بھی بات مجھ سے کہہ سکتی ہو تم مجھ پر اعتبار کر سکتی ہو" اسنے اپنے دونوں ہاتھ اسکے چہرے پر رکھتے ہوئے کہا اس بار لہجہ قدرے نرم تھا

"مجھے کچھ نہیں کہنا جو کہنا تھا وہ میں کہہ چکی ہوں اب آپ جاسکتے ہیں" حوریہ نے کہتے ہوئے جھٹکے سے اپنے چہرے پر موجود اسکے ہاتھ ہٹا دیے اور اپنا رخ پھیر لیا

"بہتری اسی میں ہے حوریہ کے جو بات ہے مجھے بتا دو ورنہ بعد میں مجھ سے کوئی شکایت مت کرنا" حدید نے اسکی پشت دیکھتے ہوئے کہا اور دھڑام سے دورا ہے بند کر کے وہاں سے چلا گیا

♥♥♥♥ #سفر محبت

#شانزے شاہ

#قسط نمبر 21

Kitab Nagri

Don't copy paste without my permission
www.kitabnagri.com

♥♥♥♥

شہرام اور انابیہ بھاگتے ہوئے آئی۔ سی۔ یو کی طرف بڑھے احمد صاحب کو ہارٹ اٹیک آیا تھا انہیں ایمر جینسی میں لایا گیا تھا

"امی" انابیہ نے روتے ہوئے راشدہ بیگم سے کہا جو خود پریشان سی بیٹھی ہوئی اپنے آنسو پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھیں

Posted On Kitab Nagri

"بیٹا بس دعا کرو کچھ نہیں ہو گا تمہارے ابو اللہ سے دعا کرو" راشدہ بیگم نے اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

اور پھر انتظار کی سولی پر لٹکنے کے بعد ڈاکٹر نے انہیں مطمئن کر دیا ہاسپٹل کا سارا خرچہ اور ہر ضروریات شہرام نے پوری کی تھی اور راشدہ بیگم اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نہیں تھک رہی تھیں انہیں شہرام انابیہ کے لیے بہت اچھا لگا تھا اور انابیہ کے لیے اس کے جذبات اس کے چہرے سے ہی ظاہر ہو رہے تھے وہ اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا کہ بیٹھے بیٹھے انکی بیٹی کو اتنا اچھا رشتہ مل گیا



"بس نور میں بالکل ٹھیک ہوں میری جان" احمد صاحب نے اپنے قریب بیٹھی روتی ہوئی نور سے کہا جو کب سے رورہی تھی

"یار نور بس کر دو ابو بالکل ٹھیک ہیں" ہانیہ جو کب سے اسے پیار سے سمجھا رہی تھی اس کے مسلسل رونے پر ہانیہ نے تب کر کہا

www.kitabnagri.com

"ہانیہ خبردار جو میری بیٹی کو کچھ بھی کہا" احمد صاحب نے ہانیہ کو دیکھتے ہوئے مصنوعی غصے سے کہا "ہاں بس یہی آپ کی بیٹی ہے میں تو کچھ ہوں ہی نہیں نہ" ہانیہ نے ناراضگی سے کہتے ہوئے اپنے رخ پھیر لیا

"ارے میرا بچہ تم تو میرا بیٹا ہو میرا غرور" احمد صاحب کے پیار سے کہنے پر ہانیہ نے مسکراتے ہوئے اپنا رخ دوبارہ انکی طرف کر لیا جب انابیہ کمرے میں داخل ہوئی

Posted On Kitab Nagri

"مجھے انابیہ سے کچھ بات کرنی ہے" احمد صاحب کے کہنے پر کمرے میں موجود ہر شخص باہر چلا گیا جب انہوں ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا

جی ابو

"میرا بچہ تو بہت سمجھدار ہے میری ایک بات مانو گی" احمد صاحب نے انابیہ کا ہاتھ تھامے ہوئے کہا

"جی ابو آپ جو کہیں گے میں مانو گی"

"بیٹا زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں آج بچ گیا ضروری تو نہیں کل بھی بچ جاؤنگا" احمد صاحب کے کہنے پر انابیہ نے اپنا ہاتھ انکے منہ پر رکھ دیا

"ابو پلیز ایسی باتیں مت کریں آپ جانتے ہیں نہ آپ ہم سب کے لیے کتنے اہم ہیں"

"میرا چند اموت تو آنی ہے میں مرنے سے پہلے اپنی بچیوں کو انکے گھر کا کر دینا چاہتا ہوں"

"ابو" انابیہ نے اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے کہا

"اچھا ٹھیک ہے ہم یہ باتیں نہیں کرتے ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرا بچہ شہرام کے لیے ہاں کہہ دے" احمد صاحب کے کہنے پر انابیہ نے حیرت سے انہیں دیکھا

"بتاؤ جو فیصلہ میری بیٹی کرے گی میں بھی اسی پر راضی ہو جاؤنگا" احمد صاحب کے کہنے پر انابیہ کافی دیر تک سوچ میں گم رہی ایک آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھ سے بہہ نکلا وہ بھلا کیسے اس شخص کے لیے ہاں کہہ سکتی ہے جو اسکے کردار اسکی تربیت پر انگلی اٹھا چکا ہے اسے اگر کچھ دکھ رہا تھا تو وہ تھا اپنے باپ کے

Posted On Kitab Nagri

چہرے پر مان جیسے انہیں یقین ہوا انکی بیٹی انکی بات ضرور مانے گی اگر وہ منع بھی کر دے تو کوی زبردستی اسے شہرام کے ساتھ نہیں باندھے گا لیکن اس وقت اسے اپنے باپ کے چہرے پر فکر اور پریشانی دکھ رہی تھی انہی یہ فکر تھی کہ ان کے بعد انکی بیٹیوں کا خیال کون رکھے گا وہ بس اپنی زندگی میں انہی ہستا بستاد دیکھنا چاہتے ہیں انہیں مضبوط سہارے دینا چاہتے تھے

انابیہ نے اپنے آنسو صاف کر کے احمد صاحب کی طرف دیکھا

"ابو جو آپ کا فیصلہ ہو گا مجھے قبول ہے" انابیہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی

نرمین بیگم اور اسد صاحب جو احمد صاحب کی طبیعت پوچھنے ہا سپٹل آئے

نرمین بیگم اور اسد صاحب جو احمد صاحب کی طبیعت پوچھنے ہا سپٹل آئے تھے انابیہ کا جواب سن کر اسے شہرام کے نام کی انگھوٹھی پہنا چکے تھے غمگین ماحول اب خوشگوار بن چکا تھا سب کہ چہرے خوشی سے کھل چکے تھے بس ایک انابیہ تھی جو چاہتے ہوئے بھی اپنے چہرے پر مسکان نہیں لا پار ہی تھی



www.kitabnagri.com

نہ جانے کتنے دنوں سے وہ حوریہ کی بے رخی برداشت کر رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ایسا کیا ہو گیا کہ اسکی حوریہ اب اس سے بات بھی نہیں کر رہی تھی

کتنی ہی بار وہ اس سے پوچھ چکا تھا لیکن اسکی زبان پر صرف ایک وہی بات تھی جو حدید سننا نہیں چاہتا تھا وہ جانتا تھا کوئی بات ضرور ہے جو حوریہ اسے نہیں بتا رہی لیکن اب وہ بھی اسے سے پوچھنا چھوڑ چکا تھا وہ بس اسکی ہر حرکت ہر کال پر نظر رکھ رہا تھا جس سے حوریہ لاعلم تھی

Posted On Kitab Nagri

اسے حوریہ پر بے انتہا غصہ تھا جو اس پر اتنا بھی اعتبار نہیں کر رہی تھی کہ اسے اپنی بات بتادے اس وقت بھی وہ اپنی کار میں بیٹھا ہوا تھا اسنے اپنی کار کافی دور کونے میں کھڑی کی ہوئی تھی جو کسی کی بھی نظروں میں نہیں آرہی تھی وہ حیرت سے حوریہ کو دیکھ رہا تھا جو اس سنسان علاقے میں اکیلی بنا کسی کو بتائے یہاں آئی تھی

اور اب اندر کی طرف جارہی تھی حدید حیرت سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جو دکھنے میں کھنڈر لگ رہا تھا وہ اپنے قدم آہستہ آہستہ اٹھاتا بنا اسکی نظروں میں آئے اسکے پیچھے چلنے لگا اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے حوریہ نے مڑ کر دیکھا لیکن ویران سڑک کو دیکھ کر واپس اندر کی طرف جانے لگی "تو، تو آگئی کیا چاہیے" اس آدمی نے حوریہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جسکا بڑھا ہوا پیٹ باہر نکلا ہوا تھا موٹا سا چہرہ اور موٹی سی ناک اور اس سب کے ساتھ گنچا پن اس آدمی کو مزید حسین بنا رہا تھا "تم نے کہا تھا اگر میں حدید سے طلاق مانگو تو تم اسے چھوڑ دو گے اور میری تصاویر بھی دے دو گے" حوریہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"ہا ہا تو کیا تیرے میاں نے تجھے چھوڑ دیا میری بات سن آہہہ ---" وہ آدمی حوریہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہنے لگا جب ایک زوردار گولی اسکے بازو کو چیرتی ہوئی نکلی تکلیف سے اسکی چیخ نکل گئی حوریہ نے گھبرا کر پیچھے دیکھا جہاں پر حدید پولیس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اس جگہ پر تقریباً سات آٹھ بندے موجود تھے اور یہاں پر چوری چھپے غیر قانونی کام ہو رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

پولیس سارے افراد کو پکڑ چکی تھی بس انکا باس وہیں زمین پر اپنی تکلیف برداشت کرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا حدید چلتا ہوا اسکے پاس پہنچا

"کیوں میری بیوی کے پیچھے پڑا ہوا ہے"

حدید نے اپنی گن کو اسکی شہ رگ پر رکھتے ہوئے کہا اس آدمی نے گھبرا کر حدید کو دیکھا

"بول" حدید نے چیختے ہوئے گن مزید اسکی شہ رگ پر دبائی

"میں ب۔ بس تم س۔ سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔"

"کس چیز کا بدلہ"

"تم نے میرے بھائی کو مارا تھا" اس آدمی کے کہنے پر حدید نے حیران نظروں سے اسے دیکھا

"کیا کہا تم نے"

"ہاں تم نے اپنی بی۔۔ بیوی کی وجہ سے ا۔ اسے مارا تھا" اس آدمی کے کہنے پر حدید کے زہن کے پردے پر وہ منظر لہرایا جب وہ لوگ اسکی بیوی کو تاڑ رہے تھے اور غصہ میں حدید ان میں سے ایک کو مار چکا تھا

"تو ہے اس گھٹیا انسان کا گھٹیا بھائی" حدید نے کہتے ہوئے اسکی شہ رگ پر گولی چلا دی

حدید پیچھے سے چلانے پر حدید نے اپنی سرخ آنکھوں سے اس شخص کو دیکھا

"حدید تم نے اسے کیوں مارا اس سے اتنے راز معلوم ہو سکتے تھے" حیدر نے اسے گھورتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"اس کے ساتھیو کو یہاں سے باہر نکالو اور جو پوچھنا ہے ان سے پوچھو لیکن یہ شخص یہیں رہے گا سب کو باہر نکالو اور اس جگہ کو آگ لگا دو" حدید کے کہنے پر حیدر نے منہ کھول کر حیرت سے اسے دیکھا "کیا؟؟؟"

"حیدر" حدید کے گرانے پر حیدر نے ٹھنڈی سانس بھری اور اس جگہ کی چھان بین کر کے سارے افراد کو باہر نکال دیا

حدید نے بنا کچھ کہے حوریہ کو گاڑی میں بٹھایا اور واپس حیدر کی طرف آیا "تھینک یو حیدر" حدید نے حیدر کو دیکھتے ہوئے کہا "کوئی بات نہیں یار آئندہ بھی کوئی پرالیم ہو تو مجھ غریب کو یاد رکھنا" حدید مسکراتے ہوئے اس سے بلگیر ہو کر اپنی کار میں جا کر بیٹھ گیا



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"حدید" حوریہ نے سنجیدہ سے کار ڈرائیو کرتے ہوئے حدید سے کہا "حدید میری بات سنیں" حوریہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جسے حدید نے جھٹکے سے ہٹا دیا "حدید آئی-ایم-سوری میں ڈرگئی تھی مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کروں" "غلطی تمہاری نہیں ہے حوریہ شاید میں ہی اس لائق نہیں کہ تم مجھ پر اعتبار کر سکو" "ایسا نہیں ہے آپ میری بات سنیں"

"شٹ اپ" جھٹکے سے گاڑی روکتے ہوئے چلاتے ہوئے کہا حوریہ نے سہم کر اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"تم جو کچھ بھی کہہ لو مجھے فرق نہیں پڑتا اگر ایک بار تم مجھے بتا دیتیں تو کیا ہو جاتا"

"حدید"

"بس ایک لفظ اور نہیں" حدید نے کہتے ہوئے کارسٹارٹ کر دی اور پھر گھر کے سامنے گاڑی روک کر اسکے اترنے کا انتظار کرنے لگا لیکن اسکے نہ اترنے پر اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر اسکی طرف آیا اور اسے کار سے باہر نکال کر بنا اسکی طرف دیکھے وہاں سے چلا گیا حوریہ کتنی دیر تک نم آنکھوں سے اس راستے کو دیکھتی رہی جہاں سے حدید گیا تھا



انابہ اپنی انگلی میں موجود اس رنگ کو دیکھ رہی تھی گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں ایک ماہ بعد کی تاریخ رکھی گئی تھی سب اس رشتے سے خوش تھے اور حوریہ کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے کہ اسکی دوست اسکی بھابھی بننے والی تھی لیکن ایک وہی تھی جو خوش نہیں ہو پارہی تھی حوریہ اور حدید، اور عبیر اور نور کی شادی بھی ساتھ ہی ہونی تھی شہرام کئی بار اس سے بات کرنے کی کوشش کر چکا تھا لیکن وہ ہمیشہ ہی اسکی کال نظر انداز کر دیتی اور شہرام کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے اور وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اب تو انابہ ہمیشہ کے لیے اسکی ہی ہو جائے گی تو وہ بھی اسے منالے

گا

Posted On Kitab Nagri

اور دوسری طرف حوریہ تھی شادی کی تاریخ طے ہو چکی تھی لیکن حدید نے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی وہ کال کرتی تو وہ اٹھاتا نہیں تھا اور حوریہ سے اسکی یہ بے رخی برداشت نہیں ہو رہی تھی وہ ناراض تھا لیکن حوریہ کو یقین تھا وہ اسے منالے گی اپنی محبت سے منالی گی



"ڈیڈ مجھے سمجھ نہیں آرہا آپ مجھے واپس کیوں نہیں آنے دے رہے" تبریز نے فون کال پر موجود باقر صاحب سے کہا

"بیٹا ایسی بات نہیں ہے بس یہ چند ہفتوں کا کام باقی ہے تم اسے مکمل کر لو پھر بھلے سے واپس آ جاؤ" باقر صاحب نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا بس چند ہفتوں کی بات تھی نور کے نکاح کے بعد وہ خود اسے بلانے والے تھے لیکن اس سے پہلے ہی اس کا فون آچکا تھا

"ٹھیک ہے لیکن میں نور سے بات کرنا چاہتا ہوں"

"تبریز بیٹا تم بس جب یہاں آؤ گے میں فوراً تمہاری شادی کی تیاری کروں گا لیکن ابھی بس تم جلد سے جلد سارے کام نمٹا دو" تبریز نے گہرا سانس لے کر چند ایک باتیں کر کے فون بند کر دیا جب دوبارہ فون بجنے پر اس نے فون کی طرف دیکھا اور شہرام کا نمبر دیکھ کر کال پک کر لی

"ایک خوشخبری سنائی ہے" سلام دعا اور خیر خیریت کے بعد شہرام نے کہا اسکی خوشی تبریز بخوبی محسوس کر رہا تھا

"اچھا بتاؤ"

Posted On Kitab Nagri

"میری شادی ہونے والی ہے-----"

"کیا کہا تم نے" تبریز نے حیرت سے کہا

"ہاں یار میری شادی ہونے والی ہے بس بتاؤ تم کب واپس آرہے ہو"

"یار ابھی واپسی کے کوئی چانس نہیں ہیں"

"اوے میں کچھ نہیں سننے والا تو بس آرہا ہے تو مطلب آرہا ہے" شہرام نے حکمیہ انداز میں کہا

"ٹھیک ہے میری پوری کوشش ہوگی کہ جلد از جلد آجاؤنگا"

تبریز کے کہنے پر شہرام اسے شادی کی تفصیلات بتانے لگا



"نور یہاں کیا کر رہی ہو" نور جو اپنے لیے پانی لینے آئی تھی پیچھے سے آتی آواز پر ڈر کر پیچھے دیکھا جہاں

عبیر کھڑا تھا

"جی وہ میں پانی پینے آئی تھی" نور نے اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"اچھا اگر آپ کو برا نہ لگے تو کیا آپ مجھے چائے بنا کر دے سکتی ہیں" عبیر نے مسکراتے ہوئے اسے

بھرپور نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"جی" نور کہتے ہوئے برتن نکال کر اس میں چائے کا سامان ڈالنے لگی لیکن اپنے اوپر عبیر کی نظریں وہ

بخوبی محسوس کر رہی تھی

"ویسے تم ابھی تک جاگ رہی ہو"

Posted On Kitab Nagri

"جی وہ پڑھائی کر رہی تھی"

"کیوں بلا وجہ سارا دن کتابوں میں گھسی رہتی ہو جبکہ مجھے تو تم سے کوئی جو ب بھی نہیں کروانی اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ میری بیوی کوئی بہت زیادہ پڑھی لکھی ہو میرے لیے تو بس تم اہم ہو میری جان"

عبیر کی باتیں سن کر نور نے چائے کپ میں نکالی اور اسے دے کر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگنے لگی جب عبیر نے اسکی کلائی تھام لی

"عبیر بھائی میرا ہاتھ چھوڑیں" نور نے گھبراتے ہوئے کہا

"پلیز اب تو بھائی مت کہو چند دنوں بعد شادی ہے ہماری" عبیر نے کہتے ہوئے اسکا کلائی چھوڑ دی اور نور تیزی سے اپنے کمرے میں بھاگ گئی



بڑے سے ہال میں آج ایک ساتھ ہی ان تینوں کامایوں رکھا گیا تھا حدید اور شہرام نے ہلکے پیلے کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ گرین کلر کی چنری گلے میں ڈالی ہوئی تھی جبکہ عبیر نے کریم کلر کی شلوار قمیض کے ساتھ براؤن کلر کی چنری گلے میں ڈالی ہوئی تھی اور تینوں ہی اپنی جگہ بے حد خوب رو لگ رہے تھے

تینوں کے لیے الگ الگ سیٹج بنائے گئے تھے جہاں ان تینوں کی دلہنوں کو لا کر ان کے ساتھ تھوڑے فاصلے پر بٹھا دیا عبیر نے خود اپنی سیلری اور پسند سے نور کا سوٹ لیا تھا اور اپنی پسند کے سوٹ میں دیکھ کر اسے بہت خوشی ہو رہی تھی عبیر نے نگاہیں ٹیڑھی کر کے اپنے برابر بیٹھی نور کو دیکھا جو پیلے کلر کی

Posted On Kitab Nagri

پیروں کو چھوتی کامدار فراک میں کھلے بالوں کے ساتھ پھولوں کا سیٹ پہنے گھبرائی گھبرائی سی سیدھا
اسکے دل میں اتر رہی تھی
جبکہ حوریہ اور انابیہ کا سوٹ بھی انکے سسرال سے آیا تھا لیکن دونوں کا سوٹ ایک جیسا تھا پیلے کلر کے
ہلکے کام والے گرارے

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔
www.kitabnagri.com

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

Posted On Kitab Nagri
whatsapp _ 0335 7500595

جہاں انابیہ خوبصورت سا جوڑا بنائے پھولوں کے زیور کے ساتھ بہت پیاری لگ رہی تھی وہی حوریہ بھی کھلے بالوں کے ساتھ سچ مچ کی حوصلہ ہی لگ رہی تھی

شہرام انابیہ سے بات کرنے کی ہر کوشش کر رہا تھا لیکن وہ بس اپنی نگاہیں جھکائیں بیٹھی ہوئی تھی اور دوسری طرف حوریہ حدید سے بات کرنے جی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ مسکراتے ہوئے ہر جگہ دیکھ رہا تھا سوائے حوریہ کے

اور تیسری طرف عبیر نور سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس میں وہ اس کی کسی بات پر سر ہلا دیتی یا کسی بات پر چپ رہتی وہ تو اکیلے میں بھی اس سے کوئی اتنی خاص بات نہیں کرتی تھی اور یہاں تو لوگ بھی اتنے تھے جس سے وہ نروس ہو رہی تھی اور عبیر اسے رلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

جب ایک دم سے ہال کی لائٹ چلی گئی اور پورے ہال میں خاموشی چھا گئی اور پھر روشنی پڑنے اور گانے کی آواز پر سب نے سامنے دیکھا جہاں عائشہ گرین اور ییلو کلر کے لہنگے میں اور ہانیہ پنک اور گرین کلر کے لہنگے میں کھڑی تھی پہلے تو حاشر وہاں ہانیہ کی موجودگی سے حیران ہوا تھا لیکن بعد میں اسے پتا چلا کہ وہ شہرام کی سالی ہے

"پیروں میں بندھن ہے"

Posted On Kitab Nagri

"پائل نے مچایا شور"

"پیروں میں بندھن ہے"

"پائل نے مچایا شور"

"سب دروازے کر لو بند"

"سب دروازے کر لو بند"

"دیکھو آئے آئے چور"

"پیروں میں بندھن ہے"

سب ان دونوں کے ڈانس پر تالیہ بجانے لگے جب حاضر اور ہادی کے وہاں پر آجانے سے عائشہ اور ہانیہ نے حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھا ہادی اور حاشر کی اینٹڑی تو ان کے ڈانس میں شامل نہیں تھی لیکن وہ بنا ان کی پرواہ کیے بغیر اب انکے ساتھ ڈانس کرنے میں مصروف تھے

"توڑ دے سارے بندھن تو"

"بجنے دے پائل کا شور"

"توڑ دے سارے بندھن تو"

"بجنے دے پائل کا شور"

"دل کے سب دروازے کھول"

Posted On Kitab Nagri

"دل کے سب دروازے کھول"

"دیکھو آئے آئے چور"

"پیروں میں بندھن ہے"

عائشہ نے ہادی کے سر پر ہاتھ مار کر اسے وہاں سے جانے کا کہا لیکن وہ بھی ڈھیٹ بنا مسکراتے ہو اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا جب عائشہ نے اسے دھکا دے کر کہا

"کہوں میں کیا کروں میں کیا شرم آ جاتی ہے"

"نہ یوں تڑپا کہ میری جاں نکلتی جاتی ہے" ہادی نے اپنا پیلا دوپٹہ مفکر اسٹائل میں ڈالتے ہوئے کہا "تو عاشق ہے میرا سچا یقین تو آنے دے" ہانیہ نے حاشر کا دوپٹہ غصے سے اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں

"تیرے دل میں اگر شک ہے تو بس پھر جانے دے" حاشر نے اس کے ہاتھ سے اپنا دوپٹہ لیتے ہوئے کہا اور ہانیہ کو گھمانے لگا جس سے وہ گھومتی ہوئی تھوڑا فاصلے پر چلی گی اور پھر اسی طرح ہنسی خوشی میں یہ تقریب اپنے اختتام پر پہنچی



"ماشاء اللہ نور تمہاری مہندی کا رنگ کتنا گہرا آیا ہے" انابیہ نے نور کے مہندی سے سجے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا جنہیں وہ ابھی دھو کر آئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"عمیر بھائی اتنا پیار جو کرتے ہیں ہماری نور سے" ہانیہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا نور نے اپنے گلابی ہوتے گالوں کے ساتھ اسے گھور کر دیکھا

"آپی آپ کا رنگ بھی اتنا گہرا آیا ہے شہرام بھائی کو پک سینڈ کروں آپ کے ہاتھ کی" ہانیہ نے مسکراتے ہوئے انابیہ کے ہاتھ تھام لیے جب انابیہ نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے

"نہیں وہ، میں خود کرونگی-----" ہانیہ کے حیرت سے دیکھنے ہر انابیہ نے بات بنائی جب اسے کہنے پر نور اور ہانیہ اسے چھیڑنے لگی



اپنے گیلے بال تو لیے سے رگڑتے ہوئے اسنے اپنے فون کو دیکھا جو مسلسل چلا رہا تھا منزل کی کال دیکھ کر اسنے کال پک کر لی

"سروہ آپ کو ایک بات بتانی ہے" منزل نے جھجکتے ہوئے کہا

بولو

"سروہ نور میڈم ان کی شادی ہونے والی ہے" منزل نے ہمت کر کے اسے ہر بات بتادی جسے سن کر

فون پر دوسری جانب سے خاموشی چھا گئی اور کچھ دیر بعد اسے آواز سنائی دی "ٹوں ٹوں ٹوں"

منزل نے پریشانی سے موبائل کو دیکھا اسے ہتا تھا اب تبریز کا غصہ سا توے آسمان کو چھو رہا ہو گا پتا نہیں

اب وہ کیا کرے گا منزل نے پریشانی سے سوچتے ہوئے دوبارہ کال ملائی لیکن نمبر اب بند جا رہا تھا



Posted On Kitab Nagri

آج ان کی شادی کا دن تھا

تقریباً سب مہمان آچکے تھے اور آج تو باقر صاحب بھی اس شادی میں شرکت کرنے آئے تھے ان کا آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن ماجدہ بیگم کے کافی اسرار پر انہوں نے ہامی بھری

فون کال آنے پر وہ شور کی وجہ سے باہر چلے گئے جب کال سن کر اپنے قدم واپس اندر کی جانب بڑھانے لگے جب پیچھے سے آتی آواز پر انکے قدم پتھر کے ہو گئے

"ہیلو ڈیڈ" تبریز کی بھاری اور سخت آواز سن کر وہ حیرت سے پیچھے مڑے

"تبریز بیٹا تم یہاں" باقر صاحب نے گھبراتے ہوئے کہا جب تبریز چلتا ہوا انکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا "بلکل میں یہاں، جب دولہا ہی نہیں ہو گا تو نکاح کیسے ہو گا اب جلدی چلتے ہیں میری نور جان ویٹ کر رہی ہوگی -----"

"تبریز بیٹا تم جانتے ہو نہ کہ آج اسکا نکاح ہے" "نہیں لیکن آپ جانتے تھے کہ آج اسکا نکاح ہے" تبریز نے اپنے دانت پستے ہوئے کہا

"دیکھو تبریز می" ان کے الفاظ ادھورے رہ گئے جب تبریز نے اپنی جیب سے ایک ریوالور نکالا

"پانچ منٹ ہیں آپ کے پاس پانچ منٹ کے اندر میرا نکاح میری نور جان سے ہو جانا چاہیے آپ ان سب سے کیا کہتے ہیں مجھے نہیں پتا کیونکہ میں پہلے ہی کہہ چکا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں نور صرف

Posted On Kitab Nagri

میری ہے وہ صرف اپنے تبریز کی ہے "تبریز نے غصے سے کہا اسکی آنکھوں میں جنون دیکھ کر ایک پل کے لیے باقر صاحب بھی سہم گئے تھے

"تبریز اسکی منگنی ہو چکی تھی اور آج شادی ہے اس بچی کی دو یہ مجھے اور چھوڑو اپنی ضد "باقر صاحب نے کہتے ہوئے اہنا ہاتھ اسکے ہاتھ کی طرف بڑھایا جس میں ریو الور تھی

"پانچ منٹ مطلب پانچ منٹ ورنہ آج وہ لڑکا جان سے جائے گا اور مجھے پرواہ نہیں ہے میں اپنی نور کو اس بھری محفل سے بھی اسے اٹھا کر لے جاؤنگا آپ مجھے اچھے سے جانتے ہیں ڈیڈ جو کہتا ہوں کر کے بھی دکھاتا ہوں "تبریز کے کہنے ہر باقر صاحب نے بے بسی سے اسے دیکھا



"باقر آؤ کب سے تمہارا انتظار ہو رہا تھا "احمد صاحب باقر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا جو ابھی یہاں آئے تھے

"احمد تم سے بات کرنی ہے "باقر صاحب کے پریشانی سے کہنے ہر احمد صاحب بھی پریشان ہو گئے اس وقت اُس جگہ صرف گھر کے افراد ہی موجود تھے احمد صاحب کے کہنے پر سب لوگ وہاں سے چلے گئے جب باقر صاحب نے انہیں دیکھتے ہوئے اپنی بات شروع کی

"احمد تمہیں خدا کا واسطہ ہے اپنی بیٹی مجھے دے دو "باقر صاحب کے ہاتھ جوڑنے ہر احمد صاحب نے پریشانی سے انہیں دیکھا

"کیا کہہ رہے ہو باقر "

Posted On Kitab Nagri

"احمد میر ایٹا نور کو بہت چاہتا ہے بہت خوش رکھے گا اسے تم اپنی بیٹی مجھے دے دو"

"کیسی بچوں جسی باتیں کر رہے ہو تم آج میری بیٹی کی شادی ہے اور تم ایسی باتیں کر رہے ہو"

"احمد تم نہیں جانتے تبریز کو وہ عبیر کو بھی مار سکتا ہے تم میری بات مان لو دیکھو، تم چاہتے تھے نہ کہ میں تمہاری بہن کو معاف کر دوں تو میں اسے معاف کر دوں گا لیکن تم اپنی بیٹی مجھے دے دو" باقر صاحب کے کہنے پر احمد صاحب نے سکتے کی کیفیت میں انہیں دیکھا



احمد صاحب نے اپنے سامنے بیٹھی اپنی لاڈلی معصوم بیٹی کو دیکھا کیا وہ ٹھیک کر رہے تھے عبیر کی جگہ تبریز کو دے کر انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا نور نے سوالیہ نظروں سے اپنے باپ کو دیکھا "ابو آپ کو کچھ کہنا تھا نہ"

"میر ایٹا تم تو میری جان ہونہ میں نے تمہارے لیے ایک فیصلہ لیا ہے کیا تم مانو گی"

احمد صاحب کے کہنے پر نور نے اپنے سر کو جنبش دی جبکہ دل زوروں سے دھڑک رہا تھا

www.kitabnagri.com

"تمہارا نکاح عبیر سے نہیں ہو رہا تمہارا نکاح تمہاری پھوپھو کے بیٹے سے ہو رہا ہے تو کیا میرا بچہ میرے

فیصلے پر راضی ہے" احمد صاحب کے کہنے پر نور نے اپنی سبز بڑی آنکھوں کو مزید بڑا کر کے انہیں دیکھا

وہ حیران پریشان سی انہیں دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"میں تمہیں بعد میں سب بتاؤنگا نور" احمد صاحب کے کہنے پر نور نے اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلایا جب کچھ دیر بعد مولوی صاحب کمرے میں داخل ہوئے راشدہ بیگم نے لال دوپٹہ اسکے تھوڑی تک ڈال دیا

"نور احمد ولد احمد حسین آپکا نکاح تبریز خانزادہ ولد باقر خانزادہ کے ساتھ حق مہر پچاس لاکھ روپے سکھ رائج الوقت ہونا طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے"

مولوی کے الفاظ سن کر نور کا ننھا سادل زوروں سے دھڑکا بچپن کی منگنی کے باوجود وہ آج تک عبیر سے ہی اتنی گھبراتی تھی اور اسکا باپ اسے ایسے شخص کے حوالے کر رہا تھا جسے اسنے آج تک دیکھا بھی نہیں

"نور بیٹا جواب دو" راشدہ بیگم کے کہنے پر نور نے آہستہ سے کہا

"قب- قبول ہے" اور پھر اسی طرح تین بار قبول ہے بولنے کے بعد اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر سائن کر دیے احمد صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر اسکی ہیشانی پر اپنے لب رکھ دیے انکے ایسا کرتے ہی اسکے رکے ہوئے آنسو بہہ نکلے

کل تک وہ نور احمد تھی آج اسے نور عبیر بننا تھا لیکن آج وہ نور تبریز بن گئی تھی



"تبریز نور ہمارے ساتھ گاڑی میں جائے گی"

"کس لیے" تبریز نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو تبریز وہ اکیلی تمہارے ساتھ نہیں جائے گی وہ پہلے ہی بہت گھبرائی ہوئی ہے" باقر صاحب کے کہنے پر تبریز نے گہرا سانس لے کر اپنا سر ہلادیا کیونکہ اسے پتا تھا اسکی معصوم سی بیوی پہلے ہی اس اچانک نکاح کی وجہ سے بہت گھبرائی ہوئی ہے



"اوکے تو سب ہٹ جاؤ مجھے میری پیاری اور اکلوتی بھابھی کو دیکھنے دو" ہادی نے حوریہ کو انابیہ کے سامنے سے ہٹاتے ہوئے کہا

"ہاد مت تنگ کرو بہو کو پہلے ہی تھک گئی ہے" دادا جان نے ہاد کو گھورتے ہوئے کہا
"ہاں نرمین بیٹا جلدی ساری رسمیں مکمل کرو بہو تھک گئی ہوگی" اماں بی نے نرمین بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جب نرمین بیگم نے ایک مخمل کا بوس اماں بی کی طرف بڑھا دیا
"بیٹا تم ہی پہنا دو" اماں بی نے اس بوس میں موجود کنگن کو دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں اماں بی آپ گھر کی بڑی ہیں آپ پہنا دیے" نرمین بیگم کے کہنے پر اماں بی نے پیار بھری نظروں سے انہیں دیکھا اور ان کے سر پر ہاتھ رکھ دیا پھر انابیہ کے برابر بیٹھ کر اسے وہ کنگن پہنانے لگی جبکہ تھوڑے فاصلے پر کھڑے اسد صاحب اپنی بیوی کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگے

"پتا ہے انابیہ یہ کنگن مجھے میری ساس نے دیے تھے پھر میں نے اپنی بہو کو دیے اور اب سے یہ کنگن تمہارے ہوئے" اماں بی انابیہ کو کنگن پہناتے ہوئے کہا اور اسکے ہاتھوں پر اپنے لب رکھ دیے

Posted On Kitab Nagri

"میرا بچہ مجھے کبھی بھی اپنا سر مت سمجھنا میں تمہارا باپ ہوں تمہارا دوست ہوں مجھ سے جو چاہے وہ کہہ سکتی ہو" اسد صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب انابیہ نے مسکراتے ہوئے نم آنکھوں سے اپنا سر ہلا دیا

"انابیہ اگر کبھی شہرام تنگ کرے یا اسکی کوئی بھی شکایت لگانی ہو تو فوراً مجھ سے کہنا ہم مل کر اس کے کان کھینچینگے" نزمین بیگم کے کہنے ہر شہرام نے منہ بنا کر سب کو دیکھا

"مطلب حد ہو گئی یار بہو کے آتے ہی آپ لوگ مجھے بھول گے"

"بھائی بہو کے آتے ہی لوگ بیٹوں کو بھول جاتے ہیں جیسے آپ کو بھول گئے لیکن مجھے تو فکر ہی نہیں کیونکہ مجھے تو ویسے بھی کوئی یاد نہیں رکھتا ہا ہا ہا" ہادی کہتے ہوئے خود ہی اپنی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسنے لگا

جب باقی سب بھی اسکی بات پر مسکرانے لگے



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"راشدہ عبیر کہاں ہے"

"وہ اپنے کمرے میں ہے" راشدہ بیگم کی بات پر احمد صاحب نے اپنا رخ عبیر کے کمرے کی طرف کر لیا

وہ اب اسٹیک کے سہارے چلنے لگ گئے تھے

کئیں بار دروازہ ناک کرنے پر بھی جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ کمرے کے اندر داخل ہو گئے جہاں عبیر سیدھا لیٹا چھت کو گھور رہا تھا

"عبیر بیٹا تم ٹھیک ہو" ان کے کہنے پر عبیر بنا کوئی جواب دیے انہیں دیکھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"عبیر دیکھو میں جانتا ہوں"

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی ماموں نور آپ کی بیٹی ہے آپ کی مرضی آپ اسکی زندگی کا جو بھی فیصلہ کرے اور ویسے بھی بات کرنے سے نور میری نہیں ہو جائے گی"

"عبیر بیٹا میں جانتا ہوں تمہارے ساتھ جو ہوا وہ غلط ہوا لیکن"

"ماموں-----"عبیر نے انکی بات کاٹتے ہوئے کہا اسکی آواز سے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی رو دے گا "مجھے کوئی بھی بات نہیں کرنی ہے"عبیر کے کہنے پر احمد صاحب بے بسی سے اسے دیکھنے لگے عبیر تو ہمیشہ سے ان کا بیٹا رہا تھا لیکن آج انہیں ایسا لگ رہا تھا وہ اپنا بیٹا کھو چکے ہیں احمد صاحب کچھ دیر تک اسے دیکھتے رہے شاید وہ کچھ کہہ دے غصہ کرے کوئی گلہ کرے کہ اسکے ساتھ ایسا کیوں کیا لیکن وہ خاموش تھا اسکے کچھ نہ کہنے پر وہ اسکے کمرے سے باہر چلے گئے انکے جاتے ہی کئی آنسو عبیر کی آنکھوں سے بہہ نکلے زہن کے پردے پر ایک ہی چہرہ لہرا رہا تھا جو تھا "نور" کا



www.kitabnagri.com

"نور بیٹا کچھ کھاؤ گی" ماجدہ بیگم نے اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہا اسنے بنا نظریں اٹھائے اپنا سر نفی میں ہلا دیا وہ اسکے پاس بیٹھنا چاہتی تھیں باتیں کرنا چاہتی تھیں لیکن ڈر تھا تبریز نہ آجائے کیونکہ اسے ماجدہ بیگم کا اپنے کمرے میں آنا بالکل نہیں پسند تھا اسلیے اپنی خواہش کو دبا کر وہاں سے چلی گئیں اور انکے جاتے ہی نور اپنے ر کے ہوئے آنسو بہانے لگی

Posted On Kitab Nagri

اسے تو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا اسکے ساتھ کیا ہوا ہے اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا اسکا شوہر کیسا ہے اسکا مزاج کیسا ہے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنوں سے بہتر دور جا چکی ہے

جبھی دروازہ کھول کر تبریز کمرے میں داخل ہوا اور وہ رونے میں اتنی مصروف تھی کہ اسکے آنے کی خبر ہی نہ ہوئی تبریز کو اسکے رونے پر بہت غصہ آرہا تھا جبھی تیزی سے آگے بڑھا اور اسکے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا

"کس بات کا سوگ منارہی ہو" تبریز نے دانت پیستے ہوئے کہا جبکہ اسکے بازوؤں پر گرفت مزید سخت ہو چکی تھی لیکن اسکے گھبرانے پر اسکے بازوؤں پر اپنی گرفت ہلکی کر دی

"کس بات پر اتنا رویا جا رہا ہے میری جان" تبریز نے اپنا بھاری مضبوط ہاتھ اسکے نازک گال پر رکھتے ہوئے کہا نور نے اپنا کپکپاتا ہاتھ تبریز کے ہاتھ پر رکھ کر اسکا ہاتھ ہٹانا چاہا جو اسلیے تقریباً ناممکن تھا

"بس ایک بات کہوں گا نور جان کبھی مجھے دھوکہ مت دینا" تبریز نے اسکے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے کہا جب نظر اسکی ہتھیلی کی مہندی پر گئی جہاں کونے پر چھوٹا سا عبیر لکھا ہوا تھا تبریز کی نظریں اس لفظ پر تھیں لیکن نور کے ہاتھ پر گرفت سخت اتنی ہو رہی تھی کہ اسکا ہاتھ سفید ہو چکا تھا تیری نے اپنی سبز آنکھیں اٹھا کر نور کو دیکھا جو خود خو فزدہ ہو کر اپنی سبز نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

Posted On Kitab Nagri

"کل تک یہ نام تمہارے ہاتھ سے مٹ جانا چاہیے اور اگر نہ مٹا تو میں جس طریقے سے مٹاؤنگا تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔۔" تبریز نے جھٹکے سے اسکا ہاتھ چھوڑا اور بنا اسے دیکھے غصے سے کمرے سے باہر چلا گیا

اسکے جھٹکا دینے پر نور کا سر پیچھے بیڈ سے جا لگا اسنے تکلیف سے کراہتے ہوئے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھا جہاں سے خون نکل رہا تھا اسنے اپنا ڈوپٹہ اس جگہ پر رکھ دیا جہاں سے خون نکل رہا تھا اور پھر سسک سسک کر رونے لگی



شہرام جیسے ہی اپنے کمرے کی طرف جانے لگا اپنے کمرے کے دروازے پر دوپہرے دارو کو دیکھ کر گہرا سانس لے کر رہ گیا

"بھائی کہاں رہ گئے تھے اتنی نیند آرہی تھی" حوریہ نے منہ بناتے ہوئے کہا
"تو گڑیا سو جانا تھا نہ"

www.kitabnagri.com

"بھائی اگر سو جاتی تو میرے حصے کا کیا ہوتا چلیے اب جلدی سے ہمیں پیسے دے دیجیے" حوریہ نے اپنا ہاتھ شہرام کے آگے کرتے ہوئے کہا

جب شہرام نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھ دی حوریہ نے اس ڈبیہ کو کھول کر دیکھا جس میں ڈائمنڈ رنگ تھی اور چھوٹا سا ایچ لکھا ہوا تھا حوریہ نے خوشی سے شہرام کو دیکھا اور اسکے گلے لگ کر تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی

Posted On Kitab Nagri

"بھائی مجھے بھی تو کچھ چاہیے" ہادی نے منہ بناتے ہوئے کہا
"کچھ نہیں ملنے والا تمہیں-----" شہرام کہتے ہوئے اندر کی طرف جانے لگا جب ہادی پورے
دروازے کو گھیر کر کھڑا ہو گیا

"آہاں، بھائی اتنی آسانی سے تھوڑی جانے دو نگا پلینز کچھ تو دے دیجیے"
"اچھا ٹھیک ہے یار کل لے آنا اپنا لپ ٹاپ" شہرام نے تنگ آ کر کہا کیونکہ پتا تھا بنا لیے وہ مانے گا
ویسے بھی نہیں

اسکے کہنے پر ہادی خوشی سے اسکے گلے لگ کر وہاں سے چلا گیا شہرام نے مسکراتے ہوئے اسکی پشت کو
دیکھا پھر اپنے کمرے میں داخل ہو گیا

لیکن کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے حیرت سے اپنی نیلی نگاہوں سے خالی کمرے کو دیکھا جب انابیہ
واشروم سے باہر نکلی اس وقت وہ عام سے حلیے میں اسکے سامنے کھڑی تھی اور اپنی ساری جیولری وہ
اتار چکی تھی شہرام نے حیرت سے اسے دیکھا
www.kitabnagri.com

"یہ کیا بات ہوئی میں نے تو تمہیں جی بھر کر دیکھا بھی نہیں تھا اور تم نے چیلنج کر لیا" شہرام شرارت
سے کہتے ہوئے چلتا اسکے قریب آ گیا انابیہ بنا کچھ کہے وہاں سے جانے لگی جب شہرام نے اسکی کمر میں
ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر لیا

"کیا بات ہے مسسز"

Posted On Kitab Nagri

"چھوڑیں مجھے" انابیہ نے اپنا آپ چھڑاتے ہوئے کہا
"کیوں اب تو مجھے حق ہے"

"میں نے آپ کو ایسا کوئی حق نہیں دیا" انابیہ نے جھٹکے سے کہتے ہوئے اپنا آپ چھڑا لیا
"انابیہ میری جان کیا ہوا ہے میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو آئی ایم سوری تم دیکھنا میں تمہیں اتنی
محبت دوں گا" شہرام نے اس کے گال پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب انابیہ نے اسکی بات کاٹ دی
"مجھے آپ کا سوری نہیں چاہیے میں نے یہ رشتہ صرف اپنے گھر والوں کی وجہ سے کیا ہے اس سے زیادہ
میرے نزدیک اس رشتے کی کوئی اہمیت نہیں ہے" انابیہ اسکا ہاتھ اپنے گال سے ہٹا کر وہاں سے چلے گئی
شہرام گردن موڑ کر کتنی دیر تک اسے دیکھتا رہا جواب اپنے سونے کی تیاری کر رہی تھی
"میں تمہیں منالو نگا میری جان ----" شہرام نے آہستہ سے اسے دیکھتے ہوئے کہا



"نور" ماجدہ بیگم پریشانی سے نور کی طرف بڑھی جو اپنے ہاتھوں کے درمیان اپنا سر بیڈ پر رکھے زمین پر
سورہی تھی

وہ تبریز کو کمرے سے غصے میں نکلتا ہوا دیکھ چکی تھیں

تھوڑی دیر انتظار کے بعد بھی جب وہ دوبارہ اپنے کمرے میں نہیں آیا تو وہ خود نور کو دیکھنے کے لیے چلی
آئیں

Posted On Kitab Nagri

نور نے اپنی آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا جب کسی کو اپنے پاس پا کر انکے گلے لگ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

ماجدہ بیگم نے پریشانی سے اسے دیکھا

"یہ چوٹ کیسے لگی" انہوں اسکی چوٹ کو دیکھتے ہوئے کہا جہاں اب خون جم چکا تھا نور نے بنا کچھ کہے اپنے آنسو صاف کیے ماجدہ بیگم اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر فرسٹ ایڈ باکس لے کر واپس اس کے پاس آ گئیں

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں" پیچھے سے تبریز کی بھاری آمدنی پر انہوں نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا اور وہاں تبریز کو کھڑا دیکھ کر نور ماجدہ بیگم کے پیچھے چھپ کر کھڑی ہو گئی تھی

"م- میں تو بس ن- نور کو دیکھنے آئی تھی"

"کوئی ضرورت نہیں ہے میری بیوی ہے میں خیال رکھ سکتا ہوں آپ جاسکتی ہیں" تبریز نے سختی سے کہتے ہوئے باہر کی طرف اشارہ کیا ماجدہ بیگم نے ایک نظر اپنے پیچھے کھڑی نور پر ڈالی اور وہاں سے چلی گئیں تبریز نے وہ فرسٹ ایڈ بکس اپنے مضبوط ہاتھ میں لیا اور صوفے پر جا کر بیٹھ گیا

"ادھر آؤ" تبریز کے سختی سے کہنے پر نور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسکے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی تبریز نے اسکا ہاتھ تھام کر جھٹکے سے کھینچ کر اپنی گود میں بٹھالیا جبکہ اس کی اس حرکت پر نور جو اٹھنے والی تھی اسکی گھورنے پر بیٹھی رہی

Posted On Kitab Nagri

تبریز نرمی سے اسکا خم صاف کرنے لگا اور نور بس اس کام کے ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی جب بینڈ تاج ہوتے ہے فوراً اسکی گود سے اٹھ کر جانے لگی لیکن اس سے پہلے ہی تبریز اسے کھینچ کر پورے استحقاق سے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا

"م- مجھے نیچے ا- اتاریں"

"تم نیچے اتارنے کی بات کر رہی ہو میرا بس چلے تو تمہارے پیر ہی کاٹ دوں تاکہ تم ہمیشہ میرے اتنے قریب رہو" تبریز کے کہنے پر نور نے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھ جیسے وہ واقعی میں اس کے پیر کاٹ دے گا

"رلیکس نور جان مذاق کر رہا تھا" تبریز نے کہتے ہوئے اسے نیچے اتارا
"جاؤ چینیج کر لو"

"میرے پاس کپڑے نہیں ہیں" نور کے کہنے پر کچھ سوچ کر تبریز نے اپنی وارڈرب سے اپنا بلیک کلر کا نائٹ ڈریس نکال کر اسے دے دیا وہ اس کے سائز کا تو نہیں تھا لیکن ابھی کے لیے بالکل ٹھیک تھا
نور تھوڑی دیر بعد ہی وہ سوٹ پہن کر آچکی تھی اور تبریز کی نظریں تو اس کے سر اُپے سے ہٹ ہی نہیں رہیں تھیں شرٹ اس کے لحاظ سے کافی زیادہ ڈھیلی تھی جبکہ ٹراؤزر تین چار فولڈ کے بعد بھی زمین کو چھو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

تبریز مسکراتے ہوئے اسکے قریب گیا اور اس ٹراؤزر کو اسکے حساب سے کرنے لگا ٹھیک تو ابھی بھی نہیں ہوا تھا لیکن پہلے سے بہتر تھا

تبریز نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور بیڈ کی طرف لے گیا نور کا دل دو سو کی سپیڈ پر دھڑکنے لگا
تبریز نے اسکا سر اپنے مضبوط سینے پر رکھ کر اسے اپنے قریب کر لیا نور جو اس سے تھوڑا فاصلہ بنا رہی تھی لیکن کافی دیر محنت کے بعد بھی جب تبریز کی گرفت ڈھیلی نہیں ہوئی تو وہ خود بھی تھک کر اسی پوزیشن میں لیٹے لیٹے سو گئی تبریز نے اپنے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے اپنی نور جان کو دیکھا پھر اسکی چوٹ پر اپنے لب رکھ دیے

"اس کے لیے آئی - ایم - سوری" تبریز نے کہتے ہوئے اسے مزید خود میں قید کیا اور پر سکون ہو کر سو گیا



نور نے آنکھیں کھول کر حیرت سے اس جگہ کو دیکھا وہ کہاں ہے لیکن بعد میں کل کا سارا منظر اسے یاد آچکا تھا جب ہاتھ بے اختیار اپنی چوٹ پر گیا دو آنسو ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے گرے
جب ناک کر کے ملازمہ کمرے میں داخل ہوئی اسکے ہاتھ میں چند بیگز تھے جو اسنے صوفے پر رکھ دیے
"چھوٹے صاحب نے کہا ہے آپ یہ کپڑے پہن کر تیار ہو جائیے" ملازمہ ادب سے کہتی ہوئی کمرے سے چلی گئی

Posted On Kitab Nagri

نور اپنی جگہ سے اٹھ کر ان بیگز کے اندر موجود کپڑوں کو دیکھنے لگی جو سارے ہی برینڈڈ تھے ہر بیگ میں دو سے تین سوٹ موجود تھے لیکن ایک ہی بیگ ایسا تھا جس میں صرف ایک ڈریس موجود تھا نور نے وہ ڈریس نکال کر دیکھا اور پھر اسی ڈریس کو لے واشروم میں چلی گئی



اپنے اوپر وزن محسوس ہونے کی وجہ سے انابیہ کی آنکھ کھلی انابیہ نے حیرت سے شہرام کو دیکھا جو اپنا آدھے سے زیادہ وجود اسکے اوپر ڈال کر مزے سے سو رہا تھا انابیہ نے اسے دھکا دے کر خود پر سے اٹھایا اور دوسری طرف اپنے آپ کو دھکا لگنے پر شہرام گہری نیند سے اٹھا

"کیا ہوا بیوی صبح صبح کیوں مرچیں چبار ہی ہو" شہرام نے نیند میں ڈوبی آواز سے کہا "آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟"

"تو مجھے اور کہاں ہونا چاہیے تھا" شہرام نے جواب دینے کے بجائے اسکے سوال پر خود بھی سوال کیا

"آپ کو صوفے ہر سونا چاہیے تھا" انابیہ نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جبکہ اسکی بات ہر شہرام نے حیرت سے منہ کھول کر اس دیکھا

"تمہیں اس صوفے کا سائز نظر نہیں آرہا ہے تم خود بھی اس پر پوری طرح فٹ نہیں آؤ گی تو میں کہاں سے آسکتا ہوں"

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پھر میں ہی جا رہی ہوں" انابیہ کہتے ہوئے اپنا تکیہ اٹھا کر بیڈ سے اٹھنے لگی جب شہر نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کھینچ لیا

"خبردار، جو اس بیڈ سے اتری،" شہرام کے سختی سے کہنے پر انابیہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا لیکن پھر نظر کمرے میں موجود چھوٹے چھوٹے کشن پر گئی انابیہ نے بیڈ کے بیچ میں وہ کشن لگا کر دیوار بنا دی شہرام نے مسکراتے ہوئے اسکی حرکت کو دیکھا

"میری جان اگر میں تمہارے قریب آنا چاہوں تو تمہاری یہ دیوار بھی مجھے نہیں روک سکتی" شہرام نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور کمبل اوڑھ کر دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگا



ماجدہ بیگم نے ناشتے کی تیاری کرواتے ہوئے مڑ کر دیکھا جہاں دروازے ہر نور کھڑی تھی انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا

"آ جاؤ بیٹا وہاں کیوں کھڑی ہو" ان کے پیار سے بلانے پر نور انہیں سلام کرتی آہستہ سے چلتی ہوئی کچن میں داخل ہو گئی

ماجدہ بیگم نے آہستہ سے اسکی پٹی پر ہاتھ رکھا یہ چوٹ تبریز نے اسے دی تھی اس بات کا انہیں شک تھا لیکن وہ شک بھی یقین میں بدل گیا جب صبح خود اسکے بھی اسی جگہ چوٹ لگی ہوئی دیکھی اور انہی اس بات کا بھی یقین تھا کہ وہ چوٹ اسنے جان بوجھ کر خود سے اپنے آپ کو لگائی ہے بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ اسنے اپنی جان کو تکلیف دی اور اسے کوئی فرق بھی نہیں پڑا

Posted On Kitab Nagri

"-- آنٹی وہ ----"

"بیٹا میں تمہاری پھوپھو ہوں تو تم مجھے وہی بلانا" ماجدہ بیگم نے اسکا چہرہ تھوڑی سے اوپر کر کے کہا جس پر نور نے اپنا سر اثبات میں ہلادیا



"ارے بیٹا اتنی جلدی اٹھ گئیں" اماں بی نے سلام کرتی انابیہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور باقی سب کے ساتھ ڈائمنگ ٹیبل ہر بیٹھ گئی

"جی اماں بی میں جلدی ہی اٹھتی ہوں"

"بیٹا شہرام اٹھ گیا" نرین بیگم نے چائے کا کپ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"نہیں آنٹی وہ سو رہے ہیں"

"انابیہ میں تمہاری بھی ماں ہی ہوں تو تم بھی مجھے باقی سب کی طرح موم بلایا کرو بچہ مجھے اچھا لگے گا"

نرین بیگم کے کہنے پر انابیہ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر ہلادیا

"اوے بیہ" حوریہ نے آہستہ آواز میں کہا

"کیا ہے ----"

"کچھ بتاؤ تو سہی" حوریہ نے اپنے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا اسکی بات پر انابیہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

"کس بارے میں؟؟؟"

Posted On Kitab Nagri

"ارے یار رات کے بارے کیا ہوا" پہلے تو انابیہ کو اسکی بات سمجھ نہیں آئی لیکن بات سمجھ آنے ہر سرخ چہرے کے ساتھ اسی گھورنے لگی
تم نہ چپ چاپ ناشتہ کرو انابیہ کے کہنے پر حوریہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا
"اچھا تو پھر گفٹ ہی بتادو"

"بعد میں دکھاؤنگی ابھی تو ناشتہ کرو" انابیہ کے کہنے پر حوریہ دوبارہ اپنے ناشتے میں مصروف ہو گئی جبکہ انابیہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ حوریہ کو دکھائے گی کیا؟ کیونکہ اسکے کنجوس شوہر نے اسے کوئی گفٹ دیا ہی کب تھا یا شاید اسکے رویے کی وجہ سے نہیں دیا
♥♥♥♥

روم میں داخل ہوتے ہی تبریز کی نظر سامنے تیار بیٹھی نور پر گئی جو اس وقت ریڈ ہیوی فرائیڈ پہنے کھلے بالوں کے ساتھ بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی اس کمر کو دیکھ کر تبریز کو ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ کمر بنا ہی اس کے لیے ہے جبکہ میک اپ کے نام پر اسنے صرف لال سرخ لپسٹک اور مسکارا لگایا تھا
"کہاں کی تیاری ہے" تبریز نے سوچوں میں گم بیٹھی نور سے کہا جو اسکے کہنے پر چونک کر سیدھی کھڑی ہو کر اپنی نگاہیں جھکا گئی

"میں نے پوچھا کہاں جانے کی تیاری ہے یا پھر اس خوش فہمی میں پڑ جاؤں کہ میرے لیے تم تیار ہوئی ہو" تبریز کہتے ہوئے اسکی طرف بڑھنے لگا جب اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ نور اپنے قدم پیچھے کی

Posted On Kitab Nagri

طرف اٹھانے لگی جب پیچھے دیوار اسکا راستہ ختم کر چکی تھی تبریز نے اس کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھ دیے

"وہ-آ-آج حوریہ آپ-آپی کی بارات ہے"

"تو تم نے مجھ سے اجازت لی---" نور نے اپنی سبز آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا جب نظر تبریز کی سبز آنکھوں پر پڑی وہ فوراً اپنی نگاہیں جھکا گئی

"وہ-م-میں نے پھوپھوس-سے پوچھا تھا"

"کہیں بھی جانا ہو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے کہو گی آئی سمجھ" تبریز کے کہنے پر اس نے جلدی سے اپنے سر کو جنبش دی تبریز نے مسکراتے ہوئے اس دیکھا جب نظر اس کے لپسٹک سے سجے سرخ ہونٹوں پر پڑی

تبریز نے سیکنڈ میں اس کے اور اپنے درمیان وہ فاصلہ ختم کیا اس کے شدت بھرے انداز پر نور نے اس کے مضبوط سینے پر ہاتھ رکھ کر خود سے دور کرنا چاہا اور شاید تبریز کو اسکی یہ مداخلت پسند نہیں آئی تھی جب ہی اس کے دونوں ہاتھ دیوار سے لگا دیے

تبریز نے دور ہو کر اسکا چہرہ دیکھا جو سفید سے سرخ ہو چکا تھا تبریز نے اسکا سر اپنے سینے پر رکھ لیا جواب گہرے گہرے سانس لے رہی تھی

"اپنا یہ ڈریس چینج کرو اور کوئی وائٹ یا بلیک کلر کا ڈریس پہننا"

Posted On Kitab Nagri

"ل- لیکن کیوں"

"کیوں کہ میں کہہ رہا ہوں مجھے نہیں پسند تم اس طرح تیار ہو کر باہر جاؤ، بلکہ رکو-----" تبریز کہتے ہوئے اسکی وارڈروب کی طرف بڑھ گیا اور اس میں سے ایک وائٹ کلر کا سیمپل ساڈریس نکال کر اسے دیا نور نے حیرت سے اس ڈریس کو دیکھا وہ کہیں سے بھی ایسا ڈریس نہیں تھا جسے کوئی بندہ کسی تقریب میں پہن سکے اسکی نظروں کا مطلب سمجھتے ہی تبریز نے وہ ڈریس رکھ کر ایک بلیک کلر کی میکسی نکال کر اسے دے

نور نے اسکے ہاتھ سے وہ میکسی تھام لی اور چیخ کرنے چلی گئی

"یہ والی لپسٹک لگاؤ" تبریز نے لائٹ پنک کلر کی لپسٹیک اسے دے دی جو کہ نور نے بنا کچھ کہے لگالی "اپنے بال باندھو"

کیا نور نے حیرت سے کہا

"میں نے کہا اپنے بال باندھو باہر جاتے وقت تم انہیں باندھا کرو گی گھر میں چاہے جیسے بھی رہو"

نور نے منہ بناتے ہوئے اپنے کھلے ہوئے بالوں کی پونی ٹیل بنالی "تمہارے گلاسز کہاں ہیں" تبریز نے ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے کہا

"وہ مل نہیں رہے ہیں نے سوچا بعد میں ڈھونڈ لوں گی-----" نور نے نظریں جھکا کر جھوٹ کہا کہ کہیں تبریز وہ بھی نہ پہنادے

Posted On Kitab Nagri

تبریز اپنا سر ہلا کر خود بھی تیار ہونے چلا گیا



"نور بیٹا اتنی پیاری تو لگ رہی تھیں چینج کیوں کیا اور تم نے بال کیوں باندھ لیے" ماجدہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا لگ تو ابھی بھی وہ بہت کیوٹ اور پیاری رہی تھی

کیونکہ میں نے کہا تھا "تبریز نے سڑھیوں سے اترتے ہوئے کہا

"اور یقیناً وہ ہیو ڈریس کھلے بال اور باقی سب چیزوں کا مشہورہ بھی آپ نے ہی دیا ہو گا"

"میں تو بس،،" ماجدہ بیگم نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن اسے سے پہلے ہی تبریز انکی بات کاٹ چکا تھا "آئندہ اپنے قیمتی مشہورے اپنے پاس ہی رکھیں گی تو بہتر ہو گا" تبریز بد لحاظی سے کہتے ہوئے نور کا ہاتھ تھام کر باہر کی طرح بڑھ گیا

"میری بات سنو اس لڑکے سے دور رہنا ورنہ اس کے لیے اچھا نہیں ہو گا" تبریز نے اسکے کان میں اپنی بھاری آواز میں سے سرگوشی کی اور اسے کار میں بیٹھا دیا

جبکہ اس لڑکے کا نام لیے بنا بھی نور سمجھ چکی تھی کہ وہ عبیر کی بات کر رہا ہے



حوریہ نے گھبرا کر اس خوبصورت کمرے کو دیکھا جو پورا پھولوں سے سجا ہوا تھا ویسے تو وہ اس کمرے میں پہلے بھی بہت بار آچکی تھی لیکن آج تو بات ہی کچھ اور تھی اسے یہی لگ رہا تھا کہ کم سے کم آج تو حدید اپنی ناراضگی ختم کر لے گا لیکن اسکی یہ خوش فہمی بھی جلد ہی دور ہو گئی

Posted On Kitab Nagri

جب حدید نے کمرے میں داخل ہو کر بنا اسکی طرف دیکھے اپنی وارڈروب سے کپڑے نکال کر واشروم کی طرف چلا گیا

حوریہ نے اپنی آنکھ سے نکلے آنسو صاف کیے اور اسکے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی
جب حدید واشروم سے نکل کر بیڈ کی طرف آیا اور اسکا پورے بیڈ پر پھیلا ہوا شرارہ سائیڈ کر کے اپنی جگہ بنا کر آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گیا

"حدید، پلیز مجھ سے بات کریں" حوریہ نے اپنی نم آواز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا
"پلیز لائٹ آف کر دو" حدید نے ہنوز اسی پوزیشن میں لیٹے ہوئے کہا
"میری غلطی اتنی بڑی تو نہیں تھی" حوریہ کافی دیر اسکے بولنے کا انتظار کرتی رہی لیکن اسکے کچھ نہ کہنے پر خود بھی چینج کرنے چلی گئی

اور پھر اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی واشروم سے باہر نکل کر بیڈ پر بیٹھ کر کافی دیر حدید کا چہرہ دیکھتی رہی
جو شاید نیند میں جا چکا تھا حوریہ نے اپنا سر اسکے سینے پر رکھ لیا اور کچھ ہی دیر میں وہ خود بھی نیند کی وادیوں میں کھو چکی تھی جب اسے حدید کا حصار اپنے گرد محسوس ہوا



حدید تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا آج اسکا اور شہرام کا ولیمہ تھا جس میں اسنے حوریہ کے حسین سراپے سے بامشکل نظریں چرائی تھیں لیکن اب وہ اپنی حور سے مزید ناراض نہیں رہنے والا تھا

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں قدم رکھتے ہی اسکے کانوں میں گانے کی آواز پڑی اسنے حیرت سے پورے کمرے کو دیکھا جہاں بیڈ پر پھولوں سے دل بنایا ہوا تھا اور بیڈ کے اوپر غباروں سے سوری لکھا ہوا تھا کمرے میں جگہ جگہ پھول بکھرے ہوئے تھے مگر اس سے بھی زیادہ حیرت اسے جب ہوئی جب اسنے اپنے پیچھے کھڑی حوریہ پر پڑی ایک پرانہ منظر اسکے زہن کے پردے پر لہرایا

"یہ کیا ہے حدید" حوریہ نے حیرت سے اپنے ہاتھ میں موجود پیک شدہ گفٹ کو دیکھتے ہوئے کہا "میری جان یہ تمہارا برتھ ڈے گفٹ ہے جلدی سے اسے کھولو اور پھر جلدی سے پہن کر آؤ" حدید کے کہنے پر حوریہ نے خوشی خوشی جلدی سے اسے کھولا لیکن اندر سے برآمد ہوئے گفٹ کو دیکھ کر اسنے اپنے سرخ چہرے کے ساتھ غصے سے حدید کو دیکھا

"یہ کیا ہے؟؟" حوریہ نے اپنے ہاتھ میں موجود گفٹ کو دیکھتے ہوئے کہا

"میری جان یہ تمہارا گفٹ ہے ----" حدید نے معصومیت سے جواب دیا "ایک یہی گفٹ ملا تھا آپکو"

www.kitabnagri.com

"ہاں یہی ملا تھا اب یہ تم پر ہے تم اب ہی پہننا چاہتی ہو یا پھر بعد میں" حدید کہتے ہوئے اسکے مزید قریب آگیا

"میں یہ کبھی بھی نہیں پہنوں گی حدید سن لیں آپ"

"ہاں میری جان پہنوں گی تو تم ضرور رنہ میں خود تمہیں"

Posted On Kitab Nagri

"اف حدید ----" حدید کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی حوریہ نے اسکا تحفہ اسکے اوپر پھیکا اور خود وہاں سے بھاگ گئی

حدید حیرت سے سامنے کھڑی حوریہ کو دیکھ رہا تھا جو اس وقت اُسکے دیے ہوئے اسی گفٹ میں موجود تھی جو حدید نے اسے دیا تھا وہ سیلو لیس لباس حوریہ کے گھٹنوں تک آرہا تھا اور اسے دیکھنے کے بعد تو حدید جیسے کچھ دیکھنا ہی نہیں چاہتا تھا

"تمہیں دیکھو نہ یہ کیا ہو گیا"

"تمہارا ہوں میں اور تم میری"

"میں حیران ہوں تمہیں کیا کہوں"

"یہ دن میں ہوئی کیسے چاندنی"

"یہ سب کیا ہے" حدید نے اسکے دلکش سراپے کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ حوریہ بنا اسے کوئی جواب دیے

اسکے سینے سے لگ گئی اور حدید کو تو جیسے یہ سب خواب لگ رہا تھا

"جاگی جاگی سی ہے پھر بھی خوابوں میں ہے"

"کھوئی کھوئی زندگی"

"تمہیں دیکھو نہ یہ کیا ہو گیا"

"تمہارا ہوں میں اور تم میری"

Posted On Kitab Nagri

"آئی۔ ایم سوری حدید میں جانتی ہوں مجھے آپ کو سب بتا دینا چاہیے تھا لیکن میں ڈر گئی تھی اسنے کہا اگر میں نے آپ سے خلع نہیں لیا تو وہ آپ کو مار دیا گا پہلے مجھے لگا کہ وہ صرف مجھے ڈرانے کے لیے کہہ رہا ہے اسلیے میں نے اتنا دیھان نہیں دیا لیکن جب دوبار آپ کو چوٹ لگی تو میں ڈر گئی مجھے لگا وہ آپ کو کچھ نہ کر دے اور اسکے پاس میری تصویر بھی تھیں آپ پلیز اپنی ناراضگی ختم کر لیجیے مجھ سے اور برداشت نہیں ہوگی" حوریہ روتے ہوئے اسے ہر بات بتا رہی تھی جبکہ حدید اسے اپنے حصار میں لے کر کھڑا اسکی باتیں سن رہا تھا

"میں تو اپنی ناراضگی کب کی ختم کر چکا ہوں بس تمہیں تھوڑا تنگ کر رہا تھا" حوریہ نے اسکے سینے سے اپنا سراٹھا کر اسے دیکھا

"تو آپ ناراض نہیں ہیں نہ"

"نہیں" حدید نے اسکے آنسو انگلیوں کے پوروں سے صاف کرتے ہوئے کہا

"حور میری جان بس آئندہ کوئی بھی بات ہو تم مجھے بتاؤ گی"

"میں نے آپ کو اسلیے نہیں بتایا تھا آپ پریشان ہو جاتے"

"اور خود جو تم اتنے دنوں پریشان تھیں آئندہ کوئی بھی بات ہو تم مجھے بتاؤ گی کیا میں اس لائق نہیں ہوں کہ تم مجھ سے اپنی پریشانی سنیر کر سکو"

Posted On Kitab Nagri

"سوری حدید میں پکاب ہر بات آپکو بتاؤنگی" حوریہ نے معصومیت سے کہتے ہوئے اپنے آنسو صاف کیے اور اسکے ماتھے پر ہلکے سے اپنے لب رکھ دیے

"بہکے بہکے سے من"

"مہکے مہکے سے تن"

"اُوجلی اُوجلی فضاؤں میں ہے"

حدید نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے مزید اپنے قریب کر لیا

"آج ہم ہیں جہاں کتنی رنگینیاں"

"جھلکی جھلکی نگاہوں میں ہے"

حدید نے اسکا ہاتھ تھام کر اس ہر اپنے لب رکھ دیے

"مجھے لگایہ ڈریس مجھے تمہیں زبردستی پہنانی ہوگی"

حدید کے کہنے پر حوریہ نے شرماتے ہوئے اسے دیکھا اور اسکے سینے پر اپنا سر رکھ دیا اور دونوں ہلکے ہلکے موو کرنے لگے

"نیلی نیلی گھٹاؤں سے ہے چن رہی"

"ہلکی ہلکی روشنی"

"تمہیں دیکھو نہ یہ کیا ہو گیا"

Posted On Kitab Nagri

"تمہارا ہوں میں اور تم میری"

"میں حیران ہوں تمہیں کیا کہوں"

"یہ دن میں ہوئی کیسے چاندنی"

حدید اسکے بالوں میں نرمی سے اپنے ہاتھ ڈالا اور اسکی بند آنکھوں پر اپنے لب رکھ کر اسکے گالوں پر اپنے لب رکھ دیے

"میں تو انجان تھی یوں بھی ہو گا کبھی"

"پیار بر سے گایوں ٹوٹ کے"

"آئی لو یومائی لائف" حدید نے کہتے ہوئے اسکی گردن پر اپنے لب رکھے دیے

"سچ یہ اقرار ہے سچ یہی پیار ہے"

"باقی بندھن ہیں سب جھوٹ کے"

حدید نے نرمی سے اسکی سانسوں کو اپنی قید میں لے لیا

"میری سانسوں میں ہے گھل رہی پیار کی"

"دھیمی دھیمی راگنی"

حدید نے اسکا وجود اپنی بانہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا حوریہ نے سختی سے اسکی شرٹ اپنے ہاتھوں میں

تھامی ہوئی تھی

Posted On Kitab Nagri

"ح-حدی-د"

"شش"- حدید نے اسکے نرم لبوں پر اپنی انگلی رکھ دی اور اس پر جھک گیا حوریہ نے بھی گھبراتے

ہوئے اپنا آپ اسے سونپ دیا

"تمہیں دیکھو نہ یہ کیا ہو گیا"

"تمہارا ہوں میں اور تم میری"

"میں حیران ہوں تمہیں کیا کہوں"

"یہ دن میں ہوئی کیسے چاندنی"



کمرے میں داخل ہوتے ہی شہرام سرد آہ بھر کر رہ گیا کیونکہ اسکی بیوی آج پھر اپنا سارا سنگھارا اتار چکی تھی

"دل کے ارمان دل میں ہی رہ جائینگے" شہرام بڑبڑاتے ہوئے اپنی وارڈروب کی طرف بڑھ گیا لیکن اسکی یہ بڑبڑاہٹ انابیہ بھی سن چکی تھی لیکن پھر بھی بنا کچھ بولے اپنے اوپر کمبل درست کر کے لیٹ گئی

"انابیہ ایسا کب تک چلے گا" شہرام نے اسکے پاس آکر پوچھا جو بنا اسکی بات کا جواب دیے اسی طرح لیٹی رہی

"میں تم سے بات کر رہا ہوں" اب کی بار اسنے تھوڑا سختی سے کہتے ہوئے اسکے اوپر سے کمبل کھینچ لیا

Posted On Kitab Nagri

"کیا بد تمیزی ہے"

"اور جو تم کر رہی ہو وہ ٹھیک ہے"

"میں نے کچھ نہیں کیا آپ ہی کی خواہش تھی مجھ سے شادی کرنے کی میں نے نہیں کہا تھا"

"انا بیہ میں محبت کرتا ہوں تم سے بے حد"

"سید شہرام درانی میں نے نہیں کہا کہ آپ مجھ سے محبت کیجیے اور شاید آپ بھول سکتے ہیں لیکن میں

نہیں بھول سکتی آپ نے میرے ساتھ کیا کیا" وہ انتہائی بد تمیزی سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

"میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا تھا پر تم تمہارے ساتھ پلیز ایک بار معاف کر دو" شہرام نے اس کے گال

پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جسے انا بیہ نے جھٹکے سے ہٹا دیا اور بنا کچھ کہے جا کر بیڈ پر لیٹ گئی

"دیکھنا انا بیہ بہت جلد تمہیں میری محبت پر یقین ہو جائے گا" شہرام کہہ کر وہاں سے چلا گیا



"چلو آ جاؤ مس عورت" ہادی نے آسکریم پارلر کے سنے گاڑی روک کر اپنے برابر بیٹھی عائشہ سے کہا

"میں نہیں آرہی تم لے کر آؤ اور سنو دولا کر دینا ایک کون میں ایک کپ میں" عائشہ نے اسے اپنی دو

انگلیاں دکھاتے ہوئے کہا

"لیکن بات تو ایک ہی کی ہوئی تھی"

Posted On Kitab Nagri

"بات ایک ہی کی نہیں ہوئی تھی بات صرف آسکریم کی ہوئی تھی کہ میں تمہاری دوستی کی آفر تجھی قبول کرونگی جب تم مجھے آسکریم کھلاؤ گے" ہادی نے بے چارگی سے اسے دیکھا اور گاڑی سے نکل کر اندر چلا گیا

اسکے جانے کے بعد عائشہ نے گاڑی کاشیشہ نیچے کر کے باہر دیکھا جہاں ہلکی ہلکی بوندیں گر رہی تھیں ایسے موسم میں ہمیشہ وہ گانے سنتی تھی یہی سوچتے ہوئے اسکی نظر پلئیر پر گئی عائشہ نے مسکراتے ہوئے اسے آن کر دیا اور مسکراتے ہوئے اس موسم اور گانے کا انجوائے کرنے لگی جب نظر ہادی پر پڑی جو بھاگتے ہوئے اپنی کار کی طرف آرہا تھا بارش اب بہت تیز ہو چکی تھی

"میں نے جانی عشق کی گلی"

"بس تیری آہٹیں ملیں"

"میں نے چاہا، چاہوں نہ تجھے"

"پر میری ایک نہ چلی"

ہادی نے گاڑی میں بیٹھ آسکریم عائشہ کو دے دی عائشہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا

"یہ تو ایک ہی ہے"

"مس عورت پہلے یہ کھالو پھر دوسری لا دوں گا"

"عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں بارشیں"

Posted On Kitab Nagri

"پھر بھی کیوں کر رہا دل تیری خواہشیں"

"دل میری نہ سنے دل کی میں نہ سنوں"

"دل میری نہ سنے دل کا میں کیا کروں"

عائشہ نے ایک نظر اپنے برابر بیٹھے شخص کو دیکھا جو اس وقت بلیک پینٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جیکٹ میں ملبوس تھا بارش کی وجہ سے چند گیلی لٹیں ماتھے پر گری ہوئی تھیں

اپنے آپ کو نظروں کے حصار میں محسوس کر کے ہادی نے مڑ کر اسے دیکھا جو اس کے دیکھنے پر سٹپٹا کر اپنی آنکسیریم کی طرف متوجہ ہو گئی اس کی حرکت پر ہادی نے اپنی مسکراہٹ دبائی



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/003357500595)

دروازہ نوک ہونے کی آواز پر اسنے اپنا آنسو سے تر چہرہ اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور اندر آنے کی اجازت دی وہ صبح سے ہی کمرے میں بند آنسو بہا رہی تھی کیونکہ تبریز نے صبح ہی اسے اچھا خاصا ڈانٹ دیا تھا اتنے وقت میں اسے اتنا اندازہ تو ہو گیا تھا کہ تبریز بہت غصے والا ہے اور آج صبح ہی وہ اسے اچھا خاصا ڈانٹ چکا تھا کیونکہ اسکے منع کرنے کے باوجود بھی بور ہونے کی وجہ سے وہ ماجدہ بیگم کے پاس چلی گئی تھی لیکن اسکے بعد سے ہی تبریز کی وجہ سے وہ اس کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی

"میم یہ ڈریس پہن کر تیار ہو جائیے بیوٹیشن آنے والی ہوگی" اس لڑکی نے ایک بھاری کامدار میکسی اسکے سامنے رکھتے ہوئے کہا نور نے حیرت سے اس ڈریس کو دیکھا

"کس لیے، بلکہ مجھے نہیں پہننا یہ سوٹ اور نہیں ہونا تیار" نور کہتے ہوئے اپنے چہرے کا رخ پھیر گئی

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میم آج تو آپ کا ولیمہ ہے" اس لڑکی کے انکشاف پر اس نے حیرت سے لڑکی کو دیکھا اس تو پتہ ہی نہیں تھا کہ آج اس کا ولیمہ ہے

"پلیز آپ جایے یہاں سے" نور نے کہتے ہوئے اپنا چہرہ دوسری جانب کر لیا جب کمرے میں داخل ہوتے تبریز نے اس کی بات سن کر ملازمہ کو جانے کا اشارہ کیا جو اس کا اشارہ ملتے ہی وہاں سے چلی گئی تبریز چلتا ہوا اسکے قریب آیا جو اس کی موجودگی سے بے خبر بیٹھی ہوئی تھی

"کیا مسئلہ ہے" تبریز کی بھاری آواز سن کر نور گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھی

"تیار کیوں نہیں ہونا تمہیں" تبریز چلتا ہوا اسکے بالکل قریب آ کر کھڑا ہو گیا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی چہرے پر آنسو کے نشان موجود تھے

"مجھ- مجھے کہیں نہیں جانا"

"جانا تو پڑے گا نہ میری جان آج خاص دن ہے" تبریز نے محبت سے کہتے ہوئے اس کا گال تھپکا وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اسکے صبح غصہ کرنے کی وجہ سے رورہی تھی

"ٹھیک ہے میں آئندہ تم پر غصہ نہیں کروں گا اب جلدی سے فریش ہو جاؤ کھانا کھاؤ اور پھر تمہیں تیار ہونا ہے" تبریز کے کہنے پر نور نے ایک نظر اسے دیکھا اور واشروم میں چلی گئی اسے پتا تھا اگر وہ منع بھی کرتی تو ہونا وہی تھا جو تبریز نے کہا ہے



Posted On Kitab Nagri

سب کی نظریں دلہن بنی نور پر تھیں جو دلہن بنی غضب کی لگ رہی تھی ٹی پنک کلر کی کا مدار میکسی میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

آج نور اور تبریز کے ولیمے کی رسم تھی

"حاشر بھائی" حاشر نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے ہادی کو دیکھا جو اپنی بتیسی دکھائے اسے دیکھ رہا تھا "تمہارا تو ہر جگہ آنا لازمی ہے، ہے نہ ورنہ فنکشن شروع کیسے ہوگا" حاشر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو جو ابا اور زیادہ مسکرانے لگا

"جانتا ہوں لیکن ابھی میں تو آپ کے والٹ کو پوچھنے آیا تھا" ہادی کے کہنے پر حاشر جلدی سے اپنی پوکیٹس میں والٹ چیک کرنے لگا

"وہ میرے پاس ہے" ہادی نے اپنے ہاتھ میں موجود اسکا والٹ دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اسکے دکھانے پر حاشر نے جلدی سے اسکے ہاتھ سے والٹ چھین لیا

"میں نے دو ہزار لیے ہیں آپ کے والٹ سے"

"اوہ اچھا، لیکن کس لیے"

"وہ نہ میں نے ہانیہ کو بیک سائیڈ پر بھیجا ہے بس اس کام کا معاوضہ لیا ہے آپ اس سے جا کر مل لیجیے"

"بے وقوف تم نے اسے وہاں کیوں بھیجا" حاشر دبا دبا سا چیخا

"مطلب بھائی بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے جا کر کچھ بات کیجیے"

Posted On Kitab Nagri

"لیکن میں کیا بات کرونگا"

"ارے آپ ٹیچر ہیں، اسکے کہہ دیجیے گا کہ کل کے ٹیسٹ کی تیاری اچھی کرنا-----" ہادی نے اپنے مطابق مشہورہ دیا

"ہادی نے کوئی ٹیسٹ نہیں دیا" حاشر نے اپنے دانت پیستے ہوئے کہا

"تو کہہ دیجیے کہ اگر کچھ سمجھ نہ آئے کوئی پر اہلم ہو تو مجھ سے پوچھ لینا وغیرہ وغیرہ اتنی تو باتیں ہوتی ہیں" ہادی کے کہنے پر حاشر گہرا سانس لے کر اس طرف چلا گیا



"بھائی یہی وہ لڑکی ہے جس نے میری آنکھ میں مارا تھا" اس آدمی نے تھوڑی دور کھڑی ہانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو ارد گرد دیکھ رہی تھی

"اس چھوٹی سی لڑکی سے تو پیٹ کے آیا تھا" اس آدمی نے حیرت سے کہا
"بھائی ڈرتی نہیں ہے وہ"

"ابے چھوڑ چل آدیکھتے ہیں کتنا دم ہے اس میں" وہ آدمی اپنے ساتھ موجود دو لڑکوں کو اشارہ کر کے ہانیہ کی طرف بڑھنے لگا

ہانیہ نے حیرت سے ارد گرد دیکھا جہاں کوئی بھی نہیں تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ہادی نے اسے یہاں کیوں بھیجا ہے یہی سب سوچتے ہوئے وہ اندر جانے لگی جب پیچھے سے کسی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا اور اسے اپنی گاڑی میں ڈالنے لگا ہانیہ زور زور سے اپنے ہاتھ پیر چلانے لگی

Posted On Kitab Nagri

حاشر نے دور سے جب ہانیہ کو گاڑی میں ڈالتے ہوئے دیکھا تو بھاگتے ہوئے اس گاڑی کی طرف بڑھنے لگا لیکن اس کے قریب پہنچنے سے پہلے ہی وہ لوگ گاڑی کو وہاں سے دور لے جا چکے تھے حاشر بنا وقت ضائع کیے اپنی کار کی طرف بڑھا اور کار کی سپیڈ تیز کرتا ہوا اس گاڑی کے پیچھے جانے لگا

"کون ہو تم لوگ چھ - چھوڑو مجھے" ہانیہ نے روتے ہوئے اس آدمی کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسکا ڈوپٹہ اسکے وجود سے الگ کر چکا تھا جبکہ اسکے اتنا کہنے پر اس آدمی نے اپنا بھاری ہاتھ اسکے نازک چہرے پر مار دیا جسکے اس کا ہونٹ پھٹ چکا تھا

اس آدمی نے ایک سنسان جگہ ہر گاڑی روک کر ہانیہ کو گاڑی سے باہر نکالا اور اسکے نکلتے ہوئے باقی کے افراد بھی گاڑی سے نکل چکے تھے اسکے زور سے کھینچنے ہر اسکی قمیض بازو سے پھٹ چکی تھی اور وہ روتے ہوئے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی جب اس آدمی نے ہانیہ کے وجود کو زمین پر پھینکا جب ایک بھاری ہاتھ کا مکا پڑتے ہی وہ پیچھے کی طرف جا گرا تھا

حاشر کے ایسا کرتے ہی ہانیہ تیزی سے اسکے پیچھے چھپ گئی جب باقی کے افراد حاشر کو مارنے کے لیے آگے بڑھے جب حاشر پکڑ کر ان پر اپنا غصہ برسانے لگا اسکے سر پر جیسے جنون سوار تھا حاشر انہیں مارنے میں مصروف تھا جب پیچھے سے وہ آدمی اٹھ کر اتنی جیب سے گن نکال کر اس ہر چلانے لگا

یہ دیکھتے ہی ہانیہ نے تیزی سے اسکے قریب جا کر اسے دھکا دیا اور دونوں ہی زمین پر گر گئے جبکہ گرنے کی وجہ سے حاشر کا بازو زخمی ہو چکا تھا اسکے ہاتھ میں موجود گن دیکھ کر حاشر ہانیہ کا ہاتھ تھام کر تیزی

Posted On Kitab Nagri

سے اس جگہ سے بھاگ گیا جب اپنے پیچھے اسے گولی چلنے کی آواز آئی یقیناً وہ گولی اسکے لیے ہی تھی جس سے وہ بچ چکا تھا

وہ دونوں بھاگتے ہوئے کافی دور آچکے تھے پوری جگہ پر اندھیرا تھا ایسا لگ رہا تھا وہ اس وقت جنگل میں موجود ہیں

"سراب ہم کیا کریں گے" بے ہانیہ نے ڈرتے ہوئے حاشر سے ہو چھا

"تمہارے پاس موبائل ہے۔۔۔۔۔"

"نہیں وہ تو شاید اسی جگہ پر گر گیا، سر مجھے گھر جانا ہے سب پریشان ہو رہے ہونگے"

"میں بھی تمہیں سہی سلامت گھر پہنچانا چاہتا ہوں لیکن اس جگہ پر مکمل اندھیرا ہے کچھ نظر نہیں آ رہا اور ہمارے پاس موبائل بھی نہیں ہے"

"تو اب ہم کیا کریں گے" ہانیہ کی رندھی ہوئی آواز سن کر حاشر نے اسے دیکھا

"تم فکر مت کرو میں ہوں نہ وعدہ کرتا ہوں تمہیں خیریت سے گھر چھوڑ کر آؤنگا ابھی کے لیے یہیں پر

بیٹھ جاؤ"

"میں نہیں بیٹھوں گی اگر کوئی کیڑا ہوا تو یا پھر سانپ بھی ہو سکتا ہے" ہانیہ نے خوفزدہ ہو کر اسے دیکھا

"ہانیہ کچھ نہیں ہے"

"مجھے نہیں بیٹھنا"

Posted On Kitab Nagri

"ٹھیک ہے پھر تم یہیں کھڑی رہو میں بیٹھ جاتا ہوں" حاشر کہتے ہوئے اس جگہ موجود درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد ہانیہ بھی منہ بناتی ہوئی حاشر سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی جبکہ ڈر اسے ابھی بھی لگ رہا تھا



حاشر نے اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا جہاں صبح ہو چکی تھی وہ جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھا سنے اپنے برابر دیکھا جہاں ہانیہ ہر چیز سے بے خبر ہو کر سو رہی تھی

"ہانیہ" حاشر نے اسے پکارا لیکن اسکے نہ اٹھنے پر ہلکے سے اسکا کندھا ہلایا

"کیا ہے" ہانیہ نے نیند سے بھری آواز میں منہ بناتے ہوئے کہا

"ہانیہ اٹھو ہمیں چلنا ہے" حاشر کی آواز سن کر اسنے اپنی پوری آنکھیں کھول کر حیرت سے اسے دیکھا

لیکن پھر سب یاد آنے پر فوری اپنی جگہ سے اٹھی

حاشر نے اسے دیکھ کر اپنی نگاہیں چرائیں ایک تو اسکے پاس ڈوپٹہ بھی نہیں تھا دوسرا اسکے بازو کا کپڑا مکمل پھٹ چکا تھا

حاشر نے اپنا کوٹ اتار کر اسے دیا ہانیہ نے فوراً اسکے کوٹ کو تھام کر پہن لیا

"چلو" حاشر نے کہتے ہوئے اسے اپنے پیچھے چلنا کا اشارہ کیا

تھوڑی دیر چلنے کے برداشت اسنے مڑ کر ہانیہ جو دیکھا جو اس سے کافی پیچھے تھی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہی تھی حاشر اپنا سر نفی میں ہلاتا ہوا اس کی طرف بڑھا

Posted On Kitab Nagri

"کچوے کی رفتار سے کیوں چل رہی ہو یا پھر میری ساتھ تمہیں بہت پسند آگیا ہے" حاشر کے کہنے پر ہانیہ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جب حاشر کی نظر اسکے چہرے پر پڑی جہاں تکلیف دہ تاثرات موجود تھے

"کیا ہوا"

"وہ میرے پیر میں چوٹ لگ گئی ہے" ہانیہ نے رندھی ہوئی آواز میں معصومیت سے کہا حاشر بیٹھ کر اسکا پیر دیکھ کر اسکے زخم کا معائنہ کرنے لگا

"کیسے لگی یہ چوٹ"

"شاید بھاگتے ہوئے لگ گئی تھی جب کچھ محسوس نہیں ہوا لیکن اب چلنے میں درد ہو رہا ہے"

حاشر نے کھڑے ہو کر دوپل اسے دیکھا اور اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا

"سر آپ کیا کر رہے ہیں مجھے نیچے اتاریں" ہانیہ نے گھبرا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا

"دیکھو ہانیہ تمہارے پیر پر چوٹ لگی ہے اور چلا تم سے جانہیں رہا اور جس طریقے سے تم چل رہی ہو ہم

کل صبح تک تو وہاں پہنچ ہی جائینگے تو ابھی کے لیے یہی بہتر ہے خاموش ہو جاؤ"

"سر پلیز م-----"

"ہانیہ" حاشر کی سخت آواز سن کر ہانیہ چپ ہو کر اپنا ننھا سادل سمبھالنے لگی جو اسکے اتنے قریب آنے

پر تیز تیز دھڑک رہا تھا



Posted On Kitab Nagri

گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا ہانیہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اندر کی طرف جانے لگی جہاں سامنے ہی راشدہ بیگم رو رہی تھیں اور عورتیں ان کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں

"امی" ہانیہ نے کپکپاتی آواز میں کہا اسکی آواز سن کر راشدہ بیگم نے اسے دیکھا اور بھاگتے ہوئے اسکے قریب آکر اسے اپنے سینے سے لگالیا اپنے کا سہارا ملتے ہی وہ بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی راشدہ بیگم اسے اپنے ساتھ اندر لے کر آگئیں جب باہر موجود باقی افراد بھی اندر آگئے

حاشر انہیں ساری بات بتا چکا تھا جسے سن کر احمد صاحب نے روتے ہوئے حاشر کا شکریہ ادا کیا جو ان کی بیٹی کو سہی سلامت گھر لے آیا تھا

"دیکھو تو سہی ساری رات اس لڑکے کے ساتھ باہر رہ کر آئی ہے" ایک عورت نے آہستہ سے کہا لیکن وہ آواز ہانیہ سن چکی تھی جسے سن کر وہ مزید راشدہ بیگم سے چپک گئی "ساری رات ہانیہ اس لڑکے کے ساتھ تھی پتا نہیں کیا، کیا ہوا ہوگا" حمیدہ (راشدہ کی بڑی بہن) نے ہانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"آپا کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ" راشدہ بیگم نے اپنی بہن کو خفگی سے دیکھتے ہوئے کہا "جو سہی ہے میں تو وہی کہہ رہی ہوں ساری رات ہانیہ باہر گزار کر آئی ہے وہ بھی اس لڑکے کے ساتھ حالت نہیں دکھ رہی تمہیں اس لڑکی کی"

"چپ ہو جائیے" جب بات برداشت سے باہر ہو گئی تو حاشر نے دھاڑتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"چپ ہو جائے ورنہ میں آپکا بلکل لحاظ نہیں کرونگا" اسکے کہنے پر پہلے تو وہ سہم گئیں لیکن پھر واپس اسی بات پر آ گئیں

"ارے میاں اگر اتنا ہی برا لگ رہا ہے تو تم خود ہی اس سے شادی کر لو کیونکہ اب کوئی شریف لڑکا تو اسے اپناے گا نہیں" حمیدہ کے کہنے پر حاشر نے خاموش ہو کر ہانیہ کی طرف دیکھا جس کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ قصور وار تھی

"کہوں نہ اب کیوں خاموش ہو گئے ہو"

"بس کر دو حمیدہ اب اگر تم نے میری بیٹی کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو میں بھول جاؤنگا کے تم کون ہو" احمد صاحب نے غصے سے حمیدہ دیکھتے ہوئے کہا

"مجھے قبول ہے" حاشر کی آواز پر ہانیہ کے ساتھ ساتھ سب نے حیرت سے اسے دیکھا

"مجھے ہانیہ سے نکاح قبول ہے آپ ابھی اور اسی وقت مولوی بلاوا یے"

"حاشر یہ فیصلے جذباتی یا غصہ ہو کر نہیں لیے جاتے" شہرام نے آگے بڑھ کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا

"میں نے کہہ دیا شہرام ہانیہ کا نکاح آج ہی ہو گا وہ بھی مجھ سے اور میں یہ فیصلہ اپنے پورے ہوش و حواس میں کر رہا ہوں"

حاشر کہہ کر اس جگہ سے باہر نکل گیا جبکہ انابیہ روتی ہوئی ہانیہ کو اپنے ساتھ لگا کر کمرے میں لے گئی



Posted On Kitab Nagri

"امی آپنی مجھے کوئی نکاح نہیں کرنا میں نے کچھ نہیں کیا" ہانیہ نے روتے ہوئے اپنی ماں اور بہن کو دیکھ کر کہا

"میں جانتی ہوں ہانیہ کے تم نے کچھ نہیں کیا لیکن ابھی کے لیے یہ فیصلہ ہی اچھا ہے تم دیکھنا حاشر تمہیں بہت خوش رکھے گا" راشدہ بیگم نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا ہانیہ نے بے بس سے اپنی ماں کو دیکھا

"امی-----"

"ہانیہ میں اور تمہارے بابا کبھی بھی تم لوگوں کے لیے غلط فیصلہ نہیں لینگے میں نے حاشر کی آنکھوں میں تمہارے لیے پسندیدگی دیکھی ہے" راشدہ بیگم نے اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا لیکن وہ مسلسل اپنا سرنفی میں ہلا رہی تھی

"لیکن امی"

"انا بیہ اسکا حولیہ درست کرو" اب کی بار راشدہ بیگم نے بنا اسکی طرف دیکھے انا بیہ سے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئیں

تھوڑی ہی دیر بعد مولوی اور حاشر کے وہاں آچکے تھے اسکی ماں بچپن میں ہی اسے چھوڑ کر جا چکی تھیں اسکی زندگی میں رشتے ایک نام پر صرف اسکی باپ ہی تھا لیکن اب اسکی زندگی میں ہانیہ آچکی تھی اور آج وہ "ہانیہ میکائیل" سے "ہانیہ حاشر" بن چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

"جاؤ بیٹا بہو کو اپنے کمرے میں لے جاؤ" جاوید صاحب نے حاشر کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر وہ اپنے سر ہلا کر اسے اپنے کمرے میں لے گیا گھر کافی زیادہ بڑا تھا اور بہترین سجاوٹ اس گھر کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی

حاشر اسے لے کر اپنے بڑے سے کمرے میں لے آیا اور وہ بت بنی اسکیے ساتھ چلتی رہی "جاؤ ہانیہ یہ ڈریس چینج کر لو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لے کر آتا ہوں" حاشر نے ایک آرام دہ سوٹ اسے پکڑاتے ہوئے کہا ہانیہ خاموشی سے وہ سوٹ تھام کر واشروم میں چلی گئی انابیہ اسکا سارا ضروری سامان پیک کر کے حاشر کو دے چکی تھی اسکے واشروم میں جاتے ہی حاشر اسکے لیے کھانا لینے چلا گیا کیونکہ گھر پر سب کے لاکھ کہنے پر بھی اسنے کچھ نہیں کھایا تھا

کھانے کی ٹرے حاشر نے ٹیبل پر رکھ دی اور ہانیہ کا انتظار کرنے لگا لیکن کافی دیر کے بعد بھی جب ہانیہ باہر نہ نکلنے پر حاشر نے واشروم کا دروازہ ناک کیا

"ہانیہ" حاشر نے دروازہ ناک کرتے ہوئے پریشانی سے کہا لیکن کوئی جواب نہ ملنے پر اسکی پریشانی میں مزید اضافہ ہوا آج جو کچھ بھی ہوا اس کی وجہ سے وہ زہنی طور پر بہت ڈسٹرب ہو گئی تھی اس سب کی وجہ سے، کہیں خود کو کچھ نہ کر لے، یہ خیال آتے ہی اسنے واشروم کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا واشروم اندر سے لاک نہیں تھا حاشر بنا دیر کیے دروازہ کھول کر اندر جانے لگا جب باہر آتی ہانیہ سے زور دور ٹکراؤ ہوا

Posted On Kitab Nagri

اور دونوں ہی اس زوردار ٹکراؤ اور وہاں موجود کی وجہ سے پھسل کر زمین بوس ہو چکے تھے گرتے ہوئے حاشر کا ہاتھ لگنے کی وجہ سے اب دونوں اس شاور کے پانی میں بھیگ رہے تھے حاشر نے اپنے اوپر جھکی ہانی کو دیکھا جو گرنے کے ڈر کی وجہ سے اپنی آنکھیں بند کر کے مزے سے اس کے اوپر لیٹی ہوئی تھی جبکہ اس کے بھیگے ہوئے سفید فراق کو دیکھ کر حاشر نے اپنی نگاہیں چرائیں

"یہ ہانی سب ٹھیک ہے چلو اٹھو" حاشر نے پیار سے اس کے چہرے سے گیلے بال ہٹاتے ہوئے کہا جبکہ اس کی آواز سن کر ہانی نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں اور اپنی پوزیشن دیکھتے ہی فوراً اٹھ گئی اس کے اٹھتے ہی حاشر بھی اس جگہ سے اٹھ گیا



"آپ نے بلایا تھا" نور نے معصومیت اپنی نظریں جھکائیں سامنے بیٹھے تبریز سے کہا "ہاں، یہ رہی تمہاری ساری کتابیں" تبریز نے ٹیبل پر رکھی اس کی کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"تم خود پڑھتی تھیں"

"نہیں آپ پڑھاتی تھیں اور کبھی عبیر" بات کا اندازہ ہونے پر اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اس نے ڈرتے ڈرتے اپنی جھکی نظریں اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر شاید اپنا غصہ کنٹرول کر رہا تھا

"آج سے تمہیں میں پڑھاؤنگا"

Posted On Kitab Nagri

"نہیں میں خود ہی"

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا" اب کی بار اسنے سخت لہجے میں اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا
"بیٹھو" اسکے کہنے پر نور اہنا چشمہ درست کرتی ہوئی آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیل کر سامنے بنے
صوفے پر بیٹھ گئی



"ماما جی کیا آپ میری بات سننا پسند کریں گی" ہادی نے کمرہ سمیٹتی ہوئی نرمین بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا اور
انکے ہاتھ تھام کر اپنے برابر صوفے پر بٹھالیا
"اب کہہ بھی دو ہادی مجھے کام ہے" ----
"میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ شہرام بھائی حید بھائی تبریز بھائی اور فائز بھائی کی بھی شادی ہو چکی ہے تو
میرا نمبر کب آئے گا"

"پہلے اس لائق تو ہو جاؤ کماتے تو کچھ ہو نہیں" نرمین بیگم نے اسکے سر پر ہلا سا تھپڑ مارتے ہوئے کہا
"مجھے کمانے کی کیا ضرورت ہے ڈیڈ اور بھائی ہے نہ"

"تو کیا ساری زندگی یہی کرنا ہے ہادی میری بات کان کھول کر سن لو یا تو نوکری کرو یا اپنے ڈیڈ کا بزنس
سمجھا لو ورنہ میں تو کبھی بھی عائشہ کے گھر نہیں جاؤنگی بھئی وہ بھی تو فخر سے کہے کہ اس کا شوہر کیا کرتا
ہے" نرمین بیگم کے کہنے پر ہادی نے حیرت سے انہیں دیکھا
"م- میں عائشہ کا نام تو نہیں لیا"

Posted On Kitab Nagri

"میرا بچہ مجھے سب نظر آتا ہے"

"تو جب آپ سب جانتی ہیں تو میرا رشتہ کیوں نہیں لے کر جا رہی ہیں"

"کیونکہ میں چاہتی ہوں تم کچھ کماؤ اور اپنی یہ حرکتیں چھوڑ دو جو تم لوگوں کو بلیک میل کر کے پیسے نکلواتے ہو"

"اب ایسی بات بھی نہیں ہے موم میں ہر کسی سے بھی پیسے نہیں لیتا" ہادی نے اپنا سر کھجاتے ہوئے کہا
"مثلاً کسے چھوڑا ہے تم نے"

"آپ کو" اس نے اپنی بتیسی دکھاتے ہوئے کہا
"اچھا اور مجھے کس بات پر بلیک میل کرو گے"

"میں ہر کسی سے پیسے نہیں لیتا موم اور نہ ہی میں ہر بات کسی کو بتاتا ہوں ورنہ کل رات میں نے دیکھا تھا
کیسے آپ اور ڈیڈ ایک دوسرے کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہے تھے اور پھر ڈیڈ نے آپ کو-----"

www.kitabnagri.com

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے" ہادی جو اپنی دھن میں کہہ رہا تھا نرمین بیگم کے چلانے پر ہڑبڑا کر کمرے سے تیزی سے بھاگ گیا

"یا خدا یہ کیا چیز پیدا کی ہے میں نے" نرمین بیگم نے اپنی ہتھیلی کو ماتھے پر رکھتے ہوئے کہا



Posted On Kitab Nagri

آج حاشر نے اپنے ولیمے کی چھوٹی سی تقریب رکھی تھی جس میں اس نے صرف خاص لوگوں کو ہی بلایا تھا تا کہ ان سب کو اس کے نکاح کی خبر ہو جائے

اس پوری تقریب میں ہانیہ بنا کچھ کہے صرف وہی کیا جو اسے کرنے کو کہا جاتا اسنے کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی اور اس کی حالت دیکھ کر حاشر کے دل پر کیا گزر رہی تھی یہ صرف وہی جانتا تھا

ابھی بھی وہ سارے کاموں سے فارغ ہو کر اپنے کمرے میں داخل ہوا جہاں ہانیہ اپنا سر گھٹنوں میں رکھے رو رہی تھی دلہن بن کر ہانیہ پر کمال کا روپ آیا تھا لیکن ہانیہ کو اس سب سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا

حاشر پریشانی سے اسکی جانب بڑھا

"ہانی میری جان کیا ہوا ہے" ہانیہ نے اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا

"آپ تو مجھے و- وہاں سے ب- بچا کر لائے تھے اور ان سب نے آپ کے س- ساتھ بھی یہ سب کر دیا لیکن آپ فکر مت کیجیے میں آپ پر بوجھ نہیں بنوں گی" ہانیہ روتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی جبکہ حاشر غصے سے اسے دیکھ رہا تھا

"میں نے تم سے کب کہا کہ تم مجھ پر بوجھ ہو کیا تم اتنی بیوقوف ہو کہ تمہیں میری محبت کبھی نظر ہی نہیں آئی تمہیں کبھی بھی میرے لہجے میری باتوں سے یہ اندازہ نہیں ہوا کہ مجھے تم سے محبت ہے" اس کی باتیں سن کر ہانیہ نے حیرت سے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"میں تم سے محبت کرتا ہوں ہانیہ آج سے نہیں بلکہ جب سے، جب سے میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا ڈیڈ جگہ جگہ پر ڈونیشن دیتے ہیں اس دن بھی کالج میں اسی وجہ سے آیا تھا جب نظر تم پر گئی اور یہ دل تمہارا ہو گیا سوچا تمہیں بھول جاؤں لیکن یہ میرے بس میں نہیں تھا اس لیے اس کالج میں ٹیچر کی جوب کرنے کے لیے آنا پڑا تاکہ دن میں ایک بار ہی سہی تمہارا دیدار تو ہو میں ڈیڈ کو تمہارے گھر رشتے کے لیے بھیجنے والا تھا لیکن اس پہلے یہ سب ہو گیا اور مجھے بالکل نہیں برداشت کے کوئی تمہارے کردار پر انگلی اٹھائے "ہانیہ حیرت سے اسکی باتیں سن رہی تھی وہ ایسا کچھ سوچتا تھا اسکے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

"بس دکھ ہے تو اس بات کا کہ تمہیں کبھی میری محبت کی شدت کا اندازہ ہی نہیں ہوا"

"لیکن میں تو آپ کو اپنا استاد مانتی تھی اور استاد تو ماں باپ کی جگہ ہوتے ہیں"

"ہاں ہوتے ہیں لیکن میں ایسا نہیں ہوں میں تو تمہارا شوہر ہوں اور اب یہ رونا دھونا ختم کرو اب میں تمہاری آنکھوں یہ آنسو نہیں دیکھنا چاہتا چلو اب ہنس کر دکھاؤ" حاشر کے کہنے پر ہانیہ اپنے آنسو صاف کر کے مسکرا کے اسے دیکھنے لگی

"اور اب سے تم مجھے سر نہیں بلاؤ گی بلکہ میرا نام لو گی" حاشر کے کہنے پر ہانیہ نے اپنا سر اثبات میں ہلایا

"تو پھر میرا بچہ میرا نام لو"

"حاش-حاش-حاشر"

Posted On Kitab Nagri

"پھر سے کہو"

"حاشر"

"پھر سے کہو"

"حاش" اس بار اسکا لفظ مکمل ہونے سے پہلے ہی حاشر اسکے لفظوں کو قید کر چکا تھا ہانیہ نے سختی سے اسکی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں تھام لیا

اسکے لبوں کو آزاد کر کے حاشر اسکی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگا جب ہانیہ کی کپکپاتی آواز اسکے کانوں میں پڑی

"ح-حاشر کی-کیا کرر-رہے ہیں" اسکی بات پر حاشر نے ہلکی مسکراہٹ سے اسے دیکھا
"میں تمہیں پیار کر رہا ہوں میری جان میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ مجھے تم سے کتنی محبت ہے" حاشر نرم لہجے میں کہتے ہوئے دوبارہ اس پر جھک گیا اور ہانیہ پوری رات اسکو پیار کی بارش کی بھیگتی رہی



"ہانیہ کیسی ہے" اپنی ٹائی باندھتے ہوئے شہرام نے شیشے میں نظر آتی انابیہ سے پوچھا جو بیڈ شیٹ درست کر رہی تھی

"ٹھیک ہے" انابیہ کہتی ہوئی کمرے سے جانے لگی جب شہرام نے اسکی کلائی تھام لی انابیہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"انابیہ ایسا کب تک چلے گا میں تھک چکا ہوں تمہاری بے رخی سہتے سہتے" شہرام نے بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"یہ آپ ہی کی مرضی تھی"

"ہاں میں جانتا ہوں کہ میری مرضی تھی اور ہے لیکن میں اور تمہاری یہ بے رخی برداشت نہیں کر سکتا پلیز اس دوری کی دیوار کو ختم کر دو"

"نہیں کر سکتی میں اس دوری کی دیوار کو ختم اور اس سب کو ختم کرنے کے لیے یا تو اس رشتے کو ختم ہونا ہو گا یا پھر مجھے"

"اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے" شہرام نے اداس نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو اس کی بات کا جواب دیے بنا چہرے کا رخ پھیر گئی

"دعا کرنا انابیہ کے آج تمہیں میری موت کی خبر مل جائے کیونکہ میں اب یہ سب اور برداشت نہیں کر سکتا" شہرام کہتے ہوئے اس کمرے سے چلا گیا جبکہ انابیہ کتنی دیر تک اسکی کہی ہوئی باتوں کو سوچتی رہی



نہ جانے کتنی دیر سے وہ ٹہل رہی تھی آج ٹائم اتنا زیادہ ہونے کے باوجود بھی شہرام نہیں آیا تھا وہ پریشانی سے ٹہل رہی تھی بے چینی الگ ہو رہی تھی اوپر سے اسکی صبح کی گئی باتیں ابھی تک زہن میں گونج رہی تھیں

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا میرا بچہ یہاں کیا کر رہا ہے" اسد صاحب نے اسے ٹھہلتے دیکھ کر پیار سے پوچھا
"ڈیڈوہ شہرام نہیں آئے تو بس فکر ہو رہی تھی"
"تو بچہ فون کر لیتیں"

"جی کیا تھا لیکن بند جا رہا تھا"

"کوئی بات نہیں میں آفس فون کر کے پوچھتا ہوں" اسد صاحب نے کہتے ہوئے اپنا موبائل نکالا جب
نزمین بیگم بھی انکے قریب آ گئیں

"کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے" نزمین بیگم سوالیہ نظروں سے انا بیہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے اسد
صاحب کوئی جواب دیتے ہادی تیزی سے سڑھیاں اترتا بھاگتے ہوئے باہر کی طرف جانے لگا
"ہاں کہاں جا رہے ہو" نزمین بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھیں اس وقت سرخ ہو رہی
تھیں

"بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے" ہادی کے الفاظ وہاں موجود ان تینوں کے نیچے سے زمین کھینچ چکے تھے



"دیوانہ ہوا مستانہ ہوا"

"تیری چاہت میں کتنا فسانہ ہوا"

"تیرے آنے کی خوشبو"

"تیرے جانے کا منظر"

Posted On Kitab Nagri

"تجھے ملنا پڑے گا اب زمانہ ہوا"

"صدائیں سنو، جفائیں سنو"

"مجھے پیار ہوا تھا"

"اقرار ہوا تھا"



سب پریشانی سے بیٹھے روتے ہوئے اسکے لیے دعا کر رہے تھے
جبکہ انابیہ کے زہن میں تو وہی لفظ گردش کر رہے تھے
"دعا کرنا انابیہ کے آج تمہیں میری موت کی خبر مل جائے کیونکہ میں اب یہ سب اور برداشت نہیں
کر سکتا" شہرام کے کہے الفاظ بار بار اسکے کانوں میں گونج رہے تھے
اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی
"انابیہ کہاں جا رہی ہو" حدید نے اسے دیکھ کر پوچھا
"مجھے نماز پڑھنی ہے" انابیہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی



"اے اللہ جانتی ہوں کہ میں بہت گنہگار ہوں آپ نے مجھے بن مانگے ہی سب دے دیا پر میں نے قدر
نہیں کی آپ نے مجھے ایسا شوہر دیا جو میرے ہر برے عمل کے باوجود مجھے بے انتہا چاہتا رہا پر میں نے
اسکی قدر نہیں کی مجھے معاف کر دیجیے میرے اللہ شہرام کو لوٹا دیجیے" وہ روتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ

Posted On Kitab Nagri

اٹھا کر ناجانے کتنی ہی دعاے مانگ رہی تھی اور ایسا بھلا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ پاک ذات ہمارے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے

اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس کر کے انابیہ نے اس طرف دیکھا جہاں حوریہ کھڑی تھی حوریہ نے بیٹھ کر اسکے آنسو صاف کیے

"بھائی اب بالکل ٹھیک ہیں بیہ" اسے بتاتے ہوئے اسکی اپنی آواز بھی بھیک چکی تھی "تم سچ کہہ رہی ہو حور" انابیہ کے کہنے پر حوریہ نے زور زور سے اپنا سر ہلایا اور اسے اپنے ساتھ لگالیا



"کیسا ہے میرا بچہ" اماں بی نے روتے ہوئے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا "میں ٹھیک ہوں اماں بی آپ پریشان مت ہوں اور موم کو بتائیے کے میں بالکل ٹھیک ہوں پلیر رونا بند کیجیے"

"بچہ سہی تو کہہ رہا ہے بیگم بند کرو یہ رونا وہ ٹھیک خدا کا شکر ادا کرو" دادا جان نے اماں بی کو دیکھتے ہوئے کہا

"مائی سن ڈرا تو بہت دیا تھا تم نے ہمیں" اسد صاحب نے کہتے ہوئے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے جب ہادی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا دروازہ کھلنے پر بار بار اسکی نظریں اسی دروازے کی جانب جاتی اور مایوس ہو کر لوٹ آتیں سب اسکی بے قراری دیکھ رہے تھے لیکن کہا کسی نے کچھ نہیں کافی دیر گزرنے کے بعد بھی جب وہ کمرے میں نہ آئی تو شہرام نے خود ہی پوچھ لیا

Posted On Kitab Nagri

"موم وہ انابیہ کہاں ہے"

"وہ نماز پڑھ رہی ہے سب سے زیادہ تو اسے ہی تمہاری فکر تھی بچاری نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا"
نرمین بیگم کی بات سن کر اسے خوش گوار حیرت ہوئی لیکن زہن میں یہی خیال آیا کہ اگر اتنی فکر تھی
تو اب تم ملنے کیوں نہیں آئی



انابیہ آہستہ سے کمرے کا دروازہ کھول کر داخل ہوئی اس وقت کمرے میں کوئی نہیں تھا
انابیہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسکے بیڈ کے قریب آ کر غور سے اسے دیکھنے لگی
سفید رنگت رد ہو رہی تھی انابیہ نے جھک کر اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے لیکن وہ بھی بہت نرم
سے کہیں اسکی نیند نہ خراب ہو جائے اور کافی دیر اسے دیکھنے کے بعد وہ کمرے سے باہر چلی گئی اسکے
جانے کے بعد شہرام نے اپنی نیلی آنکھیں کھول دیں
اپنی پیشانی پر اسکا لمس محسوس کر کے جاندار مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا تھا

www.kitabnagri.com



اسے گھر آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا ہر کوئی اسکا بے حد خیال رکھ رہا تھا اور اس میں سب سے زیادہ
خیال رکھنے والی انابیہ تھی لیکن اس نے ابھی تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی بس چپ چاپ اسکے
سارے کام کر رہے تھے

Posted On Kitab Nagri

اس وقت بھی وہ روم میں بیٹھا انابیہ کا انتظار کر رہا تھا جب دروازہ کھول کر ہادی اندر آیا شہرام نے گھور کر اسے دیکھا

"کیا ہوا بھائی بھائی کا انتظار کر رہے تھے" ہادی نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں لیکن دیکھنے کو پھر بھی تمہاری شکل ہی ملی" شہرام کے کہنے پر ہادی کھکھلا کر ہنسا

"فکر ناٹ میرے بھائی ابھی بھائی کو کمرے میں بھیج دیتا ہوں" ہادی کے کہنے پر شہرام نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا والٹ اٹھا کر اسے دے دیا معلوم تھا ہادی صاحب فری میں تھوڑی نہ کچھ کرینگے لیکن آج تو جیسے کا یا پلٹ گئی تھی

"نہیں بھائی آج کے لیے معاف کیا آپ بیمار ہیں نہ" ہادی کہتا ہوا اسکے کمرے سے نکل کر سیدھا کچن میں گیا جہاں انابیہ ملازمہ کے ساتھ مل کر کھانا بنا رہی تھی

"بیہ وہ بھائی کو کوی کام ہے آپ کو بلارہے ہیں" ہادی شرافت سے اس سے کہہ کر سلاد میں سے کھیرا کھانے لگا

www.kitabnagri.com

"کیا کام ہے" اسکے کہنے پر ہادی نے اپنے کندھے اچکا دیے انابیہ اپنے ہاتھ صاف کر کے کمرے کی طرف چلی گئی

جہاں کمرے میں داخل ہوتے ہی شہرام اپنی ڈریسنگ کرتا ہوا نظر آیا

Posted On Kitab Nagri

"میں کر دیتی ہوں" انابیہ کہتے ہوئے اسکے قریب جا کر اسکے زخم کی ڈریسنگ کرنے لگی اور اسکے کام مکمل کرنے تک شہرام اسے دیکھتا رہا اسکے مسلسل دیکھنے پر انابیہ اپنا کام جلدی سے ختم کر کے وہاں سے جانے لگی جب شہرام نے اسکی کلاس تھام کر نرمی سے اسے اپنے سینے سے لگالیا

"ابھی بھی بات نہیں کرو گی" شہرام کے کہنے پر اسکے کب سے رکے ہوئے آنسو بہہ نکلے

"آئی۔ ایم۔ سوری یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے"

"نہیں میرا چندہ اس سب میں تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے"

"لیکن پھر بھی سوری ہر چیز کے لیے"

"اچھا، تو مطلب اب تم ناراض نہیں ہو" شہرام نے اسکے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا

"نہیں ہوں ناراض اور اب کبھی ناراض نہیں ہوں گی"

"واؤ، اگر مجھے پتا ہوتا کہ میرے ایکسیڈنٹ سے تمہاری ناراضگی ختم ہو جائے گی تو میں پہلے ہی یہ سب کر لیتا"

www.kitabnagri.com

"پلیز شہرام ایسی باتیں مت کریں ورنہ میں پھر ناراض ہو جاؤ گی" انابیہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"اوہ سوری" شہرام نے اپنے ہونٹوں پر زپ لگانے کا اشارہ کیا اس کی حرکت پر انابیہ مسکرا کر اپنی

نظریں جھکا گئی

اسے بیڈ پر لٹا کر شہرام اس پر جھک گیا انابیہ نے گھبراتے ہوئے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"شہرام پلیز پیچھے ہٹیں آپ کے زخم میں درد ہو گا"

"اب تم میرے ساتھ ہو تو مجھے کوئی درد نہیں ہو گا پہلے ہی اتنی مشکل سے مجھے میری انابہ ملی ہے اب تو دوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" شہرام نے ہولے سے اسکی بند آنکھوں پر اپنے لب رکھ دیے

"شہرام"

"بولو جاناں"

"آپ کے کھا-انے کا وقت ہو رہا ہے" اسکی بات پر شہرام نے مسکرا کر اسے دیکھا

"میں جانتا ہوں" اپنی بات کہہ کر شہرام اسے عنابی لبوں پر جھک گیا اور کافی دیر بعد اسے لبوں کو آزادی بخشی

"شہرام پ-پلیز مت تنگ ک-ریں چھوڑیں مجھے آپ کو میڈیسن بھی لینی ہے" انابہ نے اپنی پھولی سانسوں کو درست کرتے ہوئے کہا

"میری جان میری میڈیسن تم ہی ہو تم پاس ہو تو مجھے اور کچھ نہیں چاہیے تمہارا میرے پاس ہونا ہی میرے زخم پر مرہم کا کام کرے گا" شہرام کہتے ہوئے دوبارہ اس پر جھک گیا انابہ نے بھی تھک ہار کر

اپنا آپ اسے سپرد کر دیا



Posted On Kitab Nagri

"ہانی چلو اٹھو دیر ہو رہی ہے" حاشر نے ہانیہ کے اوپر سے کمبل ہٹاتے ہوئے کہا ہانیہ کو دیکھ کر تو اسے یہی لگ رہا تھا کہ اتنا مشکل تو کسی بچے کو اسکول کے لیے اٹھانا بھی نہیں ہوتا ہو گا جتنا اس لڑکی کو کالج کے لیے اٹھانا ہے

"کیا پر اہلم ہے حاشر نہیں جانا مجھے کالج" ہانیہ منہ بنا کر کہتی ہوئی دوبارہ اپنے اوپر کمبل ڈال چکی تھی "اور کیوں نہیں جانا"

"کیونکہ میری شادی ہو چکی ہے اور شادی کے بعد کوئی بھی نہیں پڑتا"

"اچھا،،، تو شادی کے بعد کیا کرتے ہیں" حاشر نے شرارت سے اسے دیکھ کر کہا

"مجھے نہیں پتا بس مجھے کالج نہیں جانا"

"سوری میری جان جانا تو پڑے گا اور بے فکر رہو جب تک تمہارا یہ سال کمپلیٹ نہیں ہو جاتا میں اسی کالج میں جو ب کرتا رہو نگا چلو اب اٹھو شاباش اور جلدی سے تیار ہو جاؤ" حاشر نے نرمی سے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھ دیے ہانیہ منہ بناتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر واشروم میں چلی گئی



مسلسل بجتے فون کی آواز پر اسے نیند میں اپنا ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر مار کر اپنا فون ڈھونڈنے لگی

"ہیلو، کون" اس نے بنا نمبر دیکھے نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"مطلب میں یہاں تمہارے لیے صبح اٹھ کر اپنی نیند خراب کر رہا ہوں اور تم سو رہی ہو" ہادی کی ناراضگی سے پھر پور آواز سن کر اسنے فون اپنے کان سے ہٹا کر نمبر دیکھا جہاں ہادی کا نام جگمگا رہا تھا اسنے بے زار ہو کر دوبارہ فون کان سے لگالیا

"فرمائیے کیا مسئلہ ہے کیوں اتنی صبح صبح فون کیا ہے"

"آج میرا آفس میں پہلا دن ہے"

"اوہ بہت بہت مبارک ہو آپ کو خدا کامیاب کرے اب میں سو جاؤں"

"مطلب میں تمہارے لیے اپنی نیند خراب کر کے کام پر جا رہا ہوں اور تمہیں سونے کی پڑی ہے ابھی سے عادت ڈال لو مس عورت"

"میں نے تھوڑی نہ کہا ہے جو ب کرو" عائشہ نے جمائی لیتے ہوئے کہا

"لیکن جو ب تو پھر بھی کرنے پڑے گی ورنہ موم کہہ رہی ہیں وہ تمہارے گھر رشتہ لے کر نہیں آئیں گی"

"ہادی نے اپنے شوز پہنتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"تو مجھے کوئی پرالہم نہیں ہے الحمد للہ میرے تو ویسے بھی بہت اچھے رشتے آرہے ہیں"

"مس عورت مجھ جیسا بندہ تمہیں کہیں نہیں ملنے والا"

"اچھا اور وہ کیسے"

"تم رات کے دو بجے بھی کوئی کھانے کی فرمائش کرو گی نہ تو لے کر آؤنگا"

Posted On Kitab Nagri

"تو وہ تو اس لیے لاؤ گے نہ کیونکہ اس چیز کو سوچ کر تمہاری خود کی نیت بھی خراب ہو جائے گی"

"دیکھو عائشہ تم میری محبت کی توہین کر رہی ہو" اس باریہ بات وہ مذاق میں نہیں کہہ رہا تھا اور یہ بات عائشہ بھی سمجھ چکی تھی

"اچھا سوری ہادی پلین ناراض مت ہو میں مذاق کر رہی تھی تم جاؤ اور تمہارا دن اچھا گزرے" عائشہ نے مسکراتے ہوئے اس دعا دی اور جب تک مکمل تیار ہو کر ہادی آفس نہیں پہنچ گیا جب تک اس نے فون آف نہیں کیا تھا



ہانیہ اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اس لڑکی کو گھور رہی تھی جو اتنی دیر سے اس کے شوہر کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی اور وہ دور کھڑی غصے سے ان دونوں کو گھور رہی تھی

ہانیہ غصے سے حاشر کے سامنے کھڑے ہو کر اسے دیکھنے لگی وہ لڑکی جاچکی تھی

"کیا ہوا" حاشر نے حیرت سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

"کون تھی وہ لڑکی"

"وہ یہاں کی سٹوڈنٹ تھی تمہیں شاید یاد نہیں خیر ایک سال پہلے ہی اسکا کالج کمپلیٹ ہوا تھا تو اب وہ اسپیشلی اپنے فیورٹ ٹیچرز سے ملنے آئی تھی"-----

"لیکن آپ سے کیوں مل رہی تھی"

Posted On Kitab Nagri

"کیونکہ میں بھی ایک ٹیچر ہوں بلکہ وہ تو یہ بھی کہہ رہی تھی کہ مجھ جیسا ہینڈ سم ٹیچر اسنے آج تک نہیں دیکھا" حاشر نے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اسے ہانیہ کا سرخ چہرہ دیکھ کر بہت مزہ آرہا تھا

"آپ نے اس سے بات ہی کیوں کی"

"ہانیہ وہ خود آئی تھی اب اچھا تھوڑی نہ لگتا اگر میں کہتا جاؤ مجھے تم سے بات نہیں کرنی"

"ٹھیک ہے تو اب اس سے ہی بات کیجیے گا مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے" ہانیہ غصے سے کہتی ہوئی پیر پٹھ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ حاشر کتنی دیر تک اسکی جیلیسی یاد کر کے مسکراتا رہا

♥♥♥♥

"تم سچ کہہ رہی ہو کیا واقعی میں، میں خالا بننے والی ہوں" انابیہ نے حیران سے فون کی دوسری جانب عمارہ سے کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ہاں یار سچ میں تم خالا بننے والی ہو"

"بہت بہت مبارک ہو تمہیں اور اقبال بھائی کو"

"تھینک یو لیکن اب تم بتاؤ تم مجھے کب خالا بنارہی ہو" عمارہ کے کہنے پر اسکے گال لال ہو چکے تھے

"عمارہ میں بعد میں بات کرتی ہوں" انابیہ نے کہتے ہوئے فون کاٹ دیا جب پیچھے سے شہرام نے اسے اپنے حصار میں لے لیا

Posted On Kitab Nagri

"آپ بھی نہ شہرام ڈرا دیا مجھے" انابیہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا جب شہرام نے مسکراتے ہوئے اسے کندھے پر اپنی تھوڑی رکھ دی

"کیا ہو رہا تھا"

"ایک گڈ نیوز ہے"

"ہاں جانتا ہوں کہ اقبال کے گھر بے بی بواے یا بے بی گرل آنے والی ہے" شہرام کے کہنے پر انابیہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"آپ کو کیسے پتا"

"کیونکہ اقبال میرا سب سے خاص بندہ اور ایک اچھا دوست ہے اسی نے بتایا لیکن مجھے ایک بات جانی ہے" شہرام کے کہنے پر انابیہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"یہی کہ میں کب لوگوں کو یہ بات بتاؤنگا کہ میں ڈیڈی بننے والا ہوں" اسے کہنے پر انابیہ شرماتے ہوئے اپنا آپ اس سے چھڑوانے لگی جسے ناکام بنا کر شہرام نے اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا



"کیا ہو امیرا چندہ اداس کیوں ہے" ماجدہ بیگم نے اداس بیٹھی نور کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تبریز نے اسے ماجدہ بیگم سے ملنے سے منع کیا ہوا تھا لیکن پھر بھی وہ تبریز کی غیر موجودگی میں اکثر ان سے ملنے آ جاتی تھی

"بس گھر والوں کی یاد آرہی ہے" نور نے اداسی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

"تو بیٹا چلی جاؤ سب سے مل آؤ"

"تبریز نے منع کیا ہے وہاں جانے سے"

"لیکن کیوں" ماجدہ بیگم نے حیرت سے پوچھا یہ سچ تھا جس پر نور نے اپنے شانے اچکا دیے جب سے اسکی شادی ہوئی تھی وہ گھر نہیں گئی تھی لیکن انہیں یہ نہیں پتا تھا کہ تبریز نے اس سے منع کیا ہے "تو تم ایسا کرو کہ ان سے مل کر آ جاؤ تبریز کے واپس آنے میں تو ابھی بہت وقت باقی ہے اتنی دیر میں تو تم مل بھی آؤ گی" ماجدہ بیگم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا وہ سمجھ چکی تھیں کہ تبریز اسے عبیر کی وجہ سے وہاں نہیں جانے دے رہا لیکن وہ اس طرح نور کو اس کے گھر والوں سے دور نہیں کر سکتی تھیں "ہاں یہ بھی ٹھیک ہے شکریہ پھوپھو" نور تیزی سے انہیں پیار کر کے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی



"ڈیڈ ہانی کہاں ہے میں پورے گھر میں دیکھ چکا ہوں" حاشر نے سٹڈی روم میں داخل ہو کر پریشانی سے کہا

"سب جگہ دیکھ لیا لیکن میرا کمرہ نہیں دیکھا ہو گا" جاوید صاحب نے اخبار کا صفحہ پلٹتے ہوئے کہا حاشر سمجھتے ہوئے اپنے سر کو ہلاتا ہوا واپس جانے لگا جب جاوید صاحب کی آواز پر مڑ کر انہیں دیکھنے لگا "پوچھو گے نہیں بر خور دار وہ آج میرے کمرے میں کیوں ہے"

"تو وہ تو ویسے بھی آپ کہ کمرے میں جاتی رہتی ہے"

Posted On Kitab Nagri

"لیکن وہ جب جاتی ہے جب میں کمرے میں موجود ہوتا ہوں لیکن آج میں یہاں ہوں تو وہ وہاں کیا کر رہی ہے"

"چھا چلیے بتا دیجیے کیوں ہے وہ آپ کہ کمرے میں"

"کیونکہ تم نے میری بیٹی کو ڈانٹا ہے۔۔۔۔۔" جاوید صاحب کی بات پر حاشر نے حیرت سے انہیں دیکھا لیکن صبح والی بات یاد آنے پر سمجھ چکا تھا کہ ہانیہ نے اسی کی شکایت لگائی ہوگی

"ڈیڈ میں نے کب ڈانٹا تھا آپکی بیٹی جھوٹ بول رہی ہے"

"خبردار لڑکے جو تم نے میری بیٹی کو جھوٹا کہا تو، تم جو کچھ بھی کہہ لو میرے لیے میری ہانی ہی ٹھیک ہوگی" جاوید صاحب کی بات پر حاشر اپنا سر نفی میں ہلاتا ہوا وہاں سے چلا گیا جانتا جو تھا کہ کہ جاوید صاحب اپنی بیٹی کو کبھی بھی کچھ نہیں کہینگے

انہیں ہمیشہ سے ایک بیٹی کی خواہش تھی جو کہ ہانیہ کے آنے سے پوری ہو گئی تھی اگر یہ کہا جائے کہ ہانیہ اس گھر کی رونق ہے تو غلط نہیں ہوگا اس کے آنے سے یہ سونا سونا گھر بھی رونق زدہ ہو چکا تھا



"پوچھوں یا نہیں" نور اپنے ہاتھ میں موجود فون کو کشمکش سے دیکھ رہی تھی اسے تبریز کے منع کرنے کے باوجود جانا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اور وہ بس یہی سوچ رہی تھی کہ تبریز کو بتانا چاہیے یا نہیں یہی سب سوچتے ہوئے اس نے تبریز کے نمبر پر کال ملا دی جو دوسری بیل پر اٹھائی جا چکی تھی

"کیا بات ہے نور جان آج ہماری یاد کیسے آگئی" تبریز نے فون اٹھاتے ہی خوشگوار لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"وہ امی کے گھر چلی جاؤں" نور نے دھیمی آواز میں کہا

"نہیں" ایک لفظی جواب ملا

"پلیز اتنا ٹائم ہو گیا ہے میں" -----

"جب میں نے منع کر دیا تو کر دیا اس ٹوپک پر اب کوئی بات نہیں ہوگی" تبریز نے غصے سے بھرے

سخت لہجے میں کہتے ہوئے فون کاٹ دیا

جبکہ دوسری طرف نور اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی اسے تبریز کی اجازت کے بنا

جانا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن اس طرح تبریز اسے کبھی بھی جانے نہیں دے گا

"انکی واپسی سے پہلے آ جاؤ گی" نور خود سے کہتے ہوئے گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی



اسنے اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر رکھ لیا اسے نور سے اس طرح بات کرنے کی وجہ

سے خود پر غصہ آ رہا تھا وہ اسے نور پر غصہ کرنا بالکل اچھا نہیں لگتا تھا بلکہ نور پر غصہ کرنے کے بعد اسے

www.kitabnagri.com

خود پر بے انتہا غصہ آتا تھا

اسے پتا تھا اس وقت بھی اب وہ یا تو اداس ہو رہی ہوگی یا رو رہی ہوگی اور یہی سب سوچتے ہوئے اسے

بے چینی ہو رہی تھی اسلیے اپنی کار کیز اور کوٹ اٹھا کر وہ آفس سے نکل گیا اپنی "نور جان" سے ملنے



Posted On Kitab Nagri

"سمیرا، سمیرا" تبریز نے دھاڑتے ہوئے ملازمہ کا نام لیا وہ پورے گھر میں نور کو دیکھ چکا تھا لیکن اسکے کہیں نہ ملنے ہر اب اسکا غصے سے برا حال تھا

اسکے چلانے پر ملازمہ بھاگتے ہوئے اسکے سامنے آئی

"جی-جی صاحب "

"نور کہاں ہے "

"جی وہ مجھے نہیں پتا "

"گھر میں رہتے ہوئے یہ نہیں پتا کہ وہ کہاں گئی ہے " اسکے چلانے پر ملازمہ سہم کر اپنی نظریں جھکا گئی جبکہ اسکی چلانے کی آواز پر ماجدہ بیگم اور باقر صاحب بھی کمرے سے باہر آچکے تھے

"کیا ہوا ہے تبریز کیوں اتنا چلا رہے ہو " باقر صاحب نے اسے دیکھتے ہوئے کہا لیکن انکی بات کا جواب دیے بغیر اپنے قدم آہستہ آہستہ ماجدہ بیگم کی طرف بڑھانے لگا اب اسکی غصیلی نظریں ماجدہ بیگم پر تھیں

www.kitabnagri.com

"نور کہاں ہے "

"وہ، وہ اپنے گھر والوں سے ملنے گئی ہے "

"کس کی اجازت سے " اسکی دھاڑ پر سب ماجدہ بیگم دو قدم پیچھے ہٹیں

"کس طرح سے بات کر رہے ہو تبریز " باقر صاحب نے سہمی ماجدہ بیگم کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"یہ بات آپ کو ان سے کہنی چاہیے میں نے کتنی بار کہا ہے کہ نور سے دور رہا کریں لیکن نہیں انہیں میری بات سمجھ میں کہاں آتی ہے آئندہ میرے سامنے مت آئے گا" تبریز نے ماجدہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا اور گھر سے باہر نکل گیا جبکہ ماجدہ بیگم تو اس بات سے خوفزدہ ہو رہی تھیں کہ وہ نور کے ساتھ کیا کرے گا



گھر میں قدم رکھتے ہی اسنے ہر طرف نظریں دوڑائیں کتنی یادیں تھیں اسکی جو اس گھر سے جڑی ہوئی تھیں

اندر داخل ہوتے ہی اسکی نظر راشدہ بیگم پر پڑی
"امی"

نور آواز پر راشدہ بیگم نے حیرت سے اس طرف دیکھا جہاں نور کھڑی نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی

"نور میرا بچہ" راشدہ بیگم فوراً اپنا کام چھوڑ کر اسکی جانب لپک کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور اسکے چہرے پر جگہ جگہ اپنا متا بھرا لمس چھوڑنے لگیں
"کیسی ہے میری بیٹی"

"میں بالکل ٹھیک ہوں امی آپ بتائیں آپ کیسی ہیں اور ابو کیسے ہیں" نور نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے انہیں دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"میں تو ٹھیک ہوں میرا چندا اور تمہیں دیکھ کر تو اور ٹھیک ہو گئی تم یہاں بیٹھو نہ میں تمہارے ابو کو بلا کر لاتی ہوں دیکھنا وہ بہت خوش ہونگے تمہیں بہت یاد کر رہے تھے" راشدہ بیگم نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف جلی گئیں جب اپنے پیچھے کسی کی موجودگی محسوس کر کے نور نے مڑ کر دیکھا اور اس شخص کو دیکھتے ہی اسکی مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی

بلیک اور وائٹ پینٹ شرٹ میں ملبوس عبیر نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور چلتا ہوا اسکے قریب آگیا
"کیسی ہو نور"

"ٹھیک ہوں" نور نے اپنی نظریں جھکا کر کہا
"میرا حال نہیں پوچھو گی" نور نے اپنی سبز نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اسے تو لگا تھا یہ سب ہونے پر عبیر اسکا چہرہ بھی نہیں دیکھے گا لیکن اسکی رویہ بالکل پہلے جیسا ہی تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

"جانتا ہوں تم یہی سوچ رہی ہو گی کہ میں اتنا نارمل بیہو کیوں کر رہا ہوں شاید مجھے تم سے ناراض ہونا
چاہیے یا شاید کچھ اور کرنا چاہیے لیکن میں ایسا کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں تمہاری غلطی نہیں تھی
بلکہ کسی کی بھی نہیں تھی نور تم میری قسمت میں تھیں ہی نہیں تم صرف تبریز کے قسمت میں تھیں اور
میں یہی دعا کرونگا کہ تم دونوں ہمیشہ خوش رہو "

"سوری عبیر بھائی" نور نے بھیگی آواز میں کہا

"نور تمہیں سوری بولنے کی ضرورت نہیں ہے پلیرز جو ہو چکا ہے اسے بھول جاتے ہیں اور پھر سے پہلے
جیسے ہو جاتے ہیں" عبیر کی بات پر نور نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلایا

Posted On Kitab Nagri

"اپنا ہاتھ آگے کرو" عبیر کے کہنے پر نور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن پھر اسکے دوبارہ کہنے پر اپنا ہاتھ اسکے سامنے کر دیا عبیر نے اسکا ہاتھ الٹا کر کے اسکی ہتھیلی اپنے سامنے کی اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا نور کو اپنے ہاتھ پر کوئی چیز محسوس ہو رہی تھی

"امید کرتا ہوں یہ تمہیں پسند آئے"

"آپ میرا ہاتھ چھوڑینگے تو میں دیکھونگی نہ" نور کے کہنے ہر عبیر نے اسکا ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کر دیا لیکن نور کے اس تحفے کو دیکھنے سے پہلے ہی تبریز کی غصیلی آواز اس جگہ ہر گونجی

"نور"

اسکی اسکی سن کر تبریز اور نور نے حیرت سے اسے دیکھا اسے دیکھ کر نور کا چہرہ خوف سے ہو چکا تھا

اسے دیکھ کر عبیر کو خوشی تو ہوئی تھی لیکن نور کا خوفزدہ ہونا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اس سے پہلے عبیر آگے بڑھ کر تبریز کا استقبال کرتا

تبریز غصے سے نور کا ہاتھ تھام کر اس گھر سے نکل چکا تھا جبکہ عبیر حیرت سے اسکا رویہ سوچ رہا تھا جب

راشدہ بیگم اور احمد صاحب اس کمرے میں داخل ہوئے

"عبیر بیٹا نور کہاں گئی" راشدہ بیگم نے خالی کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"وہ اسے کوئی ضروری کام یاد آگیا تھا مممانی اسکیے چلی گئی" عبیر نے نظریں چراتے ہوئے کہا اگر وہ یہ کہتا کے تبریز اسے غصے میں لے کر گیا ہے تو یقیناً وہ پریشانی ہو جاتے اسلیے اسے یہ سب کہنا پڑا لیکن تبریز کا رویہ اسے ابھی بھی سمجھ نہیں آیا تھا



تبریز اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر گھر کے اندر داخل ہوا اسکے داخل ہوتے ماجدہ بیگم جو ان کے انتظار میں تھیں اسنک قریب جانے لگیں لیکن تبریز سب کو نظر انداز کر کے اسے گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے کی طرف لے گیا نور نے اپنا ہاتھ اسکی سخت گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش کی جو کہ ناممکن تھا "میرے منع کرنے کے باوجود تم وہاں کیوں گئی تھیں" تبریز نے دھاڑتے ہوئے روتی ہوئی نور سے کہا "م- میں امی-ا-بوس"

"بکو اس بند کرو اپنی" تبریز نے سختی سے اسکے دونوں بازو اپنی گرفت میں لے لیے "جانتا ہوں میں اپنے سابقہ منگیتر سے ملنے گئی تھیں نہ"

www.kitabnagri.com

"آ-آپ کیا کہہ رہے ہیں-ای-ایسا کچھ ن-نہیں ہے"

"میں سب جانتا ہوں کہ تم بھی دوسروں کی طرح ہو اس سے ہی ملنے گئی تھی نہ تم" تبریز نے اسکا جبراً دبوچتے ہوئے کہا غصے سے اسکا چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں

"پ-لیز چھ-چھوڑیں م--مجھے دردہ-ہو-رہا ہے"

Posted On Kitab Nagri

"اور جو مجھے درد ہوا تمہیں اسکا اندازہ نہیں ہے تم نے غلطی کی ہے اور تمہیں اسکی سزا ملنی چاہیے" تبریز نے کہتے ہوئے ٹیبل پر فروٹ کے ساتھ رکھی چھری اٹھالی اور جگہ جگہ اسکے ہاتھ کی ہتھیلی پر چھوٹے چھوٹے کٹ لگانے لگا

نور نے درد سے تڑپتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے آزاد کروانا چاہا جسے تبریز اور مضبوطی سے تھام چکا تھا اسے اس وقت اپنے نور جان کی تکلیف نہیں دکھ رہی تھی اسے اس وقت اسکے ہاتھ پر صرف عبیر کا لمس محسوس ہو رہا تھا جسے وہ اس چھری سے تکلیف دے کر مٹانا چاہ رہا تھا تکلیف سے تڑپتی نور حوش و حواس سے بے گانہ ہو چکی تھی اور اسکے بے ہوش ہوتے ہی تبریز بھی جیسے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا

"نور، نور" تبریز نے اسکا گال تھپتھپاتے ہوئے کہا اسے اب خود پر بے انتہا غصہ آرہا تھا وہ جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر نور کے زخمی ہاتھ کی بینڈج کرنے لگا جب نظر اسکے آنسو سے تر معصوم چہرے پر پڑی

"یہ میں نے کیا کر دیا وہ تو پہلے ہی مجھ سے اتنا ڈرتی تھی اب پتا نہیں کیا ہوگا" تبریز نے خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنے گھنے بالوں کو اپنی مٹھیوں میں پھینچ لیا

اس وقت اسے خود بھی اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی تبریز فوراً اپنے روم سے نکل کر گھر سے باہر چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

لیکن بار بار زہن میں نور کا زخمی ہاتھ گھوم رہا تھا غصے میں آکر وہ اپنا ہاتھ بھی زخمی کر چکا تھا اور پھر کافی دیر بعد وہ گھر لوٹ کر آیا تھا

اسے یہی لگ رہا تھا کہ اب نور اس سے خوفزدہ ہوگی اور اسے یہ بات اب بالکل برداشت نہیں تھی کہ نور اس سے خوفزدہ ہو وہ سوچ چکا تھا کہ اسے پیار سے سمجھائے گا اور اسے امید تھی کہ نور اسکی بات سمجھ جائے گی

یہی سب سوچتے ہوئے اسنے کمرے میں قدم رکھا جو کہ خالی تھا اور اسی طرح تبریز پورا گھر دیکھ چکا تھا لیکن نور کہیں نہیں تھی وہ جو اپنا غصہ ٹھنڈا کر کے آیا تھا نور کی اس حرکت پر پھر سے آگ بگولہ ہو چکا تھا اسے پتا تھا نور کہاں ہوگی اسلیے بنا وقت ضائع کیے اپنی کار کیز اٹھا کر وہ گھر سے نکل گیا



"نور،" تبریز نے اس گھر میں داخل ہوتے ہی بنا کسی کا لحاظ کیے چلانا شروع کر دیا

"نور کہاں ہے" اس نے صوفے پر بیٹھی راشدہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا

www.kitabnagri.com

"اپنے کمرے میں ہے لیکن،" تبریز انکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی نور کے کمرے کی طرف جانے لگا

جب اسے اپنے پیچھے سے شہرام کی آواز سنائی دی

"نور تمہارے ساتھ نہیں جائے گی تبریز" تبریز نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا

"وہ میری بیوی ہے شہرام اور مجھے اسے اپنے ساتھ لے جانے سے کوئی نہیں روک سکتا"

"وہ تمہارے بیوی ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں تم جو چاہو اس کے ساتھ کرتے پھرو"-----

Posted On Kitab Nagri

"میں جانتا ہوں کہ میری غلطی ہے میں نے غصے میں وہ سب کر دیا تھا اور میں اس غلطی کی معافی مانگ لوں گا"

"معافی مانگنے سے کیا ہو گا"

"شہرام تمہیں اس سب میں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے وہ میری بیوی ہے اور وہ میرے ساتھ ہی جائے گی" تیری نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے اپنے قدم نور کے کمرے کی طرف بڑھالیے جب شہرام نے اس کا مضبوط ہاتھ تھام لیا

"ٹھیک ہے وہ تمہاری بیوی ہے تم اسے لے جاؤ لیکن پہلے میری بات سن لو" شہرام کی بات پر تبریز نے چندپل سوچ کر اپنے سر کو جنبش دی



"کیا تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے کیا، کیا ہے نور تم سے کتنی خوفزدہ ہے" کمرے میں داخل ہو کر شہرام نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اس وقت کمرے میں صرف تبریز اور شہرام موجود تھے

"ہاں، جانتا ہوں میں نے کیا کر دیا ہے نہیں برداشت مجھے کوئی اسے ہاتھ بھی لگائے وہ صرف میری ملکیت ہے" تبریز نے اسے دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا

"تبریز عبیر نے صرف اسکا ہاتھ پکڑا تھا وہ بھائی کہتی ہے اسے" شہرام نے اس سمجھانے کی کوشش کی عبیر اسے تبریز کا یہاں آکر جو رویہ تھا بتا چکا تھا اور اسکے بعد گھبرائی اور روتی ہوئی نور یہاں آئی اور شہرام جانتا تھا کہ تبریز نے یہ سب صرف اسی وجہ سے کیا ہو گا

Posted On Kitab Nagri

"کہنے سے کوئی بھائی نہیں بن جاتا شہرام"

"تبریز میں تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا نور تمہاری بیوی ہے تم اسے لے کر جانا چاہو تو لے جاسکتے ہو لیکن یہ بات سوچو کہ جس طرح آج غصے میں تم اسکا ہاتھ اس قدر زخمی کر چکے ہو تو کل کیا نہیں کر سکتے اور اسے تکلیف دینے کے بعد تم خود بھی ازیت میں رہتے ہو"

"تم نور کو لے جاؤ گے وہ تم سے ڈرے گی لیکن جس دن اسکا یہ ڈر ختم ہو جائے گا وہ باغی ہو جائے گی تم اسے اپنا بنانا چاہتے ہو تو پیار سے اپناؤ تم اس پر اعتبار نہیں کر پارہے ہو تمہیں اس پر اعتبار کرنا ہو گا تم چاہتے ہو کہ وہ صرف تمہاری رہے تو تمہیں اپنا رشتہ ایسا بنانا ہو گا کہ وہ ہمیشہ تمہاری رہے آج تم اسے غصے میں لے کر جا رہے ہو لیکن کل دوبارہ تم اس طرح کی حرکت کر سکتے ہو تمہیں اسے سمجھنے ہو گا تبریز ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا"

"تم نے ٹھیک کہا شہرام لیکن میں ڈرتا ہوں وہ مجھے چھوڑ چھوڑ دے اگر اسے زرا سی بھی تکلیف ہوتی ہے تو اس سے کئی زیادہ تکلیف مجھے ہوتی ہے اوت میں اسے اور اس طرح کی تکلیف میں نہیں رکھ سکتا میں کیا کروں" تبریز نے اپنی بھیگی سبز آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اپنے قدم تیزی سے باہر کی طرف بڑھا دیے شہرام کے پکارنے پر بھی وہ نہیں رکا تھا



دروازہ نوک ہونے کی آواز پر انابیہ نے باہر کھڑے شخص کو اندر آنے کی اجازت دی جہاں کمرے میں ماجدہ بیگم داخل ہوئیں

Posted On Kitab Nagri

انہیں دیکھتے ہی کمرے میں موجود نور اور انابیہ نے انہیں سلام کیا جس کے جواب میں انہوں نے اپنا سر ہلادیا

"بیٹا تم سے بات کرنی تھی" ماجدہ بیگم نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا انابیہ کو اس وقت یہی لگا کہ ان دونوں کا اکیلے بات کرنا بہتر رہے گا اس لیے وہ اٹھ کر وہاں سے جانے لگی جب ماجدہ بیگم نے اسکی کلائی تھام لی "بیٹا تم بھی بیٹھ جاؤ" ماجدہ بیگم کے کہنے پر گھر اسانس لے کر انابیہ وہاں موجود صوفے پر بیٹھ گئی ماجدہ بیگم بیڈ پر بیٹھی نور کے قریب جا کر بیٹھ گئی انہوں ایک نظر اسکے ہاتھ پر ڈالی جہاں پر پیٹی بندھی ہوئی تھی اور دوسری نظر اسکے نظریں جھکائے ہوئے چہرے پر

"گھر کب چلنا ہے نور" ماجدہ بیگم کی بات پر نور نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

"میں کہہ رہی ہوں بیٹا تم واپس کب آؤ گی تبریز کے پاس اپنے گھر میں دیکھو میں جانتی ہوں اسنے جو کیا وہ اچھا نہیں تھا لیکن اس کی پوری زندگی میں ایک تم ہی وہ واحد شخص ہو جو اسکی خوشیاں لا سکتا ہے اس کی زندگی میں واپس آ جاؤ میرا بچہ اسکی خوشیاں تم سے جڑی ہوئی ہیں" ماجدہ بیگم روتے ہوئے انہیں ہر بات بتانے لگیں

نور سبز آنکھوں والی انتہائی حسین لڑکی تھی جسے ہر کوئی پسند کرتا تھا

سب سے بڑا "احمد"

Posted On Kitab Nagri

اس سے چھوٹی "نور" اور نور کے کچھ سال بعد پیدا ہونے والی اسکی بہن جس کے پیدا ہوتے ہی اسکی والدہ "ماجدہ" کا انتقال ہو چکا تھا اسلیے اسکا نام بھی اسکی والدہ کے نام پر رکھ دیا "ماجدہ" نور بچپن سے ہی ایک گھر کی ہر ذمیداری اٹھا چکی تھی جبکہ اپنے سے چھوٹی ماجدہ اسکے لیے کبھی بھی بہن نہیں تھی بلکہ بیٹی تھی

نور ہر کام ذمیداری سے کرتی تھی خاص کر ماجدہ کے جبکہ ماجدہ کو کبھی بھی نور پسند نہیں تھی وجہ تھی اسکی عام سی شکل و صورت اسے کبھی نور کی خوبصورتی سے جلن ہونے لگتی تھی ہر کوئی نور کی تعریف کرتا اسکی عادت کی اسکی خوبصورتی کی اسکے سگھڑپن کی اور اسی بات سے ماجدہ کو وہ ہمیشہ پہلے سے زیادہ بری لگنے لگتی

ماجدہ کبھی بھی لوگوں سے کھل مل نہیں پاتی تھی اور اگر وہ کہیں بیٹھ جاتی تو نور کی باتیں ہی سننے کو ملتی ہر کوئی اسے یہی سمجھاتا کہ تم بہت خوش قسمت ہو جو تمہیں نور جیسی بہن ملی، نور کی قدر کرو اور یہی باتیں اسے اور غصہ دلاتی وہ ہمیشہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتی یا نور سے بد تمیزی کرتی لیکن بدلے میں ہمیشہ نور اسے نرمی سے سمجھاتی

اور پھر اسی طرح زندگی کے ایک دن میں ایسا دن آیا جب نور کے لیے باقر کارشتہ آیا

Posted On Kitab Nagri

باقردکنے میں بے حد خوبرو انسان تھا جس کا چھوٹا سا بزنس تھا اس رشتے میں ایسی کوئی برائی نہیں تھی جس کی وجہ سے انکار کیا جاتا لہذا نور اور باقر کا رشتہ طے کر دیا اور ایک سال بعد نور مسز باقر بن کر اسکے گھر میں موجود تھی

نور کے جانے کے بعد ماجدہ پر کافی زمینداری آچکی تھی نور اسے یاد تو کاموں سے دور ہی رکھتی تھی اسلئے اسکے لیے تھوڑی مشکل ہو گئی تھی لیکن وہ خوش تھی کہ اسکی زندگی سے نور نامی کا نٹا نکل چکا ہے نور کی یہی خواہش تھی کہ پہلے ماجدہ کی شادی ہو لیکن جو کوئی بھی اس دیکھنے آتا اسے نور ہی پسند آتی اسلئے سب نے پہلے نور کی شادی کرنا ہی بہتر سمجھا اور پھر اسی طرح سال گزرنے کے بعد انکے یہاں سبز آنکھوں والا ایک ننھا مہمان تشریف لایا جس کا نام "تبریز" رکھا گیا

جس کے آتے ہی نور اور باقر کی زندگی مکمل ہو چکی تھی لیکن ایک دن نور گھر سے بھاگ چکی تھی اپنے معصوم سے پانچ سالہ بیٹے کو چھوڑ کر کیونکہ سب کے مطابق اسے باقر سے زیادہ امیر شخص مل چکا تھا

احمد صاحب یہ سب سن کر بہت پریشان تھے باقر نا جانے ان سے کیا کیا کہہ رہا تھا لیکن انکے زہن میں تو ایک ہی بات آرہی تھی کہ انکی بہن اپنے شوہر سے طلاق لے کر اپنے بچے کو چھوڑ کر بھاگ چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

انکے زہن میں تبریز کا معصوم چہرہ گھوم رہا تھا جو اس وقت تو سو رہا تھا لیکن جب بھی اٹھتا روتے ہوئے اپنی ماں کو پکارتا رہتا

اس وقت وہ ماجدہ کے پاس سو رہا تھا ویسے تو تبریز کبھی ماجدہ سے اتنا اٹچ نہیں تھا لیکن اس حالات میں وہی اسے سمجھا رہی تھی اور یہ اب دیکھ کر ایک ہی بات احمد صاب کے زہن میں آئی کہ بچے کا سوتیلی ماں اتنا خیال کبھی نہیں رکھ سکتی جتنا خالارکھ سکتی ہے

اور اسی لیے انہوں نے ماجدہ کو باقر کی دلہن بنانے کا فیصلہ کیا جس سے سن کر ماجدہ کے پیرو کے نیچے سے زمین کھسک چکی تھی اعتراض تو باقر کو بھی بہت تھا لیکن احمد صاحب کے اصرار پر انہیں بات ماننا پڑی

کیونکہ صاحب جانتے تھے کہ نور کی وجہ سے اب ہر کوئی ماجدہ پر بھی انگلی اٹھائے گا اتنے وقت میں اسکی شادی نہیں ہوئی وجہ اسکی عام سی شکل صورت تھی یا غریبی اور اب تو وہ ایک بھاگی ہوئی لڑکی کی بہن تھی کوئی کیوں اسکے لیے رشتہ لاتا دوسرا تبریز کو اس وقت ایک ماں کی ضرورت تھی ان حالات میں انہیں یہ فیصلہ ہی بہتر لگا

اور پھر ماجدہ کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی وہ اب باقر کی امانت ہو چکی تھی لیکن باقر کی یہی شرط تھی کہ اس نکاح کے بعد اب باقر اور ماجدہ کا احمد صاحب اور اس گھر سے کوئی تعلق نہیں ہوگا

Posted On Kitab Nagri

وہ ماجدہ کو اس گھر میں تولے آئے تھے لیکن وہ عزت اسے کبھی بھی نہیں ملی تھی جو نور کو ملتی تھی باقر اس سے بات تک نہیں کرتا تھا اور تبریز ہمیشہ اسکے پیچھے پیچھے گھومتا رہتا اسے ماں چاہیے تھی جو اسے مل چکی تھی لیکن اسکی انہی حرکتوں پر ماجدہ کو ہمیشہ غصہ آتا تھا وہ ایک ہی گھر بند رہتی تھی دو تین ملازم تھے جو اپنا کام کرتے اور چلے جاتے باقر اسکی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا اسے تو ہمیشہ صرف اپنے بیٹے کا ہی خیال رہتا ایسے حالات میں اسکا دل چاہ رہا تھا کہ نور اسکے سامنے ہوتی اور وہ اسکی قتل کر دیتی لیکن نور اسکی سامنے نہیں تھی اسکے سامنے صرف تبریز تھا جس پر اب وہ اپنا غصہ نکالنے لگی تھی جب بھی تبریز اسکے پاس آتا ماجدہ غصے سے بری طرح اسے پیٹنا شروع کر دیتی اب تو خوف سے تبریز اسکے پاس آنا بھی چھوڑ چکا تھا

باقر زیادہ تر اپنے کام میں مصروف رہتا اسے بس پیسہ کمانا تھا ڈھیر سا راہ پیسہ اسے اُس شخص سے بھی زیادہ پیسہ کمانا تھا جس کی وجہ سے نور اسے چھوڑ کر گئی تھی

اور اس سب میں ایک دن اسے ماجدہ کا خیال آیا جو نور کے کیے کی سزا بھگت رہی تھی باقر نے یہی سوچا تھا کہ اسکا اور ماجدہ کا صرف غاغزی رشتہ ہے لیکن اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کے ساتھ غلط کر رہا ہے نور نے جو کچھ بھی کیا اس میں بھلا ماجدہ کا کیا قصور اکیلے تہنائی میں رہتے رہتے ماجدہ کی زہنی حالات خراب ہو رہی تھی لیکن اپنے غصہ نکالنے کے لیے اسکے پاس تبریز تھا جس سے وہ ہر وقت مارتی رہتی تھی

Posted On Kitab Nagri

ایسے میں باقر نے اپنے آپ کو سمجھال کر اپنے بیٹے اور بیوی کو ٹائم دینے شروع کیا جس سے ماجدہ کے رویے میں کافی سدھار آگیا تھا اور تبریز کو بھی وہ اتنا ہی وقت دینے لگا تھا جو کہ اب ایک سنجیدہ سا بچہ بن چکا تھا

اور اسی طرح ایک دن انکے یہاں ایک خوش خبری جس سے سب سے زیادہ خوش ماجدہ تھی اسے یہی لگا تھا کہ جیسے ہی یہ وجود دنیا میں آئے گا باقر کا دیہان تبریز پر سے کم ہو جائے گا وہ اب بہت خوش رہنے لگی تھی لیکن تبریز اسکے لیے آج بھی نور کا ہی بیٹا تھا جسے وہ کبھی بھی پسند نہیں کرتی تھی لیکن اسے اب تبریز کی آنکھوں سے خوف آتا تھا جس میں اسکے لیے اب صرف نفرت نظر آتی تھی

باقر ان دنوں اسکا بے حد خیال رکھنے لگا تھا اور ماجدہ کی خواہش بھی پوری ہو رہی تھی باقر کا دیہان تبریز پر سے کم ہو تا جا رہا تھا

لیکن اسکی یہ خوشی بھی چند دنوں کی ہی تھی پاؤں پھسلنے کی وجہ سے وہ سڑھیوں سے گر چکی تھی اور ڈاکٹر کا یہی کہنا تھا کہ وہ دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکتی

یہ سب سن کر وہ اندر سے ٹوٹ چکی تھی اسے اب تبریز کا خیال آنے لگا تھا وہ اسے اپنا ناچاہتی تھی پیار کرنا چاہتی تھی لیکن اب تبریز اس سے بہت دور ہو چکا تھا ماجدہ کے قریب آنے پر وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتا وہ صرف اس گھر میں اپنے باپ سے بات کرتا تھا ماجدہ کی ذات کو اسنے ہمیشہ انور کیا تھا اور اسکی کچھ

Posted On Kitab Nagri

بھی کہنے پر وہ ہمیشہ بد تمیزی سے ہی جواب دیتا تھا ماجدہ جانتی تھی کہ اپنے بلاوجہ کے غصے اور ضد میں وہ اس معصوم کو خود سے دور کر چکی تھی تبریز اس سے دور تھا لیکن ماجدہ اب واقعی میں اس سے محبت کرنے لگی تھی جس سے اب تبریز کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

وہ لڑکیوں سے دور ہی رہتا تھا اسکے دل میں یہ ڈر تھا کہ اگر کوئی لڑکی اس کی زندگی میں آگئی تو کہیں وہ بھی اسکی ماں کی طرح اسے چھوڑ کر نہ چلی جائے اسلیے وہ ہمیشہ لڑکیوں سے دور ہی رہتا تھا لیکن باقر صاحب اب اسکی زندگی میں خوشیاں چاہتے تھے اسلیے اپنے دوست کی بیٹی سے اسکی بات کچی کر دی اور کچھ وقت بعد ہی شادی کی تاریخ رکھ دی اور تبریز اس سب سے بے نیاز اپنے کام میں مصروف رہتا نہ ہی تو اسنے کبھی اپنی منگیتز نمبرہ سے بات کی اور نہ ہی کبھی نمبرہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی گھر میں اسکی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں جس سے اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا اسے پتا تھا نمبرہ اسکی ہونے والی ہے لیکن دل میں ایک ڈر بھی تھا کہ کہیں وہ بھی اسے چھوڑ کر نہ چلی جائے لیکن اسنے سوچ لیا تھا کہ وہ نمبرہ کو اتنی محبت دے گا کہ وہ کبھی بھی اسے چھوڑ کر نہیں جائے گی اور اسی طرح کرتے کرتے اسکی شادی کا دن آپہنچا وہاں پر سب موجود تھے سوائے دلہن کے کسی کو پتا نہیں تھا کہ وہ کہاں گئی ہے ایسے میں اسکو دل زوروں سے دھڑک رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

جب نمبرہ کی بہن نے ایک خط لاکر اسے دیا جو نمبرہ نے اسے دینے کے لیے کہا تھا جس میں لکھا تھا کہ وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے لیکن اسکے گھر والے زبردستی اسکی شادی کر رہے تھے انہوں نے نمبرہ کو تبریز سے بات کرنے سے بھی منع کیا ہوا تھا کہ کہیں وہ اسے حقیقت نہ بتادیں اور آج موقع ملتے ہی وہ پارلر سے بھاگنے والی تھی لیکن وہ تبریز کو ان سب چیزوں کے بارے میں بتادینا چاہتی تھی تاکہ وہ اسکے لیے اپنے دل میں کوئی بدگمانی نہ رکھیں

لیکن اس دن کے بعد سے وہ ایک غصے والا سنجیدہ انسان بن چکا تھا اسے کسی سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اسکی نظر میں دھوکے کا دوسرا نام لڑکیاں تھیں اسے دنیا کی سب لڑکیوں سے نفرت تھی لیکن پھر ایک دن اسکی زندگی میں نور آئی جسے دیکھ کر پہلی بار اسکے دل میں کوئی احساس جاگا تھا اور اب چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ نور کو کسی اور کا نہیں ہونے دیگا

اس لیے وہ ہمیشہ نور سے اپنا رویہ سخت رکھتا تھا تاکہ وہ اس سے ڈرے اسکی مرضی کے بنا کوئی کام نہ کرے

www.kitabnagri.com

اس لیے وہ نور کو اپنے گھر نہیں جانے دیتا تھا کیونکہ وہاں عبیر موجود تھا اور اسے یہ ڈر تھا کہ عبیر نور کو اس سے چھین نہ لے

ماجدہ بیگم روتے ہوئے اسے ہر بات بتا رہی تھیں جسے وہ اور انابیہ دم سادھے سن رہی تھیں
تبریز ایک سخت انسان تھا لیکن وہ سخت کس لیے بنا ہے یہ اسے آج پتا چلا تھا

Posted On Kitab Nagri

تمہارے آنے پر میں نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا ہے وہ مجھے اپنی ماں مانے یا نہیں لیکن میرے لیے وہ میرا بیٹا ہے تم اسکی زندگی ہو نور اسے اسکی زندگی لوٹ دو ماجدہ نے بیگم نے روتے ہوئے اس دیکھا اور اسے اپنے ساتھ لگا کر کمرے سے چلی گئیں



دھڑام کی آواز سے کوئی چیز گرنے پر اسنے زمین کی طرف دیکھا جہاں ایک سفید رنگ کے ادھ کھلے لفافے سے بھوری رنگ کی آدھی ڈائری نظر آرہی تھی اسنے حیرت سے اس ڈائری کو اپنے ہاتھ میں لیا جب احمد صاحب کمرے میں داخل ہو گئے اور حیرت سے اس کے ہاتھ میں موجود اس ڈائری کو دیکھنے لگے "یہ تمہیں کہاں سے ملی نور"

"وہ آپ کی الماری صاف کر رہی تھی تو یہ گر گئی لیکن یہ ہے کس کی" نور نے کہتے ہوئے اس ڈائری کو کھولا جس کے پہلے ہی صفحے پر بڑا بڑا "مسز نور باقر" لکھا ہوا تھا نور نے حیرت سے احمد صاحب کی طرف دیکھا

"یہ پھپھو کی ڈائری ہے" نور کے ہو چھنے پر احمد صاحب نے اپنا سر اثبات میں ہلایا "یہ آپ کے پاس کیسے آئی"

"جس دن عبیر اور ہانیہ مجھے ملے تھے تو اس دن ہی یہ ڈائری بھی ملی تھی وہ اس میں اپنی باتیں لکھا کرتی تھی" احمد صاحب نے افسردہ لہجے میں کہا

Posted On Kitab Nagri

"ابو مجھے نہیں لگتا نور پھپھو نے کبھی بھی کچھ بھی غلط کام کیا ہوگا" نور کی بات پر احمد صاحب نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

"مجھے بھی نہیں لگتا بیٹا، تم اسے رکھ لو اسے پڑھ لینا مجھ میں کبھی اسے پڑھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی" نور نے سختی سے اس ڈائری کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا



"کیا ہو رہا ہے گڑیا" شہرام نے نور کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں" نور نے اپنا سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا

"مجھے تم سے بات کرنی تھی" شہرام نے تہمید باندھتے ہوئے کہا

"جی کہیے شہرام بھائی"

"تم نے کیا سوچا ہے"

"کس بارے میں" نور نے حیرت سے پوچھا

"اپنے رشتے کے بارے میں میرا بچہ، کب تک ایسے چلے گا تم مجھے بتاؤ تم جو چاہو گی وہی ہوگا اگر تم یہ

رشتہ نہیں رکھنا چاہتی ہو تو ایسا ہی ہوگا" شہرام کی بات پر نور بنا کچھ کہے اپنے سر جھکا گئی جب شہرام نے

دوبارہ اپنی بات شروع کی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"نور تبریز نے آج تک اگر دل سے کوئی خوشی مانگی ہے تو وہ تم ہو وہ بس اس لیے تمہارے ساتھ اتنا سخت رہتا ہے تاکہ تمہارے دل میں اس کا خوف رہے اور اس خوف کی وجہ سے تم کبھی بھی اس سے دور نہ جاؤ وہ برا نہیں ہے نور بس حالات نے تھوڑا سخت بنا دیا ہے "

"شہرام بھائی، اگر میں یہ رشتہ ختم کرنا بھی چاہوں تو کیا وہ مجھے ختم کرنے دیں گے "

"وہ تمہارا فیصلہ چاہتا ہے تم جو کہو گی وہ وہی کرے گا وہ اس لیے تمہیں دوبارہ لینے نہیں آیا کیونکہ اسے ڈر ہے کہیں وہ دوبارہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے میں بس یہ جانتا ہوں کہ اگر یہ رشتہ ختم ہو گیا تو وہ خود کو کوئی نقصان ضرور پہنچاے گا "شہرام کی بات پر اس کے دل کو جیسے کچھ ہوا تھا

"فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے نور تم کیا چاہتی ہو بس اتنا یاد رکھنا ہم سب تمہارے ساتھ ہیں "شہرام کے کہنے پر نور نے اپنی نم آنکھیں اٹھا کر مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

"میں جانتی ہوں مجھے کیا کرنا ہے "نور کی بات پر شہرام کے چہرے ہر دھیمی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی اس نے مسکراتے ہوئے نور کے سر پر اپنا منبطوط ہاتھ رکھ دیا



"ہیپی برتھ ڈے ٹویو "

"ہیپی برتھ ڈے ٹویو "

گھر میں داخل ہوتے ہی اندھیرے نے اس کا استقبال کیا بالکل ویسا اندھیرا جیسا اسکے اندر تھا اس نے جیسے ہی گھر کی لائٹ آن کری سب کے تیز گانے کی آواز اسکے کانوں میں پڑی

Posted On Kitab Nagri

وہ حیرت سے وہاں موجود کھڑے ہر شخص کو دیکھ رہا تھا جہاں حدید حوریہ شہرام انابیہ ہادی عائشہ ہانیہ
حاشر سب موجود تھے بس کوئی نہیں تھا تو اسکی دشمن جان
پہلے حاشر اور حدید اسے باری باری سا لگرہ کی مبارک باد دینے لگے
"بہت بہت مبارک میرے یار" شہرام نے اس سے گلے ملتے ہوئے کہا
"یہ سب کیا ہے" شہرام تبریز نے بیزاری سے کہا
"ہم سب بے چارے شوہر یہاں آئے ہیں تاکہ مل کر اپنا اپنا غم باٹ سکے لیکن ہماری بیویوں کو یہاں
بھی چین نہیں تھا اٹھ کر ساتھ آ گئیں"
"اچھا تو پھر ہادیہاں کیا کر رہا ہے" تبریز نے سرسری سی نظر اٹھا کر ہادی کو دیکھا جو عائشہ کے ہاتھ میں
موجود غبارے کو پھاڑنے کی کوشش کر رہا تھا جسے بچانے میں وہ ہلکان ہو رہی تھی
"وہ بھی اس لائن میں آنے والا ہے" -----
"شہرام تم جانتے ہو مجھے نہیں پسند یہ سب کچھ" تبریز نے آہستہ آواز میں تھوڑی سختی سے کہا
"یار لیکن سب تمہاری خوشی میں یہاں آئے ہیں بس کیک کٹ کر لو اس کے بعد بھلے اپنے کمرے میں
چلے جانا" شہرام کے کہنے پر وہ گہرا سانس لے کر اس ٹیبل کی طرح بڑھ گیا جس پر پھولوں کے درمیان
میں کیک رکھا ہوا تھا تبریز جلدی سے اس کیک کو کاٹ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا
جہاں کمرے کا ماحول باہر سے زیادہ حیران کن تھا

Posted On Kitab Nagri

اس نے حیرت سے اپنے کمرے کو دیکھا جہاں پورا کمرہ گلاب کی اور موم بتی کی خوشبو سے مہک رہا تھا مگر اس سے بھی یاد حیرت اسے پیچھے کھڑی اپنی نور جان کو دیکھ کر ہوئی جو اس وقت نیٹ کی لال ساڑی میں کھلے بالوں کے ساتھ قیامت لگ رہی تھی گلابی لب اس وقت سرخ لپسٹک سے سجے ہوئے تھے تبریز ٹرانس سی کیفیت میں چلتا ہوا اسکے قریب جانے لگا اور نرمی سے اپنا مضبوط بھاری ہاتھ اسکے گال پر رکھنے لگا اسے لگ رہا تھا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے

"تم سچ میں ہو" تبریز نے خوشی سے کپکپاتی آواز میں کہا

"ہاں میں سچ میں ہوں" نور نے مسکراتے ہوئے اسکے ہاتھ پر اپنا نازک ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تبریز نے بنا کچھ کہے سختی سے اسے اپنے ساتھ بھیج لیا

"مجھے یقین نہیں آرہا تم سچ میں میرے سامنے ہو" تبریز سختی سے اسے اپنے ساتھ لگا کر بھیگی ہوئی آواز میں کہا

"تم نے مجھے معاف کر دیا" تبریز نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے ہوئے کہا

"ہاں میں نے آپ کو معاف کیا، اور میں اب بس اپنی اس زندگی میں خوشیاں چاہتی ہوں"

"ایسا ہی ہو گا میری جان"

"اور میں آج آپ کے دل میں موجود ساری بدگمانی کو ختم کر دینا چاہتی ہوں"

"نور میرے دل میں تمہارے لیے کوئی بدگمانی نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

"میرے لیے نہیں ہے لیکن اپنی ماں کے لیے تو ہے" نور کی بات پر اس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ غائب ہو چکی تھی

"میں صرف ہمارے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں"

"تبریز کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ ایسا کر سکتی ہیں"

"نہیں مجھے ایسا نہیں لگتا لیکن وہ ایسا کر چکی ہیں انہیں صرف اپنی خوشی سے مطلب تھا انہیں کسی سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا اُس وقت، نہ انہیں اپنے شوہر کی محبت نظر آئی اور نہ ہی بیٹے کی سسکیاں" اس وقت اسکے چہرے پر موجود کرب نور کو بہت تکلیف دے رہا تھا

"ایسا نہیں ہے تبریز انہوں نے آپ سے اور باقرا نکل سے بہت محبت کی ہے"

"تم کچھ نہیں جانتی ہو نور"-----

"میں جانتی ہوں تبریز"-----

"اچھا تو بتاؤ اگر اتنی ہی محبت تھی تو وہ ہمیں چھوڑ کر کیوں گئی تھیں" تبریز کے کہنے پر ایک گہرا سانس لے کر نور نے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی وہ ڈائری اٹھالی جس پر ابھی تک تبریز کی نظر نہیں پڑی تھی نور نے اپنے ہاتھ میں موجود اس بھورے رنگ کی ڈائری کو تبریز کی طرف بڑھا دیا تبریز اس ڈائری کو تھام کر سوالیہ نظروں سے نور کو دیکھنے لگا

Posted On Kitab Nagri

"یہ ابو کی الماری سے مل تھی اسے پڑھ کو آپ کو اپنے سوالوں کے جواب مل جائیگے" نور نے کہتے ہوئے تبریز کے ہاتھ میں موجود اس ڈائری کو کھول دیا جس کے جس کے پہلے ہی صفحے پر بڑا بڑا "مسز باقر" لکھا ہوا تھا

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نگاہ نور کے حسین سراپے پڑی پڑی جو اس وقت بلیک گولڈن کا مدار ساڑی میں آسمان سے اتری کوئی حور لگ رہی تھی وہ اس وقت اپنی تیاری میں اتنی مگن تھی کہ اسے باقر کے آنے کی خبر ہی نہ ہوئی

باقر کے دوست کی اینیورسری تھی جس پر اس وقت وہ جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے آہستہ سے اس کے قریب جا کر باقر نے اسے اپنے حصار میں لے لیا جس پر نور چونکی ضرور تھی لیکن ڈری نہیں

"کیا بات ہے مسز باقر آج تو کسی کو قتل کرنے کا ارادہ ہے" باقر نے اسکی کان کی لو پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا

"چھوڑیں باقر تبریز اٹھ جائے گا" نور نے بیڈ پر سوئے ہوئے تبریز کو دیکھ کر کہا جو اس وقت گھٹوں تک آتا شوٹ پہن کر اپنے دونوں لبوں کے درمیان ہلکا سا فاصلہ دے کر ہر چیز سے بے نیاز مزے سے اپنی نیند پوری کر رہا تھا

"جائیے جا کر تیار ہو جائیے" نور نے اسکے کپڑے اسکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"تم سے تو واپس آکر حساب لیتا ہوں" باقر نے مسکراتی ہوئی نور سے کہا اور خود واشروم کی جانب چلا گیا

"آپ کو پتا ہے نور آپ کی آنکھیں بہت پیاری ہیں" اس لڑکی نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی جو اسے اور دلکش بنا رہی تھی اس کے آس پاس کھڑی اس کی ہم عمر لڑکیاں اسکے مسکرا نے پر چند سیکنڈ تک اس سے نظریں ہی نہیں ہٹا پائیں جبکہ دور کھڑا ایک وجود مسلسل اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیے کھڑا تھا اسے اس وقت دنیا کا مشکل ترین کام نور سے نظریں ہٹانا لگ رہا تھا

جب نور کوریسٹ روم کی طرف جاتا دیکھ کر خود بھی جلدی سے اس طرف چلا گیا نور کے باہر نکلتے ہی وہ اس کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا نور حیرت سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھنے لگی

"ہیلو مس بیوٹیفل" اس کے کہنے پر نور کے چہرے پر ناگوار تاثرات آچکے تھے یقیناً اسے کسی مرد کا اس طرح خود کو مخاطب کرنا پسند نہیں آیا تھا نور بنا اسکی بات کا جواب دیے وہاں سے جانے لگی جب وہ پھر اسکے سامنے آگیا

"کم از کم اپنا نام تو بتا دیجیے اس بندہ ناچیز کو میکائیل ہمدانی کہتے ہیں" میکائیل نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا

Posted On Kitab Nagri

"نور مسسز نور باقر" نور نے اسے جتاتے ہوئے کہا تا کہ اسے پتا چل جائے کہ وہ ایک شادی شدہ ہے نور اپنی بات کہہ کر وہاں سے چلی گئی بنا دوسرے شخص کے تاثرات دیکھے جسکا چہرہ اسکی بات سن کر غصے سے سرخ ہو چکا تھا

اپنے بجتے فون پر اس نے اپنے فون کی طرف دیکھا جس پر انجان نمبر آرہا تھا نور نے چند سیکنڈ سوچ کر کال پک کر کے سلام کیا جس کا جواب اسے بڑے خوبصورت انداز میں ملا "جی کون"

"مطلب بھول بھی گئیں ہمیں" دوسری طرف میکائیل کی آواز سنائی دی جسے نور پہچان نہیں پائی "سوری رانگ نمبر" نور نے کہتے ہوئے فون کاٹنا چاہا جب دوسری طرف پھر کچھ کہا گیا "میں بات کر رہا ہوں میکائیل پارٹی میں ملا تھا، مطلب بہت افسوس کی بات ہے تم مجھے بھول بھی گئیں" میکائیل نے انتہائی افسوس سے کہا
www.kitabnagri.com
"آپ کے پاس میرا نمبر کیسے آیا"-----

"آپ نمبر کی بات کر رہی ہیں" "میں تو آپ کے بارے میں سب کچھ جان چکا ہوں"
"اگر سب کچھ جان چکے ہیں تو یہ بھی جان چکے ہونگے کہ میں ایک شادی شدہ عورت ہوں" نور نے غصے میں دانت پیسے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں میں جانتا ہوں کہ تم شادی شدہ ہو تمہارا ایک بیٹا بھی ہے اور "میکائیل کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی نور اسکی بات کاٹ چکی تھی" مجھے آپ کی کسی بات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے آئندہ مجھے فون کرنے کی کوشش مت کیجیے گا"

"پہلے میری بات مکمل تو ہونے دو ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ تمہارا ایک چھوٹا سا پیارا سا بچہ ہے جو کہ اس وقت پارک میں کھیل رہا ہے اور کھیتے کھیتے بچوں کو چوٹ تو لگ ہی جاتی ہے کبھی کبھی چھوٹی تو کبھی بڑی" جتنی آرام سے میکائیل نے اپنی بات مکمل کی تھی اس سے کئیں زیادہ بے چینی دوسری طرف نور کو ہو چکی تھی

"ک-- کیا مط- مطلب "

"تم تو ابھی سے گھبرا گئی ہو جان ابھی تو میں نے ایسا کچھ کیا بھی نہیں ہے"

"آخر تم چاہتے کیا ہو" نور نے رندھی ہوئی آواز میں کہا جو کہ دوسری طرف بیٹھے میکائیل کو بالکل پسند نہیں آئی

www.kitabnagri.com

"خبردار نور جو تم نے رونا شروع کیا مجھے تمہارا رونا بالکل نہیں پسند اور کیا کہا تم نے کہ میں کیا چاہتا ہوں تو میں تمہیں چاہتا ہوں تمہیں بے انتہا چاہنے لگا ہوں میری جان"

"کیا بکو اس ہے" اسکی بات سن کر نور نے چلاتے ہوئے کہا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ یہ شخص اس کے سامنے ہوتا اور وہ اس کا قتل کر دیتی اتنی آرام سے اس کے ساتھ اتنی گھٹیا باتیں کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"آرام سے،، غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور تم میری ہو یہ بات زہن نشین کر لو کیونکہ جو میں نے تمہارے بیٹے کے بارے میں کہا ہے وہ میں سچ بھی کر سکتا ہوں، تو جان اب بعد میں بات کرتے ہیں" میکائیل نے کمینگی کے ساتھ کہتے ہوئے فون رکھ دیا

نور اپنے آنسو صاف کرتی تیزی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنا ڈوپٹہ اچھے سے ڈال کر نیچے کی طرف جانے لگی اسے اس وقت صرف تبریز کو دیکھنا تھا

پتا نہیں کیا نئی مصیبت اسکے پیچھے لگ چکی تھی

وہ تیزی سے سڑھیاں اترتی ہوئی نیچی کی طرف بھاگی جہاں تبریز اچھلتا ہوا ہاتھ میں چاکلیٹ لے کر اندر آ رہا تھا اسے دیکھ کر نور بھاگتے ہوئے اسکے پاس گئی اور اسے سختی سے خود میں بھینچ لیا بے سکون دل کو اب تھوڑا سکون مل رہا تھا

نور کو اب تک یہ سب صرف مذاق لگ رہا تھا دو دن ہو چکے تھے اور سب سہی چل رہا تھا اسلیے وہ بھی اب اس معاملے میں پر سکون ہو کر اس بات کو بھلا چکی تھی

لیکن آج پھر انجان نمبر سے فون آ رہا تھا جسے دیکھ کر وہ تھوڑا ڈر گئی تھی پہلے والا نمبر وہ بلاک کر چکی تھی فون بجتے بجتے بند ہو چکا تھا لیکن چند سیکنڈ بعد دوبارہ فون بجنے لگا

نور نے کپکپاتے ہاتھ سے فون اٹھا لیا

"ہ-ہیلو"

Posted On Kitab Nagri

"بہت دیر کر دی فون اٹھانے میں" دوسری طرف میکائل کی آواز اس کے اوسان خطا کر چکی تھی
"تو کیا سوچا تم نے"

"آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا"
"تم نے میرے دل کا حال بگاڑا ہے میری جان میری پینتیس سالہ زندگی میں اگر کوئی اس دل کو چھو کر
گیا تو وہ بھی ایک شادی شدہ قسمت تو دیکھو"
"پلیز میری جان چھوڑ دیں"

"نہیں چھوڑ سکتا ایک ہفتے کا وقت دے رہا ہوں اپنے شوہر سے طلاق لے لو ورنہ ایک ہفتے کے بعد جو
میں کرونگا وہ تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو"
"میں باقر کو سب کچھ بتا دوں گی" نور نے روتے ہوئے کہا

"بتا دو پھر کیا ہو گا وہ مجھے کہے گا میں تمہارا پیچھا چھوڑ دوں یا وہ مجھے چھوڑے گا نہیں وغیرہ وغیرہ"
میکائل نے اسکی بات کو جیسے ہوا میں اڑایا تھا

"بہتر یہی ہے کہ اس سے طلاق لے لو وہ بیوہ بننے سے تو بہتر ہے" میکائل کی بات سن کر اسے اپنی دل
بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا

نیچے سے آتی آواز پر وہ تیزی سے نیچے کی طرف بھاگی باقر اور تبریز آچکے تھے

Posted On Kitab Nagri

"اسے کیا ہوا ہے" باقر نور نے بے ہوش تبریز کو دیکھتے ہوئے کہا جسے باقر اس وقت صوفے پر لٹا رہا تھا اور اسکے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی

"کچھ نہیں ہو انور میں اسکے لیے آسکریم لینے گیا تھا واپس آیا تو یہ گرا ہوا تھا یاد چوٹ نہیں لگی" باقر نے روتی ہوئی نور سے کہا جو بار بار تبریز کے چہرے پر جگہ جگہ اپنی ممتا کا لمس چھوڑ رہی تھی

اسے پتا تھا میکائیل جو کہہ رہا ہے وہ کر بھی سکتا ہے اور وہ یہ بات بار بار دکھا بھی رہا تھا آفس سے واپسی پر کچھ گنڈے باقر پر حملہ کر کے اسکا اسکا پاس موجود سب کچھ لے جا چکے تھے اور ساتھ میں اسے زخمی بھی کر گئے تھے آفس کا ایک ورکر اسے ہاسپٹل لے کر گیا نور جانتی تھی کہ یہ سب کس نے کروایا اسکی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی کہ کہیں تبریز یا باقر کو کچھ نہ ہو جائے یہی سب سوچ کر وہ اپنے آپ کو قربان کرنے کا فیصلہ کر چکی تھی اسکا رویہ اب ہر کسی سے روکھا ہو چکا تھا تبریز اسکے پاس آتا لیکن نور اسے بانٹ کر بھیج دیتی وہ صرف تبریز کو پیار تب ہی کرتی جب وہ سو رہا ہوتا

باقر اسکا یہ رویہ دیکھ کر حیران تھا اسے حیرت ہو رہی ہے نور اس طرح سے کیوں بیہوش کر رہی ہے لیکن اسے یہی لگا شاید دو تین پر اسکے اور تبریز کے ساتھ جو حادثہ پیش آیا ہے نور اسکی وجہ سے پریشان ہے

Posted On Kitab Nagri

وہ ہمیشہ اس سے پیار سے بات کرتا جس کا جواب وہ انتہائی بد تمیزی سے دیتی اس کی بد تمیزی برداشت سے باہر ہونے پر باقر کا اس پر ہاتھ اٹھ چکا تھا جس کا باقر کو بہت دکھ تھا لیکن نور اس بات کو وجہ بنا کر اب اس سے علیحدگی چاہتی تھی

اسکی رویہ باقر کو تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا وہ اس سے معافی مانگ چکا تھا لیکن نور فیصلہ کر چکی تھی تبریز روتا ہوا اسکے پاس آتا اسے اپنی ماں چاہیے تھی لیکن نور کو اپنے بیٹے کی زندگی چاہیے تھی باقر کی منت سماجت پر اسنے یہ کہہ دیا کہ وہ کسی اور سے شادی کرنا چاہتی ہے وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے جو باقر سے زیادہ امیر ہے باقر ایک معمولی بزنس مین ہے اسکی ساتھ رہتے ہوئے اسکی خواہشات کبھی بھی پوری نہیں ہو سکتی

اور یہ سب سن کر وہ اندر سے ٹوٹ چکا تھا وہ تو خود سے بڑھ کر اسکی خیال رکھتا تھا اسکی ساری خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتا لیکن آج وہ اسے صرف اس وجہ سے چھوڑ کر جا رہی تھی کہ اسے باقر سے زیادہ امیر شخص مل چکا تھا تھک ہار کر باقر اسے اپنی زندگی سے آزاد کر چکا تھا جسے سن کر نور اندر سے مر چکی تھی وہ اسی وقت اپنا آپ گھسیٹتی ہوئی اس گھر سے نکل گئی

ایسا لگ رہا تھا زندگی رک گئی ہے اسے اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھاتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور پل بھر میں وہ زمین بوس ہو چکی تھی



Posted On Kitab Nagri

اسنے اپنی آنکھیں کھول کر ارد گرد کے ماحول کو دیکھا وہ اس وقت ایک کمرے میں موجود تھی وہ حیرت سے ہر چیز دیکھنے لگی کمرہ زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن کمرے کی ہر چیز انتہائی خوبصورت تھی کمرے سجاوٹ دیکھ کر لگ رہا تھا کہ یہ کمرے لڑکیوں کے لیے ہی ہے

اسے تو بس اتنا یاد تھا کہ وہ سڑک پر چل رہی تھی اسکے بعد کیا ہوا اسے کچھ نہیں یاد وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب کمرے کا دروازہ کھول کر وجود اندر داخل ہوا

"کیسی ہو" میکائیل نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو بنا پلک جھپکائے سرد تاثرات لیے اسے دیکھ رہی تھی "تمہاری عدت پوری ہوتے ہی ہم نکاح کر لینگے" اس کی بات سن کر نور کو حیرت ضرور ہوئی تھی بھلا اسے کیسے پتا کہ اسکی طلاق ہو چکی ہے لیکن پھر خود ہی یاد آچکا تھا کہ وہ آدمی اسکی پل پل کی خبر رکھ رہا تھا

نور بنا اسکی بات کا کوئی جواب دیے چہرے کا رخ پھیر گی
میکائیل کو اس وقت اسے اکیلا چھوڑنا ہی بہتر لگا وہ اس کی کنڈیشن سمجھ رہا تھا
اسکی عدت پوری ہوتے ہی میکائیل اسکے ساتھ نکاح کر چکا تھا

میکائیل اس سے بات کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا تھا نور سے نکاح کے بعد اسے ایسا لگ رہا تھا اسے نیا جہان مل گیا

لیکن دوسری طرف نور صرف اسی باتوں کا جواب دیتی جو وہ اس سے پوچھتا

Posted On Kitab Nagri

میکائیل کو اس کی خاموشی بہت بری لگتی تھی وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا اپنے دل کی بات کہنا چاہتا تھا لیکن وہ اس سے کوئی بات نہیں کرتی تھی یا تو وہ ساری دن ملامت کے باوجود کسی نہ کسی کام میں گھسی رہتی یا بس انہی باتوں کا جواب دیتی جو میکائیل اس سے پوچھتا لیکن ایک دن نور نے خود اس سے بات کی لیکن وہ بھی تبریز کی،، وہ اس سے ملنا چاہتی تھی "نور میں ایسا نہیں کر سکتا"

"پلیز پلیز مجھے ایک بار مل وادیجیے" نور نے منت بھرے لہجے میں کہا جس پر میکائیل ہاں کر چکا تھا شاید اسی وجہ سے نور ٹھیک ہو جائے اس کے ساتھ خوش رہنے لگ جائے وہ اسے تبریز کے اسکول لے کر گیا تھا جہاں وہ اپنے بیگ پہنے اور تھر ماس گلے میں لٹکائے اپنی گاڑی کا انتظار کر رہا تھا جب نظر تھوڑی دور کھڑی نور پر پڑی اور اسے دیکھتے ہی تبریز کی آنکھوں میں نفرت اتر چکی تھی

اور اسکی یہی نفرت نور کو اندر سے توڑ رہی تھی اسے تو یہی لگا کہ تبریز ہمیشہ کی طرح بھاگ کر اسکے گلے لگ جائے گا لیکن وہ تو ایک نظر اسے دیکھ کر اپنی نظریں ہی پھیر چکا تھا وہ تبریز سے ملنا چاہتی تھی اسے اپنے سینے سے لگانا چاہتی تھی لیکن میکائیل اسے لے کر واپس آچکا تھا اس کی حالت پہلے سے زیادہ خراب ہو چکی تھی اسے اس وقت یہی لگ رہا تھا کہ جب اسکی اولاد ہوگی تو نور کا دیہان بٹ جائے گا

Posted On Kitab Nagri

اور پھر ایک سال بعد انکی زندگی میں عبیر کی آمد ہوئی اور میکائیل کو یہی لگ رہا تھا کہ اب نور عبیر کی وجہ سے زندگی میں آگے بڑھے گی

لیکن یہ اسکی غلط فہمی تھی نور عبیر کی ہر بات کا خیال رکھتی لیکن کبھی اسے وہ محبت نہیں ملی جو وہ تبریز سے کرتی تھی

عبیر کے تین سال بعد انکی زندگی میں ایک نئے وجود کی آمد ہوئی جس کا نام نور نے خود ہانیہ رکھا تھا نور ہانیہ کے آنے سے خوش تھی اور یہ بات میکائیل بھی سمجھ رہا تھا اور خوش بھی تھا لیکن کچھ دنوں بعد اسے یہ بات بھی پتا چل گئی کہ نور ہانیہ کے آنے سے خوش کیوں ہے

کیوں یہ تبریز کی خواہش تھی کہ اسکی ایک بہن ہو جس کا نام وہ ہانیہ رکھے گا زندگی اسی طرح گزر رہی تھی نور کی حالت دیکھ کر میکائیل کو تھوڑا بچھتاوا ہونے لگا تھا لیکن پھر خود کو یہ بات سمجھا لیتا کہ وقت کہ ساتھ خود سہی ہو جائے گی اور پھر سوال آتا اور کتنا وقت جس کے جواب میں اسکے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا

www.kitabnagri.com

میکائیل بزنس میٹینگ کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا جانا تو اسے پندرہ دن کے لیے تھا لیکن بیس دن ہو چکے تھے اور واپسی کی کوئی امید نہیں تھی

Posted On Kitab Nagri

اسے پتا چلا تھا کہ نور کی طبیعت کافی دنوں سے خراب ہے جس پر اسنے سختی سے نور کو ڈاکٹر کے پاس جانے کا کہا تھا اور وہ گئی بھی تھی لیکن واپسی پر جو خبر ڈاکٹر نے اسکی رپورٹ میں بتائی تھی اسے سن کر دل میں جیسے سکون اتر گیا تھا اسے برین ٹیومر تھا اور ڈاکٹر کے مطابق اسکے پاس زیادہ وقت نہیں ہے ایک ہفتے بعد میکائیل واپس آچکا تھا اور نور کی طبیعت پوچھنے پر اسنے یہی کہا کہ وہ ٹھیک ہے لیکن میکائیل جانتا تھا وہ ٹھیک نہیں ہے لیکن ایک بات جو اسنے نوٹ کی تھی وہ یہ تھی کہ نور اب بہتر خوش رہ رہی تھی اپنے ساتھ رہتے ان سالوں میں اسنے پہلی بار اسے اتنا خوش دیکھا تھا لیکن اسکی حالت ٹھیک نہیں تھی

اسلیے میکائیل خود اسکے ڈاکٹر سے اسکے بارے میں پوچھنے گیا تھا جس پر ڈاکٹر نے اسی وہی بات بتائی جو نور کو بتائی تھی اور یہ سب سن کر اسے اپنے دل کی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی سب سے زیادہ جو تکلیف دہ بات اسے لگی تھی وہ یہ تھی کہ نور کو ڈاکٹر نے کم ٹائم دیا تھا اور اسے میکائیل کے ساتھ رہنے سے اچھا موت کو گلے لگانا لگا

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/002997500595)

یہ سب سن کر وہ نور کا اور زیادہ خیال رکھ رہا تھا اسکا علاج کروا رہا تھا لیکن نور ہر طرح سے لاپرواہی
کر رہی تھی

اور پھر چند ماہ بعد نور ان سب کو چھوڑ کر جا چکی تھی جس کا سب سے زیادہ برا اثر میکائیل پر ہوا تھا وہ اس
کی ہر ایک چیز کو اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھ رہا تھا جب نور کی اسے ملی
جہاں اسنے زندگی کے ہر لمحات کو اس ڈائری میں لکھا ہوا تھا اس ڈائری کو پڑھنے کے بعد میکائیل کو
خود سے نفرت ہو رہی تھی اسنے کہا تھا کہ اسے نور سے محبت ہے اور اسے محبت ہے لیکن بھلا یہ کیسی
محبت تھی جس میں اسکی ساری خوشیاں ہی وہ چھین چکا تھا

Posted On Kitab Nagri

وہ اپنی باتیں صرف اللہ سے کہتی تھی
اور لکھتی صرف اس ڈائری میں تھی
اسکے آگے کی زندگی کے لمحات جو نور نہیں لکھ پائی تھی وہ میکائیل لکھ چکا تھا وہ سوچ چکا تھا اسے آگے کیا کرنا ہے

وہ اپنا سب کچھ ساری جائیداد ہانیہ اور عبیر کے نام کر چکا تھا اور ان کا سارا ضروری سامان بھی وہ رکھ چکا تھا
وصیت میں اسنے یہ بات لکھی تھی

کہ جب تک ہانیہ کی شادی نہیں ہو جاتی اور عبیر خود کمانے کے لائق نہیں ہو جاتا تب تک ان کو وہ
جائیداد نہیں مل سکتی جو میکائیل نے انہیں دی ہے

عبیر اور ہانیہ کو وہ احمد ہاؤس چھوڑ چکا تھا اور ان کا سارا ضروری سامان کاغزات وغیرہ وغیرہ وہ سب کچھ
ان کے پاس چھوڑ چکا تھا اور ایک خط بھی جس میں اسنے لکھا تھا کہ وہ کبھی ان سب کا سامنا کرنے کی
ہمت نہیں رکھتا بس اسے معاف کر دیا جائے اور اس کے بچوں کو اپنے پاس رکھ لیا جائے نور اب اس
دنیا میں نہیں ہے اسکے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ میکائیل کی اپنی غلطی تھی نور کی نہیں تو اسے معاف کر دیا
جائے

احمد صاحب عبیر کے ہاتھ میں موجود اس خط کو پڑھ رہے تھے اپنی بہن کا اس دنیا سے جانا انہی دکھ میں
مبتلا کر چکا تھا انہوں نے عبیر کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کمرل میں لپٹے ہانیہ کے وجود کو اپنی گود

Posted On Kitab Nagri

میں اٹھایا اور ان دونوں کو اندر لے گئے اور انکے اندر جاتے ہی میکائیل بھی وہاں سے جا چکا تھا وہ اپنے بچوں کو مضبوط ہاتھوں میں سوپ چکا تھا اور اسکی زندگی کا اب کوئی مقصد نہیں ہے اپنے کمرے میں داخل ہو کر اسنے اپنی وارڈروب کے کونے سے ریو اور نکالا اور اپنی آنکھیں بند کر کے اسے اپنی کنپٹی پر رکھ لیا

ٹھاہ کی آواز کے بعد پورے کمرے میں سناٹا چھا چکا تھا آج میکائیل ہمدانی کا وجود بھی ختم ہو چکا تھا

وہ کسی بچے کی طرح ڈائری کو اپنے سینے سے لگاے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا "نور و- وہ میری-- میری وجہ سے اتنی ازیت میں رہیں اور --- اور میں ہمیشہ انہیں غلط سمجھتا رہا میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا" اسکی یہ حالت دیکھ کر نور کو خود بھی تکلیف ہو رہی تھی اسنے آگے بڑھ کر تبریز کو اپنے سینے سے لگالیا "تبریز آپ نے کچھ نہیں کیا"

"نہیں میں نے کیا ہے، میری وجہ سے انہیں یہ سب کچھ اپنی خوشیاں اپنی فیملی کو چھوڑنا پڑا اور میں ہمیشہ ان سے نفرت کرتا رہا"

"تو اپنی اس نفرت کو ختم کر دیجیے انہیں اس بات کا اتنا غم نہیں تھا کہ انہیں انکی فیملی سے دور کر دیا انہیں تو سب سے زیادہ غم اس بات کا تھا کہ آپ ان سے نفرت کرتے ہیں"

Posted On Kitab Nagri

"نور میں، میں چاہ کر بھی کبھی ان سے نفرت نہیں کر پایا جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو تمہارا چہرہ بھی ٹھیک سے نہیں دیکھ پایا تھا کیونکہ میری نظریں تو بس تمہاری آنکھوں پر تھیں جو بالکل میری ماں جیسی تھیں تمہاری آنکھیں دیکھ کر مجھے ان کی یاد آتی تھی وہ تو مجھ سے ہمیشہ اتنی محبت کرتی تھیں اور میں نے کیا کیا"

"تبریز" نور نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا

"جو ہو چکا ہم اسے واپس نہیں لاسکتے تبریز وہ تو بس ہمیشہ آپ کو خوش دیکھنا چاہتی تھیں نہ کے اس طرح روتے ہوئے تبریز ہم قسمت کا لکھا بدل نہیں سکتے میں بس یہی کہو گی کہ آپ ان کے لیے دعا کیجیے" نور نے اس کے آنسو صرف کرتے ہوئے کہا تبریز نے ایک نظر اسے دیکھ کر سختی سے خود میں بھینچ لیا

"تم بہت اچھی ہو نور تم میری زندگی میں واقعی نور بن کر آئی ہو" اسکی بات پر مسکراتے ہوئے نور نے اسکی بھیگی آنکھوں پر اپنے لب رکھ دیے اس کے ایسا کرنے پر تبریز کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہو رہا تھا

"یہ سب کیسا لگا" نور نے اسکا دھیان بٹانے کے لیے اس کا دھیان کمرے کی سجاوٹ پر لگایا جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی

"یہ سب تم تو نہیں کر سکتی ہو"

Posted On Kitab Nagri

"ہاں ویسے کیا تو میں نے ہی ہے لیکن پلینگ ساری حوریہ آپ کی تھی" اپنی بات مکمل کر کے نور اسکا ہاتھ تھام کر اسے کمرے میں موجود ٹیبل کی طرف لے گئی جہاں پھولوں کے بیچ میں کیک رکھا ہوا تھا اور اس پر کینڈلز لگی ہوئی تھیں

تبریز نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور دونوں نے مل کر کیک کٹ کر دیا
تبریز نے کیک کا پیس اس کے منہ میں ڈال دیا نور بھی ایک پیس اٹھا کر اس کے چہرے کے قریب لے جانے لگی تبریز کو یہی لگا کہ یہ پیس اس کے کھانے کے لیے ہے لیکن نور وہ پیس اس کے پورے چہرے پر لگا کر کھکھلاتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی اس کی حرکت پر تبریز بھی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا اور اس کی ڈوری کو اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام لیا اس کے ایسا کرتے ہی نور کے بھاگتے قدم رکھ چکے تھے اسے پتا تھا اگر وہ بھی تو اس کی ڈوری کھل جاتی

تبریز آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب جانے لگا اور اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے کر اپنے گال کو اس کے گال سے ملانے لگا جس سے تبریز کے چہرے پر لگا کیک اب نور کے گال پر بھی لگ چکا تھا تبریز نے اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیے

"بہت میٹھا کیک ہے یار" تبریز نے کہتے ہوئے اس کے دوسرے گال پر بھی کیک لگا کر اپنے لب رکھ دیے

"تھینک یو نور" تبریز کے کہنے پر نور نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"کس لیے"

"میرے اس خاص دن کو مزید خاص بنانے کے لیے، میری زندگی میں آنے کے لیے، ہر ایک چیز کے لیے" اپنی بات کہہ کر تبریز نرمی سے اسکے لپسٹک سے سجے لبوں کو قید کر لیا اور تھوڑی دیر بعد اسکی سانسوں کو آزادی بخشی

"مجھے کچھ نہیں چاہیے نور کیونکہ تم میرے پاس ہو اور تم ہی تو میرا سرمایہ ہو" تبریز نے کہتے ہوئے اسکے نازک وجود کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھالیا گرتی رات کا ہریل انہیں مزید قریب کر رہا تھا



"حاشر میری بات سنیں" ہانیہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا وہ کتنی دیر سے حاشر سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اپنے کام میں مگن بس ہوں ہاں میں جواب دے رہا تھا

تنگ آکر ہانیہ اٹھ کر وہاں سے جانے لگی جب حاشر نے اسکا ہاتھ تھام کر اپنی گود میں موجود لیپ ٹاپ کو ہٹا کر اسے بٹھالیا

www.kitabnagri.com

"اچھا بتاؤ میں سن رہا ہوں"

"بتائیے میں نے اتنی دیر میں کیا کیا باتیں کی ہیں"

"وہ تم نے،، اچھا چھوڑو بتاؤ کیا کہہ رہی ہو"

"میں کچھ سوچ رہی تھی" ہانیہ نے خوشی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"بتاؤ کیا سوچ ہو رہی تھیں"

Posted On Kitab Nagri

"وہ نہ مجھے بے بی چاہیے"

"کیا" اسکی فرمائش پر حاشر نے حیرت سے اسے دیکھا

"بے بی حاشر"

"ہانیہ جس دن تم بڑی ہو جاؤ گی نہ تو ہمارا بے بی بھی آجائے گا"

"لیکن میں تو بڑی ہو گئی ہوں"

"اچھا لیکن جب تم حقیقت والی بڑی ہو جاؤ گی نہ اس دن ہم اس بارے میں ضرور بات کریں گے ابھی میرا

ایک ہی بچہ کافی ہے"

"لیکن-----" ہانیہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی حاشر نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ دی

"بس، اب سونے چلتے ہیں باقی باتیں کل کریں گے" حاشر نے کہتے ہوئے اسے اپنی بانہوں میں اٹھایا اور

کمرے کی طرف چلا گیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



نیند سے جاگ کر اسکی نظر سب سے پہلے اپنے قریب سوئے ہوئے تبریز پر پڑی جو اس وقت سوتے

ہوئے بہت معصوم لگ رہا تھا

نور نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اسکی پیشانی پر موجود بالوں کو پیچھے ہٹا کر وہاں اپنے نرم لب رکھ دیے

دور ہو کر نور وہاں سے جانے لگی جب تبریز نے اسے سختی سے اپنے حصار میں لے لیا

"آپ جاگ رہے ہیں" نور نے نگاہیں جھکا کر گھبراتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"اگر میں سو رہا ہوتا تو اپنی پیاری بیوی کا یہ پیار بھرا اندر کیسے دیکھتا" تبریز نے گھمبیر آواز میں کہتے ہوئے اسکے گالوں کو چھوتی لٹ کوکان کے پیچھے کر دیا

"تبریز پلینز چھوڑیں مجھے"

"پہلے مجھے پیار کرو بلکل ویسے ہی جیسے ابھی کیا تھا"

"میں کر چکی ہوں اب آپ مجھے چھوڑیں-----" نور نے کہتے ہوئے اپنا آپ اسکی گرفت سے آزاد کروانا چاہا

"تم جانتی ہو کوشش بیکار ہے جب تک تم میری بات نہیں مانو گی میں نہیں چھوڑوں گا" تبریز کی بات پر نور نے منہ بنا کر اسے دیکھا

"آنکھیں بند کریں" نور کے کہنے پر وہ اچھے بچوں کی طرح فوراً آنکھیں بند کر چکا تھا اور ٹھیک چند سیکنڈ بعد اسے اپنی پیشانی پر نور کا نرم لمس محسوس ہوا

"اور" تبریز نے بند آنکھوں سے کہا اور نور جانتی تھی اس طرح تو تبریز کبھی اسے نہیں چھوڑے گا

اسنے ہلکی سی چیخ ماری جس پر تبریز نے پریشانی سے آنکھیں کھولیں گرفت ڈھیلی ہوئی اور نور تیزی سے واشروم میں بھاگ گئی

"نور یہ غلط ہے بعد میں مجھ سے کوئی شکایت مت کرنا" تبریز تیز آواز میں کہتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ گیا



حدید تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے گھر میں داخل ہوا اور فوراً اپنے کمرے میں پہنچا

Posted On Kitab Nagri

"حور کیا ہوا ہے" حدید نے پریشانی سے اسکے قریب جا کر کہا
"حدید کچھ نہیں ہوا"

"تو مجھے اتنی ایمر جنسی میں گھر کیوں بلایا"

"وہ کچھ بتانا تھا" حوریہ نے اپنی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے کہا

"تو میری جان جب واپس آتا جب بتا دیتیں"

"میں جب تک کا انتظار نہیں کر سکتی نہ"

"اچھا چلو بتاؤ"

"وہ، وہ نہ کچھ کہنا تھا" حوریہ نے اپنے لبوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا

"حور کیا ہوا ہے کوئی پریشانی ہے" حدید نے اسکے گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اسکا لہجہ دیکھ کر حدید کو

پریشانی ہو رہی تھی حوریہ بنا اسکی بات کا کوئی جواب دیے اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی

"آپ بابا بننے والے ہیں"

www.kitabnagri.com

"کیا کہا تم نے" حدید نے اسکا چہرہ اپنے سینے سے نکالتے ہوئے کہا اسے لگ رہا تھا اسے سننے میں کوئی

غلطی ہوئی ہے

"آپ بابا بننے والے ہیں حدید" حوریہ کے دوبارہ کہنے پر حدید نے اسے اپنے سینے سے لگالیا

Posted On Kitab Nagri

"تھینک یو سو میچ حور" خوشی سے اسکی آنکھوں میں آنسو آچکے تھے حدید نے مسکراتے ہوئے حور یہ کے بالوں پر اپنے لب رکھ دیے اسکی آنکھ سے گرا آنسو حور یہ کے بالوں میں جذب ہو چکا تھا وہ حور یہ کو اسی وقت سب سے ملوانے کے لیے لاچکا تھا سب کو یہ خوشی کی خبر سنانے کے لیے جہاں سب ہی یہ خبر سن کر بہت خوش تھے وہیں سب سے زیادہ خوشی ہادی کو تھی کہ آخر کار کوئی تو اپنا ہو گا جو اسکی بھی عزت کرے گا

خوشی کے ان دنوں میں عائشہ اور ہادی کا رشتہ پکا ہو چکا تھا منگنی کے بجائے انکی شادی کی تاریخ رکھی جا چکی تھی اور دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں خوب زور و شور سے چل رہی تھیں



پورے گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی تھی سب تیاری میں مصروف تھے سوائے ہادی کے اسکا کہنا تھا کہ وہ دولہا ہے اور اس سے کوئی کام نہ کروایا جائے شہرام ابھی باہر سے آیا تھا تھکن ہونے کے باعث وہ وہیں صوفے پر بیٹھ گیا جب نظر اپنے سامنے صوفے پر بیٹھے ہادی پر پڑی جو اپنی گود میں اسٹرابری کاڈبہ رکھ کر مزے سے اسے کھا رہا تھا شہرام غصے سے اسے دیکھنے لگا

"کیا ہوا بھائی کھانی ہے تو کھا لیجیے" ہادی نے اسٹرابری کاڈبہ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "مطلب شادی تیری ہے اور خود آرام سے کھا رہا ہے اور ہم سب گدھے کی طرح کام کر رہے ہیں جا باہر جا کر ڈیکوریشن چیک کر"

Posted On Kitab Nagri

"بھائی آئی۔ ایم۔ دولہا تو مجھے کوئی بھی کام کرنے کا نہ کہے" ہادی نے اسٹرابری منہ میں بھرتے ہوئے کہا

"عزت سے نہیں مانے گا نہ تو" شہرام نے آہستہ سے اسے دیکھ کر کہا اور ایک نظر انکا طرف آتی ہوئی اماں بی کو دیکھا

"چل کوئی بات نہیں میری کمر میں بہت درد ہے لیکن تو بھی تو دولہا ہے نہ تجھ سے تھوڑی نہ کوئی کام کرواؤنگا" شہرام نے تیز آواز میں کہتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا ہادی حیرت سے اس دیکھ رہا تھا کہ اس ٹھیک ٹھاک بندے کو اچانک کیا ہو گیا ہے لیکن یہ جواب بھی اسے مل گیا جب اپنی کمر پر اسے اماں بی کی زوردار جھڑپی لگی

"آہ اماں بی" ہادی نے کہہ راتے ہوئے اپنی کمر سہلائی

"اٹھ جا کر کام کر بچہ صبح سے لگا ہوا ہے"

"اماں بی میں دولہا ہوں"

"تو جب شہرام کی شادی ہوئی تھی تو اسنے سارے کام خود ہی کیے تھے چل اٹھ" اماں بی نے اس جھڑکتے ہوئے کہا جس پر ہادی نے منہ بنا کر شہرام کو دیکھا شاید وہ کچھ حمایت میں کہہ دے لیکن وہ تو اپنی ہنسی روکنے کے چکر میں لال ہو رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

"آرہی ہوں میں ابھی تو مجھے یہاں نظر نہ آے" اماں بی کہہ کر کچن میں چلی گئی اور انکے جاتے ہی شہرام کا قہقہہ اس جگہ گونجا

"کم از کم شادی تک تو میری عزت کر لیجیے"

"بیٹا عزت تو تیری دلہن بھی نہیں کرے گی ہم کیا امید لگانا جاؤ جا کر ڈیکوریشن چیک کرو اماں بی آتی ہو گئی" شہرام نے اس باہر جانے کا اشارہ کیا جس پر ہادی منہ بناتا ہوا باہر چلا گیا



"یہ خوشی یہ خوشی کا سماں"

"دل میں گونجی ہیں شہنایاں"

"یہ خوشی یہ خوشی کا سماں"

"دل میں گونجی ہیں شہنایاں"

"یہ حسین یہ دل نشین"

"ایک محبت کی ہے جو داستان"

"رب را کھار ب را کھا"

"رب را کھار ب را کھا"

بارات آچکی تھی ہر طرف شور مچ رہا تھا



Posted On Kitab Nagri

ہادی نے گاڑی بھی اپنی طرح سجائی تھی بونٹ پر وائٹ کلر کی نیٹ کی ربن لگائی ہوئی تھی جس کے بیچ میں بڑا سا بو کے رکھا ہوا تھا لیکن اس میں پھول کے بجائے چاکلیٹ تھیں اپنی شیروانی درست کرتا ہادی سب کے ساتھ مل کر اندر جانے لگا خوشی اسکے چہرے سے ہی نظر آرہی تھی

اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اسکی زندگی میں یہ حسین دن آچکا ہے سب سے زیادہ بے قراری تو اسے عائشہ کو دیکھنے کی تھی

جو آج اسکی "مس عورت" سے "مسز عورت" بننے والی تھی
"کوئی پوچھے آنکھوں نے آنکھوں سے"

"کیا کہہ دیا"

"ہے سن لیا"

"کہہ دے نہ چھپکے سے دونوں نے"

"ہے چن لیا"

"ایک ساتھیاں"

نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی اور وہ دونوں اس پاک بندھن میں بندھ چکے تھے

"یہ ریشمی سے پل"



Posted On Kitab Nagri

"یہ نرم سی ہلچل"

"یہ سپنوں کے بادل"

"رب را کھا"

"اوی سامنے دیکھ" حدید کی آواز پر ادھر ادھر دیکھتے ہاد نے سامنے دیکھا اور نظریں جیسے اس منظر سے ہٹنے سے انکاری تھیں جہاں سامنے عائشہ بہزاد اور حمہ کے ساتھ نظریں جھکاے چلتی ہوئی اسٹیج تک آرہی تھی

وہ اس وقت سرخ رنگ کے گرارے میں تھی جو کہ ہادی خود اپنی پسند سے اسکے لیے لایا تھا اس پتا تھا عائشہ اس اس گرارے میں بہت پیاری لگے گی مگر اتنی خوبصورت لگے گی یہ اس نے نہیں سوچا تھا "یار ہاد اب تمہاری ہی ہے جی بھر کر دیکھنا مگر ابھی ہاتھ تو تھام لو" بہزاد کے کہنے پر ہادی ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور اپنا ہاتھ عائشہ کے سامنے کیا

عائشہ نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا اور بے حد ہینڈ سم لگ رہا تھا عائشہ نے اگلے پل اپنی نظریں جھکالیں اسکے ایسا کرتے ہی ہادی کے چہرے پر موجود مسکراہٹ

مزید گہری ہوئی

"تم کو یوں جو دیکھوں"

"جانے کیوں"

Posted On Kitab Nagri

"میراجیا، دھڑکے پیا"

"مہکی سی لہکی سی بہکی سی"

"میں ہوں پیا، یہ کیا کیا"

عائشہ نے اپنا چوڑیوں سے بھرا حنائی ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا جسے ہادی نے مضبوطی سے تھام لیا

"یہ حسن یہ تو"

"یہ آنچ یہ خوشبو"

"یہ روپ یہ جادو"

"رب را کھا"



"چلو بھی ہادی جلدی سے پیسے دے دو" انابیہ نے ٹرے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا جس میں دودھ کا گلاس

اور فیڈر تھی فیڈر پر پانچ ہزار لکھے تھے جبکہ گلاس پر پچاس ہزار لکھے تھے

www.kitabnagri.com

"بھابھی آپ اور حور میری طرف ہیں" ہادی نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"بھائی ہم آپ کی طرف بھی ہیں لیکن ابھی ہم عاشی کی طرف ہیں تو جلدی سے ڈیسا ئیڈ کیجیے کے کتنے

پیسے دینے ہیں" حور یہ نے ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا جب ہادی نے ٹرے میں

موجود فیڈر اٹھالی سب نے منہ کھول کر حیرت سے اسے دیکھا

"ہادیہ کیابد تمیزی ہے" انابیہ نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"بھابھی یہ میری چوائش ہے"

"لیکن عاشی تو اس میں سے نہیں پیے گی نہ" حوریہ نے احتجاج کیا

"تو وہ گلاس والا دودھ پی لے لیکن میں یہی پیونگا تو میں پیسے بھی صرف اسکے ہی دونگا" ہادی نے اپنی بات کہہ کر عائشہ کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہی تھی

عائشہ نے اسکے ہاتھ سے فیڈر چھین لی اور دودھ کا گلاس اٹھا کر گلاس میں موجود سارا دودھ پی گئی جبکہ ہادی حیرت سے منہ کھول کر اسے دیکھ رہا تھا

"چلو ہادی اب تو پیسے دے دو" انابیہ نے اپنی ہتھیلی اسکے آگے کرتے ہوئے کہا

"میں کس لیے دوں سارا دودھ تو اس نے پیا ہے" ہادی نے معصوم سی شکل بنا کر کہا جب پیچھے کھڑے حاشر نے جلدی سے اسکی شیر وانی کی جیب سے والٹ نکال کر انابیہ کی طرح اچھال دیا

ہادی نے گھر کر حاشر کو دیکھا جو پورے دانتوں کی نمائش کر رہا تھا
اسی طرح ہنسی خوشی ساری رسموں کے بعد رخصتی کا وقت آیا اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی



گھر آ کر بھی رسموں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا

رسم ختم ہوتے ہی زمین بیگم عائشہ کو کمرے میں بھجوا چکی تھیں اور دوسری طرف سب ہادی کو گھیرے میں ڈال کر بیٹھے ہوئے تھے کوئی اسے اٹھنے نہیں دے رہا تھا بہت مشکل سے وہ اس جگہ سے اٹھ کر آیا تھا وہ بھی واشر و م جے بہانے سے

Posted On Kitab Nagri

وہ سب کی نظروں سے بچ کر بیک سائیڈ کی طرف چلا گیا جہاں اسکے کمرے کی کھڑکی تھی
کھڑکی سے کمرے میں پہنچ کر اسنے سکون کا سانس لیا اور بیڈ پر اپنے پورے وجود پر لال ڈوپٹہ پھیلا کر
بیٹھی ہوئی عائشہ کو دیکھا

ہادی آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس وجود کے قریب جانے لگا جب پیر پھسلنے پر بیڈ پر موجود اس وجود پر وہ
گر گیا اور اسکے گرنے سے اس وجود کا ڈوپٹہ چہرے سے سرک چکا تھا
"تو یہاں کیا کر رہا ہے" ہادی نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا جو ابا اسنے اپنے بڑے بڑے خرگوش
جیسے دانتوں کے نمائش کروائی



دروازہ کھول کر ہادی نے اسے اپنے کمرے سے باہر نکال دیا وہ ان کا کزن تھا جس کی عمر سترہ سال تھی
دبلا پتلا سا وہ لڑکا جس کا قد عائشہ سے چند انچ ہی لمبا تھا
"یہ میرے کمرے میں کیا کر رہا ہے" ہادی کے غصے سے کہنے پر وہاں موجود کھڑی ہوئی ٹیم قہقہہ لگا کر
ہنسی

"کیونکہ ہمیں پتا تھا تم جیسا کنجوس اور بے صبر انسان یہی کر سکتا ہے اسلیے پہلے ہی اسے کمرے میں بٹھا
دیا تھا" حاشر نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا ہادی پوچھنا چاہتا تھا کہ اگر یہ یہاں ہے تو عائشہ کہاں
ہے لیکن بنا کچھ پوچھے اسے جواب مل چکا تھا اسنے مڑ کر پیچھے دیکھا جہاں عائشہ واشروم کے دروازے پر

Posted On Kitab Nagri

کھڑی کھکھلا کر ہنس رہی تھی یقیناً وہ واٹر روم میں ہی چھپی ہوئی تھی اسے دیکھ کر ہادی نے افسوس سے اپنا سر ہلایا

"جب بیوی ہی بے وفا ہو تو دوسرے سے کیا گلے ---"

"اوے اور ایکٹنگ کی دکان یہ سب بعد میں کرنا بچاری اتنی دیر سے باہر کھڑی ہوئی ہیں اب جلدی سے انکا حق دے دے" حدید نے اس کے سر پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا

"کونسا حق بھائی بھول گئے پہلے ہی یہ سب مجھے بہت لوٹ چکی ہیں"

"ہاں بھائی جلدی سے دے دیں نیند آرہی ہے" نور نے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے معصومیت سے کہا

"ہاے یار اس معصومیت پر کون فدا نہ ہو" ہادی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جب اپنی گردن پر کسی کی سخت گرفت محسوس ہوئی جہاں تبریز کھڑا اسے مسکراتے ہوئے گھور رہا تھا بقول ہادی کے گھور نہیں ڈرا رہا تھا

"تبریز بھائی میرا مطلب کچھ غلط تھوڑی نہ تھا میں تو بس ایک بات کہہ رہا تھا"

"ہاں کمرے میں جانا ہے نہ" تبریز کے کہنے پر اس نے بے چارگی سے اپنا سر اثبات میں ہلایا

"تو جلدی سے انہیں وہ دے دو جو انہیں چاہیے" ہادی نے گہرا سانس لے کر اپنا کریڈٹ کارڈ انابیہ کو دے دیا کیونکہ وہی انکی لیڈر تھی

Posted On Kitab Nagri

اسکے کارڈ دیتے ہی سب وہاں خوشی خوشی وہاں سے جا چکے تھے انکے جاتے ہی ہادی بھی پر سکون ہو کر اپنے کمرے میں چلا گیا



اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر عائشہ دوبارہ واشروم میں بھاگنے لگی جب ہادی نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کر لیا

"بہت مزے آرہے ہیں نہ تمہیں" ہادی نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس پر عائشہ نے معصومیت سے اپنا سر ہلایا اسکی حرکت پر ہادی کو اس پر بے انتہا پیار آیا وہ مسکراتے ہوئے اسکے لبوں پر جھکنے لگا جب عائشہ نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا

"پہلے میری منہ دکھائی "

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ اس سڑے ہوئے چہرے کو ہزار بار دیکھنے کے بعد میں کوئی منہ دکھائی دوں گا "

"تو ٹھیک ہے میں جارہی ہوں اس کمرے سے اور کبھی بھی اپنا چہرہ نہیں دکھاؤں گی " عائشہ ناراضگی سے کہتی ہوئی باہر کی طرف جانے لگی

"اچھا سوری سوری دے رہا ہوں " ہادی نے کہتے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا ایک پلاسٹک کا بوکس اٹھایا جس پر چھوٹی سی لال رنگ کی ربن لگی ہوئی تھی ہادی نے وہ بوکس عائشہ کی جانب بڑھایا جسے تھام کر وہ خوشی خوشی دیکھنے لگی

اس نے حیرت سے اس گفٹ کو دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"میرے لیے" عائشہ نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں میری جان تمہارے لیے کوئی بھی کام ہو خود جانا مجھے ڈسٹرب مت کرنا" ہادی کے کہنے پر عائشہ نے گھور کر اسے دیکھا مطلب یہ گفٹ بھی اپنے فائدے کے لیے دیا تھا

"لیکن مجھے تو گاڑی چلانی نہیں آتی"

"میں ہوں نہ میں سکھاؤنگا تمہیں"

"تھینک یو سوچ ہاد" عائشہ خوشی خوشی اسکے گلے لگ گئی جس پر اسنے مسکراتے ہوئے اسکی گرد گھیرا

منظبوط کر لیا

"تو اب تمہیں جو بھی کام ہو اپنی کار لے کر جانا اور خود ہی کرنا میں تو کھاؤنگا سوؤنگا اور مزے کرونگا"

"کیوں تم آفس نہیں جاؤ گے" عائشہ نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"مسسز عورت اب شادی ہو چکی ہے کونسا آفس کہاں کا آفس"

"میں بتا رہی ہوں تم جس دن آفس نہیں جاؤ گے تو میں اس دن اپنے گھر سب سے ملنے جاؤنگی"

"اوہ اچھا لیکن میری اجازت کے بغیر تم کہیں نہیں جاسکتی ہو"

"مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے ڈارلنگ موم ڈیڈ کی اجازت بھی کافی ہے" مطلب حد ہے

پھر مجھے بھی تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے"

Posted On Kitab Nagri

"ہے، تمہیں ہر کام کے لیے مجھ سے اجازت لینی ہوگی" عائشہ کی بات پر ہادی نے اپنے کندھے اچکا دیے

"ٹھیک ہے آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہر چیز میں اجازت لوں گا سوائے ایک چیز کے" عائشہ نے حیرت سے اسے دیکھا

"اور وہ کونسی چیز ہے" ہادی نے بنا اس کے بات کا کوئی جواب دیے اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا اسکی بات سمجھ کر عائشہ شرماتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپانے لگی



وہ سب لوگ گھومنے آئے ہوئے تھے جس کا سارا انتظام باقر صاحب نے کیا تھا ان کا کہنا تھا کہ سب کو ساتھ ہی جانا چاہیے اس لیے وہ سب یہاں ایک ساتھ موجود تھے

لڑکیوں کی مرضی پوچھنے پر انہوں نے یہی کہا کہ انہیں تو جہاں لے جایا جائے وہ خوشی خوشی چلی جائیگی لیکن ہر لڑکے کی اپنی الگ الگ جگہ تھی جو ڈیسائیڈ ہی نہیں ہو رہی تھی اس لیے باقر صاحب تنگ آکر وہ ان سب کے اسکاٹ لینڈ جانے کا انتظام کروا چکے تھے

وہ سب ایک ساتھ گھومنے کے لیے نکلے تھے اور سب واپس آچکے تھے سوائے نور اور تبریز کے جو پتا نہیں کہاں تھے

وہ سب اپنے کمروں میں جا رہے تھے جب حور یہ کے چھوٹے سے دماغ میں یہ آئیڈیا آیا کہ آج وہ سب لڑکیاں ایک ہی کمرے میں رہیں گے اور ساری رات باتیں کریں گی

Posted On Kitab Nagri

وہ چاروں کمرے میں جا چکی تھیں اور بچارے ان کے شوہر منہ لٹکائے کھڑے تھے ابھی ان سب لڑکیوں کو کمرے میں گئے چند سیکنڈ ہی ہوئے تھے جب نور تبریز کا ہاتھ تھام کر چلتی ہوئی نظر آئی ان سب نے ایک نظر نور اور تبریز کو دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھا جب انکی بیویاں ان کے ساتھ نہیں تھیں تو تبریز کو بھی ان کی ٹیم میں ہی آنا چاہیے تھا

"نور بچہ سب اس کمرے میں ہیں جاؤ تم بھی انجوائے کرو" شہرام نے مسکراتے ہوئے اسے کمرے کی جانب اشارہ کیا اسکی بات سن کر نور اس کمرے میں جانے لگی جب تبریز نے سختی سے اسکا ہاتھ تھام لیا اور اسکے کان میں سرگوشی کی

"جانا تو تم نے ہمارے ہی روم میں ہے اور نہیں گئیں تو میں سب کے سامنے اٹھا کر لے جاؤنگا تو بہتر ہے نور جان کے سیدھے اپنے کمرے میں چلو" نور نے منہ بنا کر اسے دیکھا شاید جانے کی اجازت دے دے لیکن تبریز کے کوئی فرق نہ پڑنے پر وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اسکے جاتے ہی تبریز دلکشی سے مسکراتے ہوئے ان سب کو دیکھنے لگا جو گھور کر اسے ہی دیکھ رہے تھے پتا نہیں اسنے نور کے کان میں کیا کہا تھا جو وہ بنا ضد بحث کیے اپنے کمرے میں چلی گئی

"ایسے تو مت دیکھو یا تم سے بیوی نہیں سمجھتی تو میں کیا کروں" دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ تبریز وہاں سے چلا گیا

"بھائی بیوی کا طعنہ دے دیا" ہادی نے شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"ہاں دے گیا وہ طعنہ اب جا جلدی اور عائشہ کو اپنے روم میں لے کر جا اور بتا تبریز کو کہ تجھ سے تیری بیوی کتنی اچھی طرح سمجھلتی ہے" حاشر نے اسکا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے کہا

"کونسا کمرہ وہ سب لڑکیاں میرے ہی کمرے میں ہیں، لیکن آپ نے سہی کہا میں ابھی عائشہ سے بات کرتا ہوں" ہادی نے اپنا کالر درست کرتے ہوئے گہری سانس لی اور کمرے کا دروازہ کھٹکھٹانے لگا جبکہ وہ تینوں اب پیچھے کھڑے آگے ہونے والی کاروائی کا انتظار کر رہے تھے

دروازہ عائشہ نے کھولا تھا اور اب اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی

"کیا ہے"

"یار وہ مجھے نیند آرہی ہے"

"تو جا کر سو جاؤ کسی کے ساتھ" عائشہ نے اپنا قیمتی مشہورہ دیا

"مجھے اپنے کمرے میں ہی سونا ہے تم ان سب کو باہر نکالو میں تمہارے لیے چاکلیٹ لایا تھا اگر تم نے انہیں باہر نکالانہ تو پھر میں تمہیں وہ چاکلیٹ دے دوں گا" ہادی نے اسے لالچ دینے کی کوشش کی لیکن اسے حیرت ہوئی جب اسکی بات پر عائشہ نے کوئی ایکسپریشن نہیں دیے

"ہاں جانو میں وہ چاکلیٹ کھا چکی ہوں" عائشہ نے اپنی بات مکمل کر کے دروازہ اسکے منہ پر مار دیا اسکے ایسا کرتے ہی پیچھے کھڑے ان تینوں کا قہقہہ گونجا

Posted On Kitab Nagri

"بہت ہنسی آرہی ہے جب خود ڈرائے کرو تو پتا چلے گا" ہادی منہ بنا کر کہتا ہوا واپس ان کے پاس آکر کھڑا ہو گیا

اب حاشر اپنا گلہ کھنکھار کر دروازے کی طرف بڑھا اس بار بھی دروازہ عائشہ نے ہی کھولا
"جی کیسے حاشر بھائی"

"وہ عاشقی ہانی سے کہو مجھے بات کرنی ہے کمرے میں آے" حاشر نے تھوڑا سنجیدہ ہو کر کہا
"مجھے نہیں آنا کمرے میں صبح بات کریں گے حاشر" دروازے پر ہی کھڑے کھڑے وہ ہانیہ کی چلاتی آواز سن چکا تھا

"سن لیا آپ نے" عائشہ نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور دروازہ بند کر دیا اور اس بار قہقہہ لگانے کی باری ہادی کی تھی

"چل حدید جاتیری باری" حاشر نے حدید کو دیکھتے ہوئے کہا
"میں کیوں جاؤں شہرام جاے گا وہ بڑا ہے مجھ سے" ----
www.kitabnagri.com

"اوے صرف دو مہینے بڑا ہوں"

"بڑا بڑا ہوتا ہے"

"اچھا آج سے پہلے تو کبھی یہ بڑا، بڑا نہیں لگا تھا" شہرام نے بھنویں اچکا کر کہا
"ہاں تو آج تو لگ رہا ہے نہ" شہرام نے سرنفی میں ہلاتے ہوئے اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

شہرام کے دروازہ نوک کرنے پر اس بار دروازہ انابیہ نے کھولا جس کے برابر میں حوریہ بھی کھڑی تھی وہ دونوں گھور کر انہیں دیکھ رہی تھیں یقیناً یہ بار بار کی جانے والی حرکت انہیں پسند نہیں آرہی تھی لیکن اس سے پہلے وہ کچھ کہتی شہرام اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر کمرے کی طرف جانے لگا اور سب کے سامنے اس طرح کی حرکت پر انابیہ شرمندگی کی وجہ سے کچھ کہہ بھی نہیں پائی تھی

"واہ یار سالے صاحب آئیڈیا تو اچھا دے دیا" حدید نے بھی کہتے ہوئے حوریہ کو اپنی بانہوں میں اٹھا لیا

"حدید نیچے اتاریں مجھے" حوریہ نے جھٹبٹاتے ہوئے کہا لیکن حدید بنا اسکی سنے اپنے روم میں چلا گیا ہادی اور حاشر نے مسکراتے ہوئے عائشہ اور ہانیہ کو دیکھا اور انکی طرف بڑھنے لگے انکے ایسا کرتے ہی ہانیہ نے فوراً دروازہ بند کر کے لاک لگا دیا

اور پھر انکی پندرہ منٹ کی کوشش کے بعد بھی جب دروازہ نہیں کھلا تو دونوں نے منہ بنا کر ایک دوسرے کو دیکھا

www.kitabnagri.com

"چل تو میرے کمرے میں سو جا" حاشر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"میں تو نہیں سو رہا کیا بتا رات کو مجھے ہانیہ سمجھ لیں" ہادی نے اسکے کندھے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا "تو اسی لائق ہے کھڑا رہے یہیں پر" حاشر غصے میں کہتے ہوئے وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا اسے جاتے دیکھ کر ہادی بھی اسکے پیچھے بھاگ کر اسکے کمرے میں چلا گیا



Posted On Kitab Nagri

ایک سال بعد

"شہرام بیٹا بیٹھ جاؤ سب ٹھیک ہی ہو گا انشاء اللہ" نزمین بیگم نے پریشانی سے ٹہلتے شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا جو ناجانے کتنی دیر سے مسلسل ٹہل رہا تھا اور بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہا ہے جہاں اسکی جان سے عزیز بیوی تکلیف میں تھی

ڈاکٹر کے باہر آتے ہی شہرام پریشانی سے ڈاکٹر کی جانب بڑھا

"مبارک ہو مسٹر شہرام بیٹا ہوا ہے" ڈاکٹر کے کہنے پر اسے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا ہوا تھا

"اور میری وائف" شہرام نے بے چینی سے پوچھا

"وہ بھی بالکل ٹھیک ہیں تھوڑی دیر میں انہیں ہم روم میں شفٹ کر دیں گے تب آپ ان سے مل سکتے ہیں" ڈاکٹر پیش وارانہ انداز میں کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئیں جب ایک نرس نیلے کمبل میں موجود چھوٹا سا وجود لے کر وہاں آگئی نزمین بیگم نے بسم اللہ پڑھ کر اس نازک وجود کو اپنی گود میں لے لیا

"ماشاء اللہ دیکھو شہرام کتنا پیارا ہے یہ" نزمین بیگم نے اس کے چھوٹے سے ماتھے پر اپنی لب رکھ دیے اور اس کا وجود شہرام کی طرف بڑھانے لگیں شہرام نے کپکپاتے ہاتھوں سے وہ وجود اپنے مضبوط بازوؤں میں لے لیا خوشی سے اسکی آنکھیں نم ہو چکی تھیں

"موم کتنا پیارا ہے یہ" شہرام نے بھرائی آواز میں کہا اور اس کے گلابی نرم گالوں پر اپنے لب رکھ دیے

Posted On Kitab Nagri

وہ آج باپ کے عہدے پر فائز ہو چکا تھا اور یہ احساس اسے دنیا کا سب سے حسین احساس لگ رہا تھا



پورا کمرہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا ہر کوئی اس نئے وجود کو خوش آمدید کہہ رہا تھا
اس وقت بھی وہ ننھا وجود حوریہ کی گود میں موجود تھا اور اسکے برابر میں حدید کی گود میں موجود چند ماہ کا
دایان اس وجود کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا

سب سے پیار و وصول کر کے اب وہ عائشہ کی گود میں تھا جسے وہ پیار کر رہی تھی
"عائشہ میڈم یار بہت رور ہے ہیں پلینز سمجھا لو" ہادی نے بیچارگی سے اپنی گود میں موجود اپنے ایک
مہینے کی بیٹی حبہ اور ایک مہینے کے بیٹے اظہر کو دیکھتے ہوئے کہا جو اس وقت رور کر اسکے کان کے پردے
پھاڑ رہے تھے لیکن انکی ماں اپنے بچوں کو چھوڑ کر دوسروں کے بچوں کو پیار کر رہی تھی
"کل سارا دن میں نے سمجھا لایا تھا میں نے تو کچھ نہیں کہا" عائشہ نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے دیکھا
اور حبہ کو اپنی گود میں اٹھا کر اسے چپ کروانے لگی حبہ کو ماں کے پاس دیکھ کر اظہر بھی روتے ہوئے
اسکے پاس جانے لگا لیکن اس سے پہلے عائشہ اسے اپنی گود میں لیتی اسد صاحب نے اپنے لاڈلے کو گود
میں اٹھالیا

"عائشہ بیٹا تم حبہ کو سمجھا لو یہ جب تک اپنے دادا کے پاس رہے گا" اسد صاحب کے پاس آتے ہی وہ
چپ ہو چکا تھا اور اسے چپ دیکھ کر عائشہ بھی بے فکر ہو چکی تھی

Posted On Kitab Nagri

"بیہ اس کا نام کیا رکھو گی" حوریہ نے اس وجود کو بیڈ پر انا بیہ کے ساتھ لیٹا دیا اور خود دایان کو اپنی گود میں اٹھالیا

"میں چاہتی ہوں اس کا نام اماں بی یاد ادا جان رکھیں" انا بیہ نے اپنی بیٹے کو پیار کرتے ہوئے کہا
"بیٹا اس کا نام تمہاری اماں بی ہی رکھینگے کیونکہ اگر میں نے رکھا تو بعد میں مجھ سے لڑینگے کے میں نے نام کیوں رکھا ہے" دادا جان کے معصومیت سے کہنے پر وہاں موجود ہر شخص کا قہقہہ لگا جبکہ اماں بی بس انہیں گھور کر رہ گئیں

شہرام نے اپنے بیٹے کو اٹھا کر اماں بی کی گود میں دے دیا جسے پیار کر کے انہوں نے اس نئے وجود کا نام "شہروز" رکھا



تین سال بعد

"یار عائشہ بس بھی کرو" کافی دیر چپ کروانے کے بعد بھی جب وہ چپ نہ ہوئی تو ہادی نے جھنجلا کر کہا
"کیوں یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے دو مہینے پہلے ہی تو برہان ایک سال کا ہوا تھا اب پھر سے یہ سب حور اور بیہ بہت مذاق بنائینگے" عائشہ نے روتے ہوئے پلیٹ میں رکھی بریانی کھاتے ہوئے کہا
"پہلی بات کہ کوئی مذاق نہیں اڑاے گا اور دوسری بات کہ یہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے جتنا تم رو رہی ہو ہمیں تو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے" ہادی نے اسے دیکھتے ہوئے سختی سے کہا
"لیکن یہ ٹھیک تو نہیں ہے ساڑھے چار سال میں یہ ہمارا چوتھا بے بی ہو گا"

Posted On Kitab Nagri

"بس اب اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوگی رونا چھوڑو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ" ہادی نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

آج شہر وز کی سالگرہ تھی جس کی وجہ سے گھر میں چھوٹی سی دعوت رکھی ہوئی تھی عائشہ نے مڑ کر سوئے ہوئے برہان کو دیکھا اور واپس ہادی کی طرف اسے اب واقعی اپنا رویہ برا لگ رہا تھا اسے تو خوش ہونا چاہیے تو خدا نے اسے یہ نعمت دی ہے

"میں تمہارے کپڑے نکالتی ہوں" عائشہ اٹھ کر وہاں سے جانے لگی جب ہادی نے اسکی کلائی تھام لی اور اس کے آنسو صاف کرنے لگا

"ویسے غلطی میری بھی ہے تم اتنی کیوٹ جو ہو" ہادی نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور اس کے لبوں پر اپنا آنکھوٹھا پھیرنے لگا لیکن اس سے پہلے وہ کوئی گستاخی کرتا تیز بول سیدھی آکر اسکی کمر پر لگی "آہ" ہادی نے کہہ راتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر مڑ کر دیکھا جہاں اظہر کھڑا تھا

"چولی پاپا (سوری پاپا)"

"پاپا کے بچے ادھر آ" اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر اظہر وہاں سے بھاگنے لگا لیکن اس سے پہلے ہادی نے اسے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر دیا

"بتا مجھے کون پیسے دیتا ہے تجھے مجھے مارنے کے لیے"

"چھوڑو ہاد غلطی سے ہی لگی تھی" عائشہ نے اسے چھڑواتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

"غلطی یہ غلطی نہیں ہے یہ اسکا فیورٹ گیم ہے مجھے مارنا "

"نوماماتیں (میں) نے تجھ (کچھ) تھیں تیا (نہیں کیا)" اظہر معصومانہ انداز میں اپنی سپورٹر کو دیکھتے ہوئے کہا

"چھوڑو اسے ہر وقت میرے بیٹے کے پیچھے پڑے رہتے ہو" عائشہ نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا جس پر اظہر نے ہنستے ہوئے زبان باہر نکال کر اسے دیکھا یہی تو اسکی فیورٹ کام تھا اپنی ماں سے باپ کو ڈانٹ

پڑوانا



"حوریہ جلدی چلو یار" حدید نے باہر سے چلاتے ہوئے کہا

"بس پانچ منٹ" حوریہ نے ایررنگلز پہنتے ہوئے کہا

"ہاں یہ پانچ میں دس باہر سن چکا ہوں" حدید نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن حوریہ کا خوبصورت وجود دیکھ کر وہ وہیں رک چکا تھا

www.kitabnagri.com

"میں کیا کر سکتی ہوں تمہاری بیٹی مجھے سکون سے تیار بھی نہیں ہونے دیتی" حوریہ نے اپنی ایک سال کی

بیٹی زویا کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا جو بے بی پنک کالر کی فراک میں ڈول لگ رہی تھی حدید نے زویا کو

اپنی گود میں اٹھالیا

اور حوریہ کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو "

Posted On Kitab Nagri

"اب دیر نہیں ہو رہی" حدید حوریہ نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا
"ہو رہی ہے اسلیے واپس آ کر تمہیں فرصت سے بتاؤنگا کہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہو"
"دایان کہاں ہے" حوریہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

"گاڑی میں بیٹھا ہمارا انتظار کر رہا ہے" چلو اسکا ہاتھ تھام کر حدید اپنی دونوں جانوں کو لے کر باہر چلا گیا



فون رنگ ہونے پر اسنے جیب سے موبائل نکال کر فون دیکھا اور نام دیکھ کر ہونٹوں کو گہری مسکراہٹ
نے چھو اس نے گاڑی گھر کے سامنے روک کر کال پک کر لی
"آپ کب تک آئینگے تبریز"

"کیوں نور جان میری یاد آرہی ہے" تبریز نے سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے کہا اور گاڑی سے اتر گیا
"بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی"

"مجھے واپس آنے میں آدھا گھنٹہ لگے گا" بات کرتے کرتے وہ گھر کے اندر داخل ہو چکا تھا اسکا ارادہ نور
کو سر پرانزدینے کا تھا آج شہرام کے بیٹے کی برتھ ڈے تھی اور اسے یہی لگا کہ اسکے جلدی نہ آنے پر
نور غصہ کرے گی لیکن دوسری طرف اسکا جواب سن کر "اللہ حافظ" کہہ کر فون بند کر دیا گیا

اسکے ایسا کرتے ہی تبریز کے زہن میں کچھ کلک ہوا اور وہ فوراً اپنے کمرے کی طرف بھاگا
نور پانچ ماہ کی پریگنیٹ تھی اور ہر وقت کہیں نہ کہیں اچھل کود کرتی رہتی دوبار تبریز اسے پکڑ کر اس
بات پر خوب ڈانٹ چکا تھا اور تبریز کی غیر موجودگی میں ماجدہ بیگم اسکا خیال رکھتیں تھیں

Posted On Kitab Nagri

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسکی نگاہ نور پر پڑی جو چاکلیٹ کھا رہی تھی
"نور" تبریز کی غصیلی آواز سنتے ہی وہ ہڑبڑا کر چاکلیٹ چھپانے لگی جو کہ تبریز دیکھ چکا تھا
تبریز نے اسکے پیچھے بندھے ہاتھوں کو پکڑ کر آگے کیا جس میں اس نے مضبوطی سے چاکلیٹ دبائی ہوئی
تھی تبریز نے ایک غصیلی نظر اس پر ڈال کر اسکے ہاتھ سے چاکلیٹ چھین لی
"تو میرے پیٹ پیچھے یہ کھائی جاتی ہے"

"قسم لیں لیجیے تبریز آج ہی کھا رہی تھی ویسے تو پھوپھو کھانے نہیں دیتی ہیں آج وہ مارکیٹ گئی ہوئی
تھیں تو بس میں نے کھالی" نور نے نظریں جھکائے معصومیت سے جواب دیا
"میری جان یہ تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے اتنی سی بات تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی" اس بار لہجے
میں نرمی تھی

"اوکے اب نہیں کھاؤنگی" نور نے سمجھتے ہوئے اپنا سر ہلایا
"چلو اب جا کر تیار ہو جاؤ اور ریڈ کلر مت پہنا" اسکی بات سن نور جلد سے واشروم میں چلی گئی ان
گزرے سالوں میں بہت کچھ بدل چکا تھا تبریز کا رویہ ماجدہ بیگم کے ساتھ پہلے سے بہتر ہو چکا تھا اب وہ
نور پر سختی نہیں کرتا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ سختی کرنے سے ڈرانے سے وہ ڈرے گی لیکن ڈر ختم ہوتے
ہی وہ باغی ہو جائے گی تبریز نے اسے اپنے پیار سے اپنے ساتھ باندھا ہوا تھا جس میں نور اس کے ساتھ

Posted On Kitab Nagri

بندھ چکی تھی اور اب تبریز کے بنارہنے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی لیکن اسے ریڈ کلر پہنے کی اجازت صرف گھر میں ہی تھی

اسے ایک بہن کی خواہش تھی اور اسے ہانیہ مل چکی تھی ویسے تو انابیہ حوریہ اور عائشہ کو بھی وہ بہن کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا لیکن ہانیہ اسکے لیے خاص تھی



اندر داخل ہوتے ہی اسکی نظرتیار ہوتی انابیہ پر پڑی قدم بے ساختہ اسکی طرف بڑھے
"کیا بات ہے جاناں کیوں قتل کرنے پر تلی ہوئی ہو" شہرام نے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا
"چھوڑیں شہرام اور جا کر تیار ہو جائیں"

"ایسے کیسے پہلے بتاؤ دوں کہ کتنی پیاری لگ رہی ہو" شہرام نے اسکے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا
جب دروازہ کھول کر شہروز بھاگتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تیار سا وہ چھوٹا شہرام سر پر برتھ ڈے کیپ پہن کر بہت پیارا لگ رہا تھا

"آگیا میرے رومینس کا دشمن" شہرام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسکی بڑبڑاہٹ سن انابیہ نے اپنی مسکراہٹ دبائی شہروز بھاگتا انابیہ کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا

"واہ ماما یو لک شوپر لیٹی (سوپریٹی)" شہروز نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کر دیے تاکہ انابیہ اسے اپنی گود میں اٹھالے لیکن اس سے پہلے انابیہ جھک کر اسے اٹھاتی شہرام اسے گھور کر خود شہروز کو اٹھا چکا تھا
"اب میں اپنی بیٹے کو اٹھا بھی نہیں سکتی" انابیہ نے منہ بنا کر اسے دیکھا

Posted On Kitab Nagri

"اٹھالینا لیکن ابھی نہیں ابھی تم بس اسکی بہن کو ہی سمجھا لو" شہرام نے اپنے ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھتے ہوئے کہا

"تمہیں کیسے پتا ہو سکتا ہے شہروز کا بھائی ہو"

"شہروز تم بتاؤ تمہارا بھائی آنے والا ہے یا بہن" شہرام نے اپنی گود میں موجود شہروز کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"سسٹر" شہروز نے جوش سے کہا جس پر شہرام نے مسکراتے ہوئے اسکے گال پر پیار کیا اور انابیہ کو اپنے ساتھ لگالیا

"ڈیڈوانی آگئی تیار (کیا)" شہروز نے سوالیہ نظروں سے شہرام کو دیکھتے ہوئے کہا
"نہیں میرا بچہ بہورانی ابھی نہیں آئیں" شہرام کے بہورانی کہنے پر انابیہ نے گھور کر اسے دیکھا
"کیا یار غلط تھوڑی نہ کہہ رہا ہوں اسکی حرکتیں نظر نہیں آرہی تمہیں شرط لگا لو وانیہ ہی میری بہو بنے گی" شہرام کی بات پر انابیہ اپنی سر نفی میں ہلاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی



"یار ہانی تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی ہو" حاشر نے عام سے حلیے میں بیٹھ ہانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور وہ تو جیسے پہلے ہی کسی کے انتظار میں تھی تاکہ اس پر اپنا غصہ نکال سکے

"مجھے نہیں جانا کہیں پر خود تو باہر چلے گئے جب ابھی تیار ہونے جاتی ہوں آپ کا یہ روند و بچہ رونا شروع کر دیتا ہے اور اسکی حرکتیں دیکھ کر میرا کہیں جانے کا دل نہیں چاہ رہا"

Posted On Kitab Nagri

"تو اسے ڈیڈ کے پاس چھوڑ دیتیں"

"ڈیڈ کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ آرام کر رہے تھے اسلیے انہیں ڈسٹرب نہیں کیا"

حاشر نے اپنی بیڈ پر لیٹی ہاتھ پاؤں چلاتی ایک سال کی بیٹی کو اپنی گود میں اٹھالیا

"تمہیں ہی تو خواہش تھی بچوں کی"

"ہاں تو بچے اتنے پیارے ہوتے ہیں لیکن آپکی بیٹی ہمیشہ بس روتی ہی رہتی ہے مجھے تو لگتا ہے اپنی نور خالا

پر چلی گئی ہے" ہانیہ نے منہ بگاڑ کر کہا اور ایسا کرتے ہوئے وہ حاشر کو بہت کیوٹ لگ رہی تھی

"میری جان بچے تو ایسے ہی ہوتے ہیں اب جلدی سے تیار ہو جاؤ ورنہ رونے والی بات میں نور بتا دوں گا

"حاشر نے اسے دیکھ کر شرارت سے کہا

"تو بتا دیجیے میں ڈرتی نہیں ہوں"

"لیکن تبریز سے تو ڈرتی ہو"

"تبریز بھائی کچھ نہیں کہیں گے" ہانیہ نے فخریہ انداز میں کہا

"لیکن تم بھی جانتی ہو جب بات نور کی آئے تو وہ برداشت نہیں کرتا کہ سامنے کون ہے"

"اف حاشر کیا پر اہلم ہے"

"جلدی سے ریڈی ہو جاؤ" حاشر کے کہنے پر ہانیہ پیر پٹھن کر وہاں سے چلی گئی



Posted On Kitab Nagri

"عائشہ میر والٹ کہاں ہے" ہادی نے کمرے سے باہر آکر عائشہ سے کہا لیکن وہاں نرمین بیگم اور اماں بی تھیں

"کیا ہوا ہاد" نرمین بیگم نے سوالیہ نظروں سے ہادی کی طرف دیکھا
"میر والٹ نہیں مل رہا" اس سے پہلے نرمین بیگم کوئی جواب دیتیں پیچھے سے آتی آواز پر ہادی مڑ کر دیکھا

"پاپا" اسکا والٹ اظہر کے ہاتھ میں تھا ہادی کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اسنے والٹ ہادی کی طرف پھینک دیا

ہادی نے والٹ تھام کر اسے کھولا جس میں سے دو ہزار غائب تھے
"پیسے کہاں ہیں" ہادی کے کہنے پر اسنے اپنے ہاتھ میں موجود دو نیلے نوٹ اسے دکھائے
"میرا بچہ چل واپس کر" ہادی نے اسے پچکار تے ہوئے کہا

"بیٹا رہنے دو شہروز کی برتھ کی خوشی میں سب بچوں کو آئس کریم پارٹی دے گا" نرمین بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنے لاڈلے کی حرکت بتائی

"میرا بیٹا وہ ایک نوٹ میں بھی ہو جائے گی تو دوسرا مجھے دے دو" ہادی نے پیار سے اسے دیکھ کر اپنا ہاتھ آگے کیا

Posted On Kitab Nagri

"نو، حاشل (حاشر) انکل نے تہاتے (کہا کے) دونیلے نوٹ لینے ہیں" اظہر نے اپنے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا

"موم سب اسے بگاڑ رہے ہیں کبھی شہرام بھائی کبھی حدید یا حاشر بھائی ہر کوئی اسے اس چیز کی پریکٹس کروا رہا ہے کہ پاپا کی جیب سے پیسے کیسے لوٹنے ہیں" ہادی نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا

"تو بیٹا جیسی کرنی ویسی بھرنی یہ تو کچھ بھی نہیں ہے بچارا اپنے باپ کی جیب سے ہی لوٹ رہا ہے نہ دوسروں کو بلیک میل تھوڑی نہ کر رہا ہے" نرین بیگم نے مطمئن انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا جس پر ہادی اپنی سرکھجا کر رہے گیا لوگوں کو بلیک میل کرنے کی عادت تو اسکی اب بھی تھی لیکن وہ پیسے اب اسکے بیٹے کے پاس جاتے تھے اور شہرام حدید اور حاشر اسے مزید اس بات کی ٹریننگ دیتے تھے چلانے کی آواز پر اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا

"یہ دیکھو کیا کیا ہے تمہاری لاڈلی نے" عائشہ نے غصے سے حبه کا ہاتھ پکڑ کر ہادی کے سامنے کرتے ہوئے کہا جو میک اپ کے نشان اپنی واٹ فراک پر لگا چکی تھی ہونٹوں پر اسنے لال رنگ کی لپسٹک لگائی تھی جو ہونٹوں کے علاوہ گالوں پر بھی لگ چکی تھی

ہادی جھک کر حبه کے سامنے بیٹھا

"میرا چندہ اتنی تیاری کس لیے"

"پاپا دایان آرہے ہیں" حبه نے معصومیت سے جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

"اچھا تو یہ تیاری اس کے لیے ہے" ہادی نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جس پر اس نے معصومیت سے اپنا سر ہلادیا

"میرا بچہ آپ ویسے ہی بہت پیارے ہو آپ کو اس سب کی ضرورت نہیں ہے آپ اسے ویسے ہی بہت پسند ہو تو اس سب کی ضرورت نہیں ہے" ہادی نے اس کے گال پر پیار کرتے ہوئے کہا جب بال اڑتی ہوئی اسکی کمر پر لگی

"آہ" ہادی نے کراہتے ہوئے مڑ کر دیکھا جہاں اظہر اپنی غلطی پر زبان دانتوں میں دبائے کھڑا تھا

"سوری کے بچے" ہادی غصے سے اسکی طرف بڑھنے لگا جب اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر اظہر وہیں اپنا بیٹ پھینک کر وہاں سے بھاگ گیا ہادی نے مڑ کر بچا رگی سے لاؤنج میں دیکھا جہاں سب قہقہے لگا رہے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com



شور شرابے اور تالیوں کی گونج میں شہرام کی گود میں موجود دانیہ کے ساتھ شہر وز نے کیک کاٹا کیک کاٹا

ان گزرے سالوں میں احمد صاحب اور دادا جان انہیں چھوڑ کر جا چکے تھے

Posted On Kitab Nagri

اس شور شرابے سے ڈر کر وانیہ رونا شروع ہو چکی تھی اسے روتے دیکھ کر شہر وز بھی گھبرا چکا تھا
"کوئی بات نہیں شہر وز بس وہ تھوڑا گھبرا گئی ہے" حاشر نے وانیہ اور شہر وز کو اپنی گود میں لیتے ہوئے
گھبراے ہوئے شہر وز سے کہا اور وانیہ کو چپ کروانے لگا

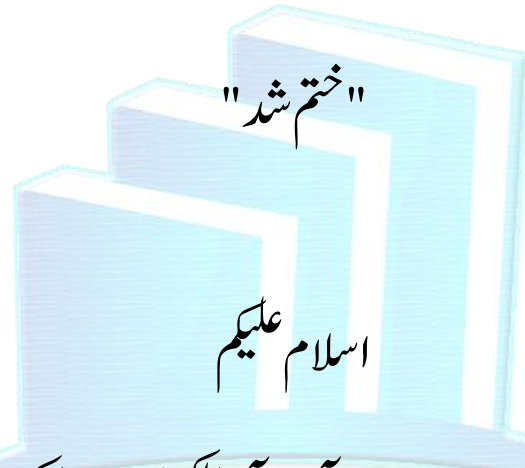


"چلو سب آجاؤ" ہادی نے کیمرہ سیٹ کرتے ہوئے کہا
اماں بی کے ایک طرف اسد صاحب اور دوسری طرف زمین بیگم تھیں زمین بیگم کی گود میں حبہ اور
اسد صاحب کی گود میں اظہر تھا اسد صاحب کے برابر میں شہرام اپنی گود میں شہر وز کو لے کر کھڑا ہوا
تھا اور شہرام کے برابر تبریز اپنی گود میں برہان کو لے کر کھڑا تھا تبریز کے برابر میں حدید اپنی گود میں
زویا کو لے کر کھڑا تھا اور حدید کے برابر میں حاشر اپنی گود وانیہ کو لے کر کھڑا تھا

اور دوسری طرف زمین بیگم کے برابر راشدہ بیگم اپنی گود میں دایان کو لے کر کھڑی ہوئی تھیں اور
راشدہ بیگم کے برابر میں انابیہ عائشہ نور اور حوریہ اپنے ڈوپٹے سیٹ کر کے کھڑی ہوئی تھیں ہادی
جلدی سے کیمرہ سیٹ کر کے اپنی جگہ پر بھاگنے لگا جب پیر پھسلنے کی وجہ سے وہ سیدھا کرسی پر بیٹھی اماں
بی کی گود میں میں گر گیا اماں بی نے اسے فوراً اپنی گود سے دھکا دیا جس کی وجہ سے اب وہ زمین پر اماں

Posted On Kitab Nagri

بی کے قدموں میں بیٹھ چکا تھا اماں بی کے دھکا دینے پر وہاں موجود ہر کسی کا قہقہہ گونجنا سب کو ہنسا دیکھ وہ خود بھی ہسنے لگا اور یہ حسین منظر اور یادگار پل اس کیمرے میں قید ہو گیا
سب اپنی زندگی میں اپنی محبت کے ساتھ خوش تھے
زندگی کے سفر میں ان سب کو اپنی محبت مل چکی تھی



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029va3357500595)

